نقابت کے شائقین کے لیے خوبصورت تحفہ
گلزارِ نقابت
مؤلف
علامہ محمد اقبال عطاری
ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

علامہ محمد اقبال عطاری

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 37352022

نام کتاب .... گلزارِ نقابت

موضوع .... نقابت

مؤلف .... علامہ محمد اقبال عطاری

صفحات 384

تعداد 600

کمپوزنگ .... عبدالسلام، قمر الزمان

اشاعت 2010ء

ناشر .... محمد اکبر قادری

قیمت .... -/250 روپے

ملنے کے پتے

☆ کراچی اسلامی ورائٹی ہاؤس بوچڑ خانہ روڈ سیالکوٹ

☆ حافظ بک ایجنسی اقبال روڈ سیالکوٹ

☆ اسلامک بک کارپوریشن اقبال روڈ، راولپنڈی

☆ مکتبہ المجاہد، بھیرہ شریف

☆ الرضا کیسٹ ہاؤس، اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان

فہرست

عرضِ مؤلف

الحمدللہ اللہ عزوجل کا کروڑ ہا شکر ہے کہ جس نے مجھ ناچیز کو ہمت عطا کی کہ مجھے نہ صرف خواتین اسلام اور مجاہدین اسلام کے موضوعات پر قلم اٹھانے کی توفیق دی بلکہ نقابت جیسے مشکل ترین موضوع پر مجھے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس کتاب کی اشاعت و تحریر میں جس جس نے تعاون فرمایا میں ان کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میری مراد محمد اکبر قادری صاحب لاہور' حضرت علامہ مولانا حافظ محمد تنویر قادری ڈائریکٹر ادارۃ قاسم المصنفین گجرات' حضرت علامہ مولانا محمد رفیق سعیدی مدرس جامعہ نعمانیہ سیالکوٹ' حضرت علامہ مولانا مظہر آفتاب گولڑوی گوہد پور' حیدر علی قادری پکی کوٹلی' حضرت مولانا حافظ تنویر احمد طاہری امام و خطیب جامع مسجد ظہورہ سید پور روڈ سیالکوٹ' حضرت علامہ مولانا شبیر احمد رضوی خطیب منڈیر خورد' نقیب محفل شیخ محمد عمران یوسف (معروف PEN-STV چینل کمپیئر سیالکوٹ' حضرت علامہ مولانا مفتی عابد حسین قادری' خطیب جامع مسجد القریش و مدرس جامع نعمانیہ للبنات سیالکوٹ' حضرت مولانا یٰسین عطاری' حضرت مولانا الفت رضا' حضرت مولانا علی رضا قادری' حضرت مولانا عبدالقدیر عطاری' مولانا قاری احمد یار خان' محترم جناب میاں شبیر عطاری رکن اصلاح انسانیت پکی کوٹلی' محترم جناب افتخار گھمن الکوثر سکول' محترم جناب خالد محمود گھمن اینٹی کرپشن' محترم جناب امتیاز صدیقی اور دیگر تمام

معاونین کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ عزوجل اس کتاب کو میرے لیے اور میرے دوستوں اور میرے والدین اور اساتذہ کے لیے بخشش کا ذریعہ بنائے۔ آمین.

العبد المذنب،
محمد اقبال عطاری
مدرس: جامعہ صفیہ عطاریہ للبنات پکی کوٹلی
نزد قبرستان سیالکوٹ
0300-715962026

تقریظ

محترم ومکرم دینی سماجی شخصیت میاں شبیر عطاری رکن اصلاح انسانیت پکی کوٹلی

اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و وسیلہ سے میرے دوست' بھائی کو قلم کی آواز کو بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میرے اسلامی بھائی محترم جناب حضرت علامہ مولانا محمد اقبال عطاری صاحب تصنیف و تالیف کا بڑا ذوق رکھتے ہیں۔ اپنی کتب کی مقبولیت کے بعد گلزارِ نقابت تحریر فرمائی جو اپنے موضوع کے اعتبار سے بے حد خوبصورت اور بے مثل کتاب ہے۔ اللہ عز وجل اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے علامہ محمد اقبال عطاری صاحب کو مزید علم عطا فرمائے اور کتب لکھنے کی توفیق دے۔ اللہ عزوجل اپنے پیارے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے اس عظیم مشن کو ہر فرد و بشر تک پہنچائے۔

آج ہم جن پریشانیوں اور مصائب میں مبتلا ہیں وہ ہمارے اعمال کی بدولت ہی ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے صراط مستقیم پر چلا کر اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ناچیز: میاں شبیر عطاری پکی کوٹلی سیالکوٹ

تقریظ

عالم نبیل، فاضل جلیل، محقق اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ عابد حسین قادری
مدرس جامعہ نعمانیہ للبنات وخطیب جامع مسجد القریش بوچڑ خانہ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیرے سامنے نہیں، یوں دبے لہجے
فصحاءِ عرب کے بڑے بڑے
کوئی سمجھے منہ میں زبان نہیں
نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

خداوند قدوس و برتر نے "علمہ البیان" کے مطابق انسان کو نطق و گویائی کی صلاحیت عطا کر کے دیگر مخلوقات سے اسے منفرد و ممتاز درجہ عطا کر دیا۔ دوسرے لوگوں تک اپنے جذبات، احساسات اور افکار و خیالات کے کما حقہ ابلاغ و افہام کا فن بجا طور پر غیر معمولی نعمت خداوندی ہے جس کی بدولت ایک انسان دیگر انسانوں پر فائق ہوتا ہے۔ اس فن کو علم بیان میں "فن خطابت" کہا جاتا ہے۔ خطابت قوموں کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا جوہر ہے جو انسان میں بلندی اور برتری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ اس فن میں وہ جادو ہے کہ خطیب اگر چاہے تو اپنے

سامنے بیٹھے ہوئے مجمع کے جذبات پر اس حد تک قابو پا لے کہ چاہے تو سر پر کفن باندھ کر لڑنے پر مجبور اور چاہے تو اس کو جذبات کے اس مقام پر لے جائے جہاں سے وہ انقلاب بپا کرنے کے لیے اٹھیں اور حکومت کا تختہ الٹ کر رکھ دیں۔ بہت سے ایسے مقرر گزرے ہیں جن کی پُر اثر اور پُر جوش خطابت نے فسق و فجور میں ڈوبے لوگوں کو سچے خدا کی عبادت کی طرف مائل کیا اور نڈھال اور شکست خوردہ سپاہیوں میں اپنی خطابت سے وہ روح پھونک دی کہ پھر اندلس کے میدان میں چند ہزار سپاہیوں نے لاکھوں کی فوج کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔

نقابت کا فن بھی خطابت کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔ اگر نقابت کو خطابت کی ابتدا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ ایک نقیب جہاں جانِ محفل ہوتا ہے وہاں خطیب کے جذبوں کو بھی ارتعاش بخشتا ہے۔ ایک خوش بیان نقیب کے لیے حاضر دماغی، تیز قوت حافظہ، وقت کی نبض شناسی اور گہرا مطالعہ جیسی خوبیوں کا حاصل ہونا ضروری ہوتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب بھی اسی سلسلے میں ایک اچھی کاوش ہے۔ فنِ نقابت کے مبتدی کی راہنمائی کرتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت علامہ محمد اقبال قادری عطاری کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور ان کے اس سلسلۂ تصنیفات کو اس کے آخری دم تک جاری اور ساری رکھے اور ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

عابد حسین قادری

۲۰ ذی قعدہ بمطابق 30-10-2010

تقریظ

معروف PEN-STV چینل کمپیئر اور مایہ ناز نقیب محفل شیخ محمد عمران یوسف
رہائش: گلی تیلیاں والی عقب جامعہ نعمانیہ شہاب پورہ سیالکوٹ

نقابت جو کہ ایک مشکل ترین اور نازک ترین شعبہ ہے کیونکہ اس کو پیش کرنے والے پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ عقائد و مسائل اور موقع محل کی مناسبت سے اشعار' الفاظ اور خوبصورت جملوں کا ایک گلدستہ سجا کر پیش کرنا ہوتا ہے۔ محفل کی یا کسی بھی جلسے کی نوعیت کو سمجھنا اور پھر اسے ساتھ لے کر چلنا بالکل گاڑی کے کسی ڈرائیور کی طرح جو گاڑی کو اپنی منزل تک پہنچانے تک ہر معاملے میں اسے ذمہ داری کا احساس دلاتی ہے۔ محافل کی کامیابی یا ناکامی میں کچھ نہ کچھ کردار نقیبِ محفل کا بھی ہوا کرتا ہے کیونکہ تلاوت کرنے والا صرف تلاوت کرتا ہے' ایک نعت خواں صرف نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتا ہے لیکن نقیب محفل بلکہ ایک اچھا نقیب محفل کے جذبات اور اپنے عقائد کی وضاحت میں ہر فرد کے دل کی آواز ہوتا ہے اس لیے اسے وہ بات کہنی چاہیے جو عوام و خواص کی ترجمان ہو۔

جناب محمد اقبال عطاری صاحب جو درس و تدریس کے شعبہ سے وابستہ ایک ایسے محنتی' ہونہار اور مخلص نوجوان ہیں جو اپنی مصروفیات کے باوجود اپنے زورِ قلم سے اس کتاب...... سے پہلے بھی کئی کتابیں جن میں 1' 2' 3' 4..... بھی تحریر کر چکے ہیں۔

موجودہ کتاب...... بحیثیت رائٹر (مصنف) ان کا شعبہ تو نہیں لیکن مختلف ذرائع سے مواد اکٹھا کرنا' اسے ترتیب دینا' اس کا مطالعہ کرنا' ان سب چیزوں کے لیے اچھا خاصا وقت اور محنت درکار ہے یہ کتاب موصوف کی محنت اور عرق ریزی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آخر میں دعا یہی ہے کہ اللہ پاک ان کے قلم میں اور زیادہ برکت عطا فرمائے۔ ان کی کاوش محبت عقیدت کو ان کے لیے سرمایہ آخرت بنائے۔

دعا بزبانِ شاعر:

لکھتا ہے نعت نیازی تو نبی ؐ کی — اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

دعاؤں کا طلبگار

شیخ عمران یوسف

(شہاب پورہ سیالکوٹ)

تقریظ

عالم نبیل، فاضل جلیل، مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا شبیر احمد رضوی
خطیب جامع مسجد منڈیر خورد سیالکوٹ

حضرت علامہ مولانا محمد اقبال عطاری صاحب فقیر رضوی کے پاس اپنی نئی تالیف گلزارِ نقابت لے کر آئے اور فرمایا کہ اس کو دیکھ کر کچھ الفاظ تقریظ کے لکھ دیں۔ ہم اگرچہ کم علم اور کمزور آدمی ہیں کہ علامہ صاحب کی کتاب پر تقریظ لکھتے لیکن علامہ صاحب نے مہربانی فرماتے ہوئے حکم فرمایا تو ہم نے گلزارِ نقابت کو دیکھا۔ اگرچہ فقیر رضوی کئی نقابت کی کتابیں دیکھ چکا ہے لیکن ان سب میں علامہ عطاری صاحب کی کتاب کو کئی حوالہ سے دوسری کئی کتابوں پر حاوی پایا۔ علامہ عطاری صاحب کو ہر حوالہ سے اور کئی موضوعات پر لکھتے دیکھا۔ علامہ صاحب ہر موضوع پر خوب لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علامہ صاحب کو مزید برکتیں دے اور علم نافع عطا فرمائے اور فقیر رضوی جس کی عمر انتیس سال ہو چکی ہے گناہوں ہی میں۔ اللہ باقی عمر اپنی اور اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شبیر احمد رضوی
فاضل جامعہ نعمانیہ رضویہ
شہاب پورہ سیالکوٹ

تقریظ

نقیب اہل سنت' عاشق رسول حضرت مولانا حافظ تنویر احمد طاہری

خطیب: مرکزی جامع مسجد ظہورہ سید پور روڈ سیالکوٹ

برادرانِ مکرم جو بھی میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کو سامنے رکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے وہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ثناء خوان ۔ شہر اقبال میں دورِ حاضر میں ایک نام علامہ محمد اقبال عطاری صاحب کا ہے جنہوں نے اس سے پہلے جواہر شریعت تحفہ سنی خواتین اور دیگر کتابیں لکھیں جن کے بارے میں علماء جامعہ نظامیہ لاہور کے علاوہ اور بھی جید علماء و مفتیانِ عظام نے اپنے اپنے تأثرات دیئے ہیں ۔ اب الحمدللہ مولانا صاحب نے نقابت کی ہٰذا کتاب لکھ کر میرے جیسے کم علم وفہم والے نقیبوں کو ایسا مواد دیا ہے جس کے ذریعے ہر نقیب محفل میں تھوڑے وقت میں حاضرین کی توجہ سٹیج کی طرف کروا سکتا ہے' تھوڑے وقت میں محفل کو چار چاند لگا سکتا ہے' عاشقوں کے سینوں میں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹھنڈک پہنچا سکتا ہے' تھوڑے وقت میں اپنے نقابت کے جوہر دکھا کر جلد اگلے ثناء خواں یا مقرر کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے لیے بلوا سکتا ہے ۔ آخر پر میں اپنے شہر کے اس مردِ درویش مصنف کے لیے ایک شعر کی شکل میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں:

اے اللہ عزوجل شبیر اقبال کے یہ جو ہیں مصنف اقبال
یا الٰہی تو ان کی لکھنے میں مدد فرما دے ہر حال
کیونکہ انہوں نے ہم نقیبوں کو دیئے ہیں جوہر بہت کمال
میرے مولا طاہری اور ان کو مسافر مدینہ بنا دے تو ہر سال
آمین

دعا گو
نقیب محفل خادم اہل سنت
حافظ تنویر احمد طاہری
گاؤں ظہورہ سید پور روڈ سیالکوٹ

تقریظ

قابلِ صد احترام محترم جناب نقیب محفل تاجدار مدینہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم
حافظ محمد مظہر آفتاب گولڑوی گوہر پور سیالکوٹ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف بیان کرنا خدائے بزرگوار کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے۔ وہ رب جسے چاہے یہ فن عطا فرماتا ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جب دل میں موجزن ہوتی ہے تو وہ الفاظ میں ڈھل کر نعت کی صورت بن جاتے ہیں تو نعت چاہے نثر میں ہو یا شعر میں ہو ہمیشہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا دیتی ہے اور لکھنے والے کی بے قراریوں کا پتہ چلتا ہے اور دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمارے اس عزیز کو مزید زورِ قلم عطا فرمائے اور حرمین شریفین کی زیارت نصیب فرمائے۔

دعا گو

نقیب محفل تاجدارِ مدینہ
حافظ محمد مظہر آفتاب گولڑوی
گوہر پور سیالکوٹ

تقریظ

عالمِ نبیل، فاضلِ جلیل، حضرت علامہ مولانا حافظ محمد رفیق سعیدی مدظلہ
امام وخطیب جامع مسجد بلال چوک رڑی رنگپورہ
مدرس جامعہ نعمانیہ شہاب پورہ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد

کتاب کے عنوان سے ہی یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ نقیبِ محفل کا نقابت کے دوران کن امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

عزیزم مولانا محمد اقبال عطاری زید مجدہ۔نے انتہائی عرق ریزی سے کتاب کی تصنیف کی ہے۔مولانا موصوف اس سے قبل بھی متعدد کتب تصنیف کر چکے ہیں جو کہ قارئین کی توجہ کا مرکز بنی ہیں۔ امید واثق ہے کہ انشاء اللہ عزوجل یہ تصنیف بھی قارئین کے مطالعہ میں اپنی خوشبو سے ذہن کو معطر کرے گی۔ مولانا موصوف وسیع المطالعہ، ملنسار، تواضع اور انکساری سے متصف ہیں۔ حضور سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی، صحابہ کرام علیہم الرضوان، آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اولادِ علی اور اولیاء کاملین کی منقبت اپنے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

اسی جذبہ کے تحت انہوں نے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ کتاب ہذا کو بالا ستیعاب

پڑھنے کا موقع تو نہیں ملا جبکہ دیگر مصروفیات کے باعث اس کتاب کو دیکھا تو چیدہ چیدہ جگہ سے ہی ہوا ہے مگر جہاں سے بھی ملاحظہ کیا بہترین پایا۔

مولانا موصوف مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے یہ کام سرانجام دیا۔ مزید برآں قارئین کرام کو اس بات کا اندازہ بھی بطریق احسن ہوگا کہ اس کتاب کی صورت میں دنیا کی حسین لائبریریوں میں ایک بہترین نگینے کا اضافہ ہوا۔

میری دلی دعا ہے کہ اللہ رب العالمین مولانا موصوف کو دینی خدمات کے لیے طویل زندگی عطا فرمائے اور ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرما کر نافعِ خلائق بنائے۔ آمین

حافظ محمد رفیق سعیدی

ایم اے عربی و اسلامیات

فاضل جامعہ انوار العلوم ملتان، مدرس جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ

خطیب جامع مسجد بلال رڑی چوک رنگپورہ

۱۴۳۱/۱۱/۲۰ بمطابق 29 اکتوبر 2010ء بروز جمعۃ المبارک

تقریظ

عالم نبیل، فاضل جلیل مصنف کتب کثیرہ، حضرت علامہ مولانا حافظ محمد تنویر قادری
ڈائریکٹر ادارۃ قاسم المصنفین گجرات

الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم اما بعد:

حضرت علامہ مولانا محمد اقبال قادری عطاری حفظہ اللہ تعالیٰ آج دارالعلوم محمدیہ غوثیہ داتا نگر بادامی لاہور تشریف لائے اور شرفِ زیارت وملاقات بخشا، گفت وشنید کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ نے حکم فرمایا کہ میری نئی کتاب ''گلزارِ نقابت'' پر تقریظ لکھنی ہے۔ میں اس قابل کہاں کہ آپ کی تصنیفات پر تبصرہ کرسکوں لیکن یہ آپ کی کمال اعلیٰ ظرفی کہ آپ نے اس کام کے لیے مجھے منتخب فرمایا۔

علامہ صاحب نے اپنے ہینڈ بیگ سے گلزارِ نقابت کی کمپوز شدہ کاپی نکال کر مجھے عطا کی۔ میں نے اسے کھولا، اجمالی طور پر اس کا مطالعہ کیا تو دل کو قرار اور نگاہوں کو سرور ملا۔ ماشاء اللہ علامہ صاحب نے اس کتاب میں تقریباً تمام موضوعات پر بیسیوں اشعار اکٹھے کردیئے ہیں، پھر ان کی ترتیب، عبارات کا تسلسل، کسی نعت خواں، قاری یا خطیب کو دعوت دینے سے پہلے تعریفی کلمات کے حسن نے کتاب کے حسن کو چار چاند لگادیئے ہیں۔ شاید ہی اس سے پہلے نقابت کے موضوع پر کوئی اس سے اعلیٰ کتاب

موجود ہو۔عام طور پر مارکیٹ میں جو نقابت کی کتب دستیاب ہیں۔ان میں بعض میں تو صرف اشعار کی بوچھاڑ اور بعض میں گفتگو کی جس کی وجہ سے ایک نئے نقیب کو نقابت کی کتاب خریدنے سے پہلے کافی تشویش کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن علامہ صاحب کی کتاب کی یہ خوبی ہے کہ اس میں راہِ اعتدال اختیار کی گئی ہے۔جہاں شعر پڑھنے کا موقع ہو وہاں شعر لکھا گیا ہے اور جہاں نثر پڑھنے کا موقع ہو وہاں نثر لکھی گئی ہے۔

ماشاءاللہ کافی عمدہ کتاب ہے۔ایک اچھی کتاب میں جتنی خوبیاں ہونی چاہئیں تقریباً وہ سب اس میں موجود ہیں۔نئے ابھرنے والے نقیب حضرات کی یہ کتاب بہت زیادہ معاونت کرے گی۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ حضرت علامہ صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کے بدلے آپ کو اجرِ عظیم سے نوازے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

العبد المذنب

محمد تنویر قادری وٹالوی

ڈائریکٹر: ادارہ قاسم المصنفین آستانہ عالیہ

قادر ڈھوڈا شریف ضلع گجرات پاکستان

13 نومبر 2010 بروز ہفتہ

ذکرِ الٰہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَاحَۃَ الْعَاشِقِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ ○

سامعین کریم!

اللہ کریم جل جلالہ کے ذکر سے سکون ملتا ہے کیونکہ اس کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے۔ آج کی یہ پرنور محفل بھی ذکر الٰہی کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ محفل کا آغاز تلاوت قرآن کریم وفرقان مجید سے ہوگا جس کے لئے میں پاکستان کے مشہور ومعروف قاری نجم القراء...... زینت القراء کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور تلاوت قرآن پاک سے ہمارے دلوں کو نور قرآن سے منور فرمائیں۔

حضرات ذی وقار!

آپ قاری صاحب کی تلاوت سماعت فرما رہے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ آسمانوں سے رحمتوں کا نزول ہو رہا تھا۔ اب میں دعوت دیتا ہوں ملک کے مشہور و معروف نعت خواں محترم محمد اصغر علی کریمی صاحب کو کہ وہ آئیں اور اپنے انداز میں حمد باری تعالیٰ پیش کریں اور ہمارے دلوں کو پرنور فرمائیں میں اس سے پہلے کہ وہ اسٹیج پر تشریف لائیں۔ ذکر الٰہی جل جلالہ سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

حضرات محترم...... توجہ فرمائیں

سید ناصر حسین شاہ کی زبان سے

○

سانسوں کی تکرار میں اللہ ۔۔۔ روح کی نازک تار میں اللہ

پھولوں کی مہکار میں اللہ ۔۔۔ غنچے میں اور خار میں اللہ

چڑیوں کی چہکار میں اللہ ۔۔۔ گلشن میں گلزار میں اللہ

چمن میں لالہ زار میں اللہ ۔۔۔ دریاؤں کی دھار میں اللہ

صحرا میں کہسار میں اللہ ۔۔۔ چوٹی پر اور غار میں اللہ

مسجد میں بازار میں اللہ ۔۔۔ گنبد میں مینار میں اللہ

مومن کی تلوار میں اللہ ۔۔۔ غازی کی للکار میں اللہ

مقتل میں اور دار میں اللہ ۔۔۔ کٹیا میں دربار میں اللہ

عشق میں اللہ پیار میں اللہ ۔۔۔ عاشق دیکھے یار میں اللہ

اپنوں میں اغیار میں اللہ ۔۔۔ حیدر کے اقرار میں اللہ

حبشی کے افکار میں اللہ ۔۔۔ قرآن کے انوار میں اللہ

سب کے اشعار میں اللہ ۔۔۔ یعنی کل سنسار میں اللہ

باہر اللہ گھر میں اللہ ۔۔۔ دل میں اور نظر میں اللہ

بحر میں اور بر میں اللہ — خشک میں اور تر میں اللہ
منزل تیرے سفر میں اللہ — ریشم میں اور حجر میں اللہ
نظم میں اور نثر میں اللہ — پیڑ میں اللہ ثمر میں اللہ
حسن میں اللہ نظر میں اللہ — شام اور سحر میں اللہ
بشیر و بشر میں اللہ — سلمان و بوزر میں اللہ
کعبے کی تعمیر میں اللہ — قرآن کی تفسیر میں اللہ
حیدر کی شمشیر میں اللہ — شبر و شبیر میں اللہ
اکبر کی تکبیر میں اللہ — اصغر کی تنویر میں اللہ
قسمت میں تقدیر میں اللہ — عابد کی زنجیر میں اللہ
زینت کی تقریر میں اللہ — ہمشیر دل گیر میں اللہ
لفظوں کی تاثیر میں اللہ — آیت تطہیر میں اللہ
قرآن کی تفسیر میں اللہ — ناصر کی تحریر میں اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ!

اللہ دے نام توں شروع کرناں جھدے نام وچہ برکتاں بھاریاں نے اوہدے نام باہجوں دِلا سچ آکھاں گارہن ادھوریاں ساریاں نے ایسے نام نے گلزار کیتی ایسے نام نے ڈبیاں تاریاں نے ایسے نام نوں آکھدے اسم اعظم ایسے نام دیاں سب خماریاں نے

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ٥

شمس وقمر میں اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَاحَۃَ الْعَاشِقِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۝

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۝

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ۝

حضرت ذی وقار!

معزز سامعین! اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد آقائے دو عالم فخر نبی آدم، نور مجسم، شفیع معظم، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں تمام حضرات باآواز بلند درود وسلام پیش فرمائیں۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ

حضراتِ گرامی!

آیئے میرے ساتھ مل کر ذکرِ الٰہی سے اپنے دلوں کو منور کریں۔

قسمت اور تقدیر میں اللہ
لفظوں کی تاثیر میں اللہ
کعبے کی تعمیر میں اللہ، عمر کی تعزیر میں اللہ
عثمان کی تحریر میں اللہ، حیدر کی تعزیر میں اللہ
شبیر اور شبر میں اللہ، اصغر کے تنویر میں اللہ
عابد کی زنجیر میں اللہ، قرآن کی تفسیر میں اللہ
مرشد کی تصویر میں اللہ، ناصر ہر دم اللہ ہی اللہ

نعرہ تکبیر میں اللہ

بلکہ سید ناصر حسین شاہ اپنی محبت کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

سب کو دیتا ہے قرار اللہ ہی اللہ
سب کی ہے پکار اللہ ہی اللہ
اللہ ہی تو ہم سب کے لئے بھاگ جگائے اللہ
اللہ ہی تو ہم سب کے لئے کام بنانے والا
ہر دم کہو میرے یار اللہ ہی اللہ
نوح نبی نے طوفاں میں جب اس نام کو پکارا
اس کی کشتی کو طوفان میں آیا نظر کنارا
کشتی ہونے لگی پار اللہ ہی اللہ
جب نمرود نے آگ جلائی اس کے یار کی خاطر
ابراہیم نے قدم جو رکھا اس کے پیار کی خاطر

آگ ہوئی گلزار اللہ ہی اللہ

خوشبو خوشبو پھول ہیں سارے اس کے نام کا صدقہ

غنچے کلیاں اور نظارے اس کے نام کا صدقہ

یہ بہاروں پہ بہار اللہ ہی اللہ

سب کی ناصر ہے پکار اللہ ہی اللہ (جل جلالہ)

حضراتِ گرامی!

اللہ رب العالمین (جل جلالہ) کا ذکر ہر چیز کرتی ہے۔ اللہ خالق کائنات (جل جلالہ) نے ارشاد فرمایا۔

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ○

جو چیز آسمانوں میں ہے جو چیز زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔

(التغابن)

حضرات ذی وقار!

معزز سامعین محترم، شمع رسالت کے پروانو اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے۔ تو جہ فرمائیں

زمین و زماں میں اللہ جل جلالہ

مکین و مکاں میں اللہ جل جلالہ

شمس و قمر میں اللہ جل جلالہ

شجر و حجر میں اللہ جل جلالہ

بحر و بر میں اللہ جل جلالہ

برگ و ثمر میں اللہ جل جلالہ

حورو ملک میں اللہ جل جلالہ

سماک و سمک میں اللہ جل جلالہ
افلاک و فلک میں اللہ جل جلالہ
نباتات و معدنیات میں اللہ جل جلالہ
زمین و آسمان میں اللہ جل جلالہ
مشرق و مغرب میں اللہ جل جلالہ
شمال و جنوب میں اللہ جل جلالہ
فرش و عرش میں اللہ جل جلالہ
جنت کی دیواروں میں اللہ جل جلالہ
حوروں کے سینے میں اللہ جل جلالہ
فرشتوں کی پرواز میں اللہ جل جلالہ
غلمان کے حسن میں اللہ جل جلالہ

بلکہ ہاں ہاں!

قرآن کی زیر میں اللہ جل جلالہ
قرآن کی زبر میں اللہ جل جلالہ
قرآن کی پیش میں اللہ جل جلالہ
قرآن کی مد میں اللہ جل جلالہ
قرآن کی شد میں اللہ جل جلالہ
قرآن کی صورتوں میں اللہ جل جلالہ
نبیوں کی نبوت میں اللہ جل جلالہ
رسولوں کی رسالت میں اللہ جل جلالہ
صدیق کی صداقت میں اللہ جل جلالہ

عمر کی عدالت میں اللہ جل جلالہ
عثمان کی سخاوت میں اللہ جل جلالہ
علی کی شجاعت میں اللہ جل جلالہ
ابن مسعود کی فقاہت میں اللہ جل جلالہ
ابن عباس کی تفسیر میں اللہ جل جلالہ
امام اعظم کی استقامت میں اللہ جل جلالہ
غوث اعظم کی مجددیت میں اللہ جل جلالہ
محدث کی روایت میں اللہ جل جلالہ
ہندالولی کی ولایت میں اللہ جل جلالہ
داتا علی کی محبت میں اللہ جل جلالہ
خواجہ فریدالدین کی نسبت میں اللہ جل جلالہ
خواجہ شمس الدین کی عزت میں اللہ جل جلالہ
خواجہ قمرالدین کی شہرت میں اللہ جل جلالہ
اعلیٰ حضرت کی الفت میں اللہ جل جلالہ
ابو البیان کی خطابت میں اللہ جل جلالہ
منور کی نقابت میں اللہ جل جلالہ
ذرا ملکر کہہ دو کہ محفل کی رونق میں اللہ جل جلالہ
قرآن مجید کے اوراق میں اللہ جل جلالہ

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (القرآن)

ترجمہ: اللہ نور ہے زمینوں اور آسمانوں کا۔

مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ (الفتح پ۲۶-۲۷)

حضرات ذی وقار!

اللہ کریم (جل جلالہ) کے محبوب کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا مظہراتم ہیں۔ اگر کسی نے اللہ کا دیدار کرنا ہو تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرے اس لئے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اللہ کی ذات نظر آتی ہے۔ اس لئے ذرا توجہ فرمائیں۔

حضور کے کردار میں اللہ ، افکار میں اللہ
حضور کے پیار میں اللہ ، رفتار میں اللہ
حضور کے علم میں اللہ ، عمل میں اللہ
حضور کی گفتار میں اللہ ، وقار میں اللہ
حضور کے اخلاق میں اللہ ، اعمال میں اللہ
حضور کے حیا میں اللہ ، احسان میں اللہ
حضور کی سخاوت میں اللہ ، تجارت میں اللہ
حضور کی استقامت میں اللہ ، استعانت میں اللہ
حضور کی صداقت میں اللہ ، سخاوت میں اللہ
حضور کی طریقت میں اللہ ، شرافت میں اللہ
حضور کی سنت میں اللہ ، نسبت میں اللہ
حضور کی سیرت میں اللہ ، صورت میں اللہ
حضور کی شریعت میں اللہ ، معرفت میں اللہ
حضور کی رسالت میں اللہ ، نبوت میں اللہ
حضور کی تجارت میں اللہ ، سیادت میں اللہ
حضور کی ولادت میں اللہ ، بعثت میں اللہ

حضور کے حسن میں اللہ ، جمال میں اللہ

حضور کے قال میں اللہ ، حال میں اللہ

حضور کے خدوخال میں اللہ ، جو دونوال میں اللہ

حضور کے پیغام میں اللہ ، نظام میں اللہ

حضور کی نورانیت میں اللہ ، بشریت میں اللہ

حضور کے معجزات میں اللہ ، کمالات میں اللہ

بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اللہ ہی اللہ

کسی شاعر نے خوب ترجمانی فرمائی۔

رب سوہنے تو ڈریا کر

نیکاں دا پانی بھریا کر

نالے اللہ اللہ کریا کر

حضرات محترم!

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ذکر ہمارے لئے ذریعہ نجات ہے۔ اللہ کا ذکر دلوں کا سکون ہے۔ اللہ کا ذکر آنکھوں کا نور ہے۔ اللہ کا ذکر چہرے کی ضیاء ہے کیونکہ اللہ کا نام بڑی برکت والا ہے۔ اس لئے

اللہ دے نام توں شروع کرنا جہدے نام وچہ برکتاں بھاریاں نے

اوہدے نام باجھوں دلا سچ آکھاں گلاں رہن ادھوریاں ساریاں نے

ایسے نام نے نار گلزار کیتی ایسے نام نے ڈبیاں تاریاں نے

ایسے نام نوں آکھدے اسم اعظم ایسے نام دیاں سب خماریاں نے

بلکہ ہاں ہاں!

ان ڈٹھیاں جہدی تاہنگ دلانوں اتے بن ملیوں جہدی یاری

بن زلفوں جھدا قیدی دو جگ بن نیناں مست خماری
بن ہجروں جسدی یاد ستاوے بن صورت خلق بچاری
اعظم اوس دی حمد کی لکھاں میری حمد اوہدے کس کاری
اللہ اللہ اللہ اللہ (جل جلالہ)

حضراتِ ذی وقار!

صاحب علم ودانش......ذرا توجہ فرمائیں!

جدھر بھی نظر اٹھی
ہر سمت اللہ ہی اللہ (جل جلالہ)
ارض و سماء میں اللہ (جل جلالہ)
سورج کی چمک میں اللہ (جل جلالہ)
ستاروں کی دمک میں اللہ (جل جلالہ)
عرش کی بلندی میں اللہ (جل جلالہ)
فرش کی پسپائی میں اللہ (جل جلالہ)
سدرہ کی اونچائی میں اللہ (جل جلالہ)
کعبہ کے جلال میں اللہ (جل جلالہ)
مدینے کے جمال میں اللہ (جل جلالہ)
فرشتوں کے کمال میں اللہ (جل جلالہ)
محشر کے جلال میں اللہ (جل جلالہ)
محبوب کے پیار میں اللہ (جل جلالہ)
عاشق کے عشق میں اللہ (جل جلالہ)
صحابہ کی استقامت میں اللہ (جل جلالہ)

حسین کی شہادت میں اللہ (جل جلالہ)

رفقائے کربلا کے ایثار میں اللہ (جل جلالہ)

ائمہ کی امانت میں اللہ (جل جلالہ)

ولیوں کی بقاء میں اللہ (جل جلالہ)

قطب کی قبا میں اللہ (جل جلالہ)

اوتار کی عطا میں اللہ (جل جلالہ)

داتا کی وفا میں اللہ (جل جلالہ)

خواجہ کی نگاہ میں اللہ (جل جلالہ)

بابا فرید کی سخا میں اللہ (جل جلالہ)

بلکہ اس محفل کی تجلیات میں اللہ (جل جلالہ)

محفل کے شرکاء کی شرکت میں اللہ (جل جلالہ)

محفل کو سجانے والوں کی کوشش میں اللہ (جل جلالہ)

محفل کی ابتداء میں اللہ انتہا میں اللہ (جل جلالہ)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَاحَةَ الْعَاشِقِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ○

اَمَّا بَعْدُ!

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فِيْ كِتَابِهِ الْحَمِيْدِ الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

وَاللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمِ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمِ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا

يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِ غَمٍّ مُّغْرَقٌ

خُذْ يَدِيْ سَهِّلْ لَّنَا اَشْكَالَنَا

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ

وہ پہنچے بلندیوں پر اپنے کمال کے ساتھ

كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

آپ کے جمال سے تمام اندھیرے دُور ہو گئے۔

نعیمی صاحب!

قاری غلام مصطفیٰ نعیمی صاحب بڑے ترنم انداز سے تلاوت فرما رہے تھے اب نعت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

بحرِ تعظیم جھکو آپ حضور آئے ہیں۔ اس لئے آپ حضرات سے گزارش ہے کہ آمد مصطفیٰ کی گھڑیاں قریب سے قریب آ رہی ہیں۔ اپنے دلوں میں سرکار کی یاد ختم نہ ہونے دیں اور درود پاک کے ترانے لبوں پر رکھیں۔

کیونکہ درود پاک وظیفہ نور ہے

درود پاک دل کا سرور ہے

درود پاک سراجِ نجات ہے

درود پاک چین وحیات ہے

درود پاک ذکر سلطان ہے

درود پاک ہدایت کی نشانی ہے

درودان دی ڈالی بچاوندا رہیا کر

کہہ دیں!

الصلوٰۃ و السلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔

اسی مہینے میں سیدہ فاطمۃ الزہرہ سلام اللہ علیہا کا وصال ہوا۔

اسی مہینے اسلام کا پہلا غزوہ جنگ بدر ہوا۔

اسی مہینے حضرت امام حسن علیہ السلام کا وصال ہوا۔

اسی مہینے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

اسی مہینے فتح مکہ مسلمانوں کو حاصل ہوئی۔

اسی مہینے حضرت مولا علی شیر خدا علیہ السلام کی شہادت ہوئی۔

اسی مہینے نزول قرآن ہوا۔

اسی مہینے ہمارا پیارا ملک پاکستان آزاد ہوا۔

یہ مہینہ اپنے اندر ایسی برکتیں رکھتا ہے کہ اگر مسلمان ان کا شمار کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ منتظمین محفل کو خیر و برکت عطا فرمائے اور جس محبت سے انہوں نے محفل پاک کو سجایا ہے ایسے ہی رمضان المبارک جیسی ساعتوں سے فیوض و برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محفل پاک کا باقاعدہ آغاز کرنے کے لئے ہماری محفل میں بڑے خلیل القدر قاری قرآن جناب قاری غلام مصطفیٰ نعیمی صاحب موجود ہیں تو ان سے درخواست کرتا ہوں کہ نورانی آیات مقدسہ سے محفل پاک کا آغاز فرمائیں۔ زینت القراء، فخر القراء، استاذ القرا جناب قاری غلام مصطفیٰ

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ

آپ کی تمام عادتیں ہی بہت اچھی ہیں۔

صَلُّوْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

آپ پر اور آپ کی آلِ پاک پر درود و سلام ہوں۔

شہنشاہ ارض و سما

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ

وصف رخ او والضحیٰ

كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

قرآن باخلاقش گواہ

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ

صدقً یقیناً راسخاً
صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ
دیرو زبستان سرا
ہم طوطیان خوش نوا
پڑھتیں تھیں نعت مصطفیٰ
بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
قمریاں بھی شوق میں
ڈالے ہوئے طوق میں
کہتی تھیں ایسے ذوق میں
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
بلبل بھی پھر کے کو بکو
لے لے کے ہر اک گل کی بو
کرتی تھی چرچا سو بسو
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
چڑیوں کی سن کے چہچہے
انسان بھلا چپ کیوں رہے
لازم ہے اس پہ یوں کہے
صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ
یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ یَا سَیِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ

لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

صدرِ ذی وقار مہمانانِ والا کبار اور حاضرین خوش اطوار

نعت خوان حافظ نصیب چشتی صاحب

محمد نصیب چشتی بڑے ہی منفرد انداز سے نعت شریف پیش کر رہے تھے۔ آپ وعدہ کے مطابق حضرت سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کا ذکر خیر ہوگا۔ کون سیدہ آمنہ جن کی شان، جن کی عظمت، جن کی رفعت، جن کی بلندی کی گواہی کائنات کا ذرّہ ذرّہ دے رہا ہے۔

حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

کب کسی کے مقدر میں ہے وہ ہوا
آپ کو جو ملا سیدہ آمنہ

آپ مالک ہیں کوثر کی فردوس کی
نورِ حق کی ضیاء سیدہ آمنہ

سارے نبیوں کا سلطان و سردار ہے
آپ کا لاڈلا سیدہ آمنہ

آپ مالک ہیں جنت کی فردوس کی
آپ پر ہم فدا سیدہ آمنہ

سب فرشتوں کی جھکتی جبیں ہے جہاں
وہ ہے حجرہ ترا سیدہ آمنہ

ازازل تا ابد نور ہی نور ہے
سب گھرانہ ترا سیدہ آمنہ

اپنے محتاج صائم پر بہر خدا

ہو نگاہِ عطا سیدہ آمنہ

اب محفل پاک کے آخری ثناء خوان کو پیش کروں گا۔ ملک پاکستان کے معروف ثناخوان جن کی کوششوں سے مدینہ نعت اکیڈمی قائم ہوئی۔ جہاں ثنا خوان رسول کو نعت شریف پڑھنے کی تربیت نہایت احسن انداز سے دی جاتی ہے اور اب تک پاکستان کے گوشے گوشے سے نعت خوان حضرات فنی تربیت حاصل کر چکے ہیں اور کرتے رہیں گے تو تشریف لاتے ہیں محترم المقام ثناخوان رسول جناب رانا محمد اصغر اسلام چشتی صاحب!

حضراتِ گرامی قدر! اصغر اسلام چشتی صاحب نے نعت شریف سنا کر حق ادا کر دیا ہے۔ بڑے ہی حسین انداز سے نعت شریف پیش کی۔ اصغر اسلام چشتی صاحب کا یہ خلاصہ ہے کہ رباعیات کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے بلکہ نعت کو نعت کے آہنگ میں پیش کرتے ہیں۔

اب صلوٰۃ وسلام ہوگا۔ سب حضرات قیام کی حالت میں کھڑے ہو کر ہمارے مولیٰ آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ مقدسہ معطرہ مطہرہ منورہ میں نہایت ہی عقیدت کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پیش کریں۔ پھر دعا ہوگی۔ کوئی شخص بغیر دعا کے نہ جائے کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہوتا ہے۔ محفل پاک عبادت ہی تھی تو مغز حاصل کر کے جانا چاہئے تا کہ آنے کا مقصد بھی پورا ہو جائے۔ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام۔

چڑیوں کے سن کے چہچہے

انسان بھلا چپ کیوں رہے

لازم ہے اس کو یوں کہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

سب حضرات بارگاہ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کریں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

حضرات گرامی آج کی یہ محفل پاک ماہِ صیام کے استقبال کے لئے سجائی گئی ہے۔

رمضان المبارک بڑی رحمتوں والا مہینہ ہے

رمضان المبارک بڑی برکتوں والا مہینہ ہے

حضرات گرامی قدر عجیب اتفاق ہے کہ یہ وہ مقام ہے کہ جہاں پر آپ نے میرے استاذ محترم قبلہ معظم شہنشاہ نقابت فصیح اللسان قلندر وقت تاجدار بخت و رفعت عظیم البرکت رفیع الدرجت عالی مرتبت حضرت علامہ الحاج اختر سدیدی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو عارفانہ نکات بکھیرتے دیکھا اور سنا آج ان کے نقش قدم پر یہ فقیر ہے۔ انشاءاللہ میں آپ کے نقش پا کو نکھارتا ہوں۔ آپ کی خدمت میں محو گفتار رہوں گا لہٰذا اس سے قبل کہ سرزمین فیصل آباد کے چک نمبر 61 دھروڑ کے تمام عاشقان سرکار کی خدمت میں محو گفتار ہوں میں شکریہ ادا کئے بغیر آگے چلوں گا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے لئے بہت بڑی سعادت ہے کہ جہاں میرے استاذ گرامی حضرت سدیدی رحمتہ اللہ علیہ نقابت انجام دیتے رہے ہیں وہاں اب میں ان کی نقابت میں ان کی جانشینی میں فرائض نقابت ادا کروں گا تو اب میں دعوت دوں گا ملک پاکستان کے معروف قاری۔

جن کی آواز سیس بھی ہے اور ثقیل بھی ہے

جن کی آواز سہل بھی ہے اور دقیق بھی ہے۔

وہ ایسے کہ جن کی آواز ترنم کے اعتبار سے سیس ہے اور فن کی گہرائی کے اعتبار

سے ثقیل ہے اور انداز کے اعتبار سے دقیق ہے تو اب میں بلا تاخیر اپنے محبوب قاری جناب قاری غلام مصطفیٰ نعیمی صاحب کو برخستہ اور دست بستہ دعوت تلاوت قرآن مقدس دیتا ہوں کہ تشریف لائیں اور نورانی آیات سے نورانی محفل کا آغاز فرمائیں۔

عزیزان گرامی! قاری صاحب نے اپنی آواز کے جادو کو جگاتے ہوئے ساری محفل کو جگا دیا ہے۔ بڑے ہی ترنم کے ساتھ تلاوت کی بالخصوص مالکونس بھیروں کو مکس کر کے جو فبای الاء ربکما تکذبن کی ادائیگی کی۔ حقیقت یہ ہے دل موہ لیا ہے۔ خدا ان کی زندگی دراز فرمائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا

اے حبیب ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا ہے۔

اور شاہد کا معنیٰ ہے گواہ اور عزیزان گرامی گواہ وہی ہوتا ہے جو موجود ہو۔

گواہی وہی ہوتا ہے جو حاضر و ناظر ہو۔

اور حضور اپنی امت کے اعمال کے گواہ ہیں۔

ارے قرآن پاک کی رو سے کملی والے آقا حاضر و ناظر ہیں اور چودھویں صدی کے ملاپ کو یا رسول اللہ کہنے پر اعتراض ہے تو اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہم نے شرمانا نہیں ہے۔ ہم جھکیں گے نہیں۔ ہم بغیر کسی پریشانی کے خوش ہو کر نعرہ لگائیں گے! نعرۂ رسالت

حضرت صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی صاحب فرماتے ہیں!

درو داں کی ڈالی پچاوندا رہیا کر
توں سوہنے نوں نعتاں سناوندا رہیا کر
جے منکر نہیں مومن دا نہ منے ساجد
توں نعرۂ رسالت دالا وندا رہیا کر

نعرۂ رسالت

جے سنی اے سنی توں بن کے وکھا دے
لٹا دے توں سوہنے دے ناں تو لٹا دے
پریشان کر دے توں منکر نوں ساجد
رسالت نعرہ لگا دے لگا دے

نعرۂ رسالت

تو اب میں انہیں نعروں کی گونج میں فیصل آباد کی معروف آواز اور ایسی آواز کو پیش کرتا ہوں جو بلند آواز ہے اور سراپا نیاز ہے جو سراپا نیاز ہو جائے تو سراپا ناز بھی بن جاتا ہے تو تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام محترم المقام، عظیم انسان، ہماری جان محفل کی شان، غلامِ حسان جناب اکرم حسانی۔

حضرات آپ نے اکرم حسان کو سماعت فرمایا۔ جس ترتیب سے انہوں نے کلام پیش کیا وہ واقعتاً قابل داد ہے۔

پہلے حمد پڑھی خالق کائنات کی۔
جو مالک کائنات ہے
جو خالق کائنات ہے
جو رازق کائنات ہے
جو معبود کائنات ہے
جو مسجود کائنات ہے
جو الٰہی کائنات ہے
جو رب کائنات ہے
جس کا جلوہ کائنات کے ذرّے ذرّے میں آشکار ہے۔

جس کا شہکار کملی والا آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

حمد کے بعد اکرم حسان صاحب نے نعت شریف پڑھی اور نعت ایسی تھی کہ اس میں ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کئے تھے۔

حضور کے حسن و جمال کا تذکرہ تھا

حضور کے اختیارات کا تذکرہ تھا

حضور کے شہر مبارک کا تذکرہ تھا

ہمارے آقا کی کملی مبارک کی شان تھی

حضور کی رحمت کا ذکر تھا

کملی والے آقا کی عطا کی بات تھی

حضور کی سخاوت کی بات تھی

الغرض نعت شریف میں وہ تمام چیزیں تھیں حفظ مراتب، فن شعری، قافیہ کا حسن، ردیف کی جاذبیت سب کچھ تھا اور ایک خاص بات یہ تھی کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آلِ پاک کا بھی ذکر تھا اور پھر ساتھ ہی انہوں نے مولا علی مشکل کشا شیر خدا اسد اللہ الغالب، امام کرم اللہ وجہہ الکریم کی مشارق والمغارب منقبت پیش کی۔

اس مناسبت سے شعر ملاحظہ فرمائیں!

علی منی فرمان حضور دا اے ملاں ونڈیاں پان دی لوڑ کی اے

سدھا جھڈ کے راہ فردوس والا ایویں دوزخ دل جان دی لوڑ کی اے

جو گستاخ ہووے مولا مرتضیٰ دا اس تھیں یاریاں لان دی لوڑ کی اے

ساجد علی نوں حق جو نہیں من دا رب توں اوہدے ایمان دی لوڑ کی اے

حضرات گرامی!

اب سلسلہ نعت کو آگے بڑھاتا ہوں اور فیصل آباد کی کوئل پیش کرتا ہوں جن کی

آواز بڑی اعلیٰ ہے بلکہ بڑی بالا ہے تو تشریف لاتے ہیں جناب محمد عاطف نواب صاحب۔

بڑھ کے اشکوں سے سوغات ہوتی نہیں
آنسوؤں کو کبھی مات ہوتی نہیں
پاک جب تک نہ صائم ہوں قلب ونظر
مصطفیٰ کی قسم نعت ہوتی نہیں

حضرات گرامی!

بڑے بڑے شعرانے نعتیں لکھیں
نعت لکھنا آسان بات نہیں
نعت لکھنے کے لئے خلوص ہونا چاہئے
نعت لکھنے کے لئے محبت رسول ﷺ لازمی جز ہے
نعت لکھنے کے لئے عقیدہ اعلیٰ ہونا چاہئے
نعت لکھنے کے لئے دل صاف ہونا چاہئے
نعت کے لئے ذہن پاکیزہ ہونا چاہئے

حضرات گرامی قدر!

نعت لکھنا غیر معمولی بات ہے اور ایسے ہی نعت شریف سننا بھی عام بات نہیں ہے۔نعت شریف صرف اللہ کی توفیق سے سنی جا سکتی ہے اور ہم اہل سنت و جماعت کو یہ توفیق خداوندی حاصل ہے۔ہمیں یہ شرف حاصل ہے کہ ہم نعت لکھتے بھی ہیں نعت سنتے بھی ہیں نعت رسول کے لئے محافل بھی سجاتے ہیں۔

بزم سجدی جتھے میلا ددی اے
رحمت خاص اے رب العلیٰ کردا

اللہ اوس دی جھولی نوں بھر دیندا
جیہڑا اسو ہنے دے بو ہے صدا کردا
اوہدے لباں نوں آکے جبریل چمے
جیہڑا اسو ہنے دی صفت وثناء کردا
نعت اوس دی کیوں نہ مقصود پڑھئے
ہے تعریف جس دی خدا کردا
ورفعنا لک ذکرک
نعت اوس دی کیوں نہ مقصود پڑھئے
ہے تعریف جس دی خدا کردا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے حبیب ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا۔ حضور کا ذکر بلند ہے اور بلند ہی رہے گا اور بڑھتا رہے گا اور محفل نعت بھی ورفعنا لک ذکرک کا مصداق ٹھہری ہے۔

آج جگہ جگہ محافل ہو رہی ہیں کائنات کا کوئی خطہ ایسا نہیں کہ جہاں سرکارِ مدینہ کے ذکر کی محافل نہ سجی ہوں اور اس سلسلے کو بڑھاتے ہوئے آج محفل نعت کا اہتمام کیا گیا ہے اور رباعی پیش کر کے اگلے ثناء خوان کو دعوت دوں گا جس کو سننے کے لئے بالخصوص میں بڑا بے چین ہوں۔

ایویں پیا مثلیت دے کرے دعوے
رل نہیں سکدا توں نبی دی آل دے نال
آل نبی زکوۃ نہیں لے سکدے
توں تے پلیا ایں زکوۃ دے مال دے نال
شمس وقمر دے روپ اے دسدے نے

ہے جلال دی اوہدے جمال دے نال
رب نوہ ویکھے مقصود حبیب جیرا
کوں رلے گا اوہدے کمال دے نال

تشریف لاتے ہیں واجب الاحترام جناب محترم اعظم فریدی صاحب آف ساہیوال۔

عزیزان گرامی۔ اعظم فریدی واقعی سروں سے کھیلتا ہے۔ ماشاءاللہ اعظم فریدی نے بہت اچھے انداز سے نعت شریف اور رباعیات کو پیش کیا۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اہل بیت اطہار کی شان میں کچھ عرض کروں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میرے الفاظ اہل بیت اطہار کی شان بیان کرنے میں قاصر ہیں کیونکہ آل اطہار کی شان کو خود خالق کائنات بیان کررہا ہے۔

جن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
قدر والے جانتے ہیں قدر شان اہل بیت

بہرحال کچھ عرض کرنے کی کوشش کروں گا صرف اس لئے کہ کاش میرا نام بھی اہل بیت اطہار کے ثنا خوان کی فہرست میں آجائے۔

پنجتن پاک دے نام دی پھیر مالا
مالا نہ مال نہ ہوویں تے مینوں پھڑ لیں
با کمال دا ویکھ کمال بن کے
با کمال نہ ہوویں تے مینوں پھڑ لیں
خاک خاکیا نجف دی چم جا کے
سچا لعل نہ ہوویں تے مینوں پھڑ لیں
ایتھے بن جا علی دا غلام صائم

اوتھے نال نہ ہووین تے مینوں پھڑ لیں
ولایت اج دی لیندے نے مولیٰ علی کہہ کے
فتح پاوندے نے میداناں چہ غازی یا علی کہہ کے
علی دا نام کمزوراں دا صائم زور بن جاندا
علی نام تھیں جنگاں دا نقشہ ہور بن جاندا

حضرات گرامی!

احزاب کا موقع ہے ایک بہت بڑا پہلوان سالار کفار جس کا نام عمرو بن عبدود ہے۔ ہزاروں سپاہیوں پر اکیلا بھاری ہے۔ کفار کے لشکر سے ابن عبدود نکلا اور لشکر اسلام سے حیدر کرار نکلے۔

وہ علی جن کی زیارت عبادت ہے
وہ علی جن کی شجاعت کی گواہی رسول دیتے ہیں
وہ علی جن کی طہارت کی گواہی فرشتے دیتے ہیں
وہ علی جن کی صباحت کی گواہی رسول دیتے ہیں
وہ علی جن کی عبادت کی گواہی خالق کائنات دے رہے ہیں
وہ علی جن کی عظمت کی گواہی سیدنا صدیق اکبر دیتے ہیں
وہ علی جن کا چرچا گلی گلی ہے
جدھر بھی دیکھو علی علی ہے
کون علی!

شاہ مرداں شیر یزداں خوت پروردگار
لافتیٰ الاعلی سیف الا ذوالفقار

جب ابن ود کے مقابلہ آئے علامہ چشتی تصویر کشی فرماتے ہیں!

جدوں احزاب اندر ابن ودود لے علی آیا
جدوں تکبیر دا نعرہ سی مولا پاک نے لایا
صحابہ نوں رسول پاک نے ارشاد فرمایا
ہے اج ایمان پورا کفر پورے نال ٹکرایا

علی میرا
علی میرا
علی میرا

علی میرا اگیا لنگھ یار ہر حد شجاعت نوں
علی دی ضرب اک بھاری اے دو جگ دی عبادت نوں
تو پھر کیوں نہ کہوں!

بزبان شاہ شمس تبریز رحمتہ اللہ علیہ جو مولانا روم کے مرشد ہیں
کون مولانا روم جن کے بارے میں علامہ اقبال کہتے ہیں
جیتا ہے رومی ہارا ہے رازی۔
مولانا روم کہتے ہیں۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریز نہ شد

کہ مولانا روم ہر اس وقت تک مولوی نہ بنے جب تک حضرت شاہ شمس تبریز رحمتہ اللہ علیہ کی غلامی نہ کی۔ وہ حضرت شمس تبریز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

علی شاہ مرداں اماما کبیرا
کہ بعد از نبی شد بشیرا نذیرا

اب شعر پیش کر کے اگلے ثناء خوان کو پیش کرتا ہوں۔ صاحبزادہ محمد لطیف ساجد

چشتی صاحب بارگاہ حیدر کرار میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں!

مدنی دا شہکار علی

علی آپ نے کہنا ہے

مدنی دا شہکار علی
مدنی دا شہکار علی
ولیا دا سردار علی
کافر سارے ڈر جاندے
جد چکدا تلوار علی
شہر علم دا بوہا اے
نورانی سرکار علی
ساجد یاد علی نوں کر
لاہ دیندا اے بھار علی

حضرات گرامی!

اب میں کیف و مستی میں ڈوب کر نعت پیش کرنے والے چشتی کو دعوت دوں گا۔ جو نورانیت کی کشتی میں بٹھا کر ہم سب کو اس ہستی کی بارگاہ میں پہنچائے گا جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے تخلیق فرمایا ہے تو تشریف لاتے ہیں ثناء خوانِ مصطفیٰ

جن کی آواز میں ہواؤں کی سرسراہٹ ہے
جن کی آواز میں کوئل کی چہکار ہے
جن کے انداز میں پھولوں کی مہکار ہے
جن کے لبوں پر مدحت سرکار ہے
جن کی مستی میں عشق رسول کا خمار ہے

جن کا انداز واقعتاً شہکار ہے۔ نام کے لحاظ سے محمد سردار ہے تو تشریف لاتے ہیں جناب محمد سردار صاحب

سورج چن وچہ نور حضور دا اے
ہر اک پھل وچہ جلوہ حضور دا اے
جتھے ہر ویلے وریدا نور ہندا
وده کے عرشاں توں روضہ حضور دا اے
بے سایا مقصود اے نبی میرا
فیر وی ہر تھاں تے سایا حضور دا اے
لوگ کہتے ہیں کہ سایہ تیرے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ سایا تیرا
بے سایا مقصود اے نبی میرا
فیر وی ہر تھاں تے سایا حضور دا اے
نہیں تھا سایہ وجود حبیب کا لیکن
میرے حبیب کا سارے جہاں پر سایا ہے
بے سایہ مقصود اے نبی میرا
فروی ہر تھاں تے سایہ حضور دا اے
مکہ ان کا طیبہ ان کا
سارے جگ میں چرچا ان کا
ہر اک چیز میں جلوہ ان کا
ہر اک شے میں سایہ ان کا
بے سایہ مقصود ہے نبی میرا

فروی ہر تھاں تے سایہ حضور دا اے

مومن کی نشانی ہے کہ حضور کو اپنی جان سے بھی زیادہ قریب سمجھے تو بارگاہ مقدسہ معطرہ مطہرہ منورِ رسالت میں درود و سلام کے لئے بڑے اچھے نعت خوان کو پیش کرتا ہوں جب یہ نعت پڑھتے ہیں تو اپنی آواز کی بلندی کو نہایت احسن انداز سے استعمال کرتے ہیں۔

ان کی آواز میں جادو ہے۔

ان کی آواز سب سے جدا ہے

ان کی آواز میں بڑی حلاوت ہے

ان کی آواز میں بے مثال ترنم ہے

میری مراد لاہور سے تشریف لانے والے عظیم نعت خوان جناب محمد رمضان شکوری ہیں۔ آپ حضرات علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے ہونہار شاگرد ہیں جب آپ سنیں گے تو محسوس کریں گے کہ ان کی آواز میں وہ سب باتیں ہیں جو کسی بھی اچھے نعت خوان میں ہونی چاہئیں۔ جناب محمد رمضان صاحب آف لاہور۔

حضرات گرامی! میرا نقابت کا اپنا اسٹائل ہے کہ میں قرآن پاک کی کوئی آیت مبارکہ کو منتخب کرتا ہوں اور پھر اس آیت مبارکہ کے تحت الفاظ جملے اور اشعار حاضرین کی نذر کرتا ہوں تو اب میں نے جو آیت کریمہ تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے یہ قرآن پاک کی بڑی مشہور آیت مبارکہ ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

ویسے تو سارا قرآن ہی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مبارکہ ہے لیکن یہ آیت مبارکہ بالخصوص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و عظمت کا پرچار کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

ورفعنا لك ذكرك

اے محبوب ہم نے آپ کے لئے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ حضور کا ذکر سینوں کی جان ہے۔

حضور کا ذکر وجہ چین و قرار ہے
حضور کا ذکر خزاں میں بہار ہے
حضور کا ذکر اللہ کی گفتار ہے
حضور کا ذکر وظیفہ ء لیل و نہار ہے
حضور کا ذکر افضل الاذکار ہے
حضور کا ذکر منکرین کے لئے تلوار ہے

عزیزان گرامی!

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول اونچا ہے تیرا ذکر ہے بالا تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اور شعر ہے!

کس قدر سچا ہے یہ قول رضا کا صائم
مٹ گئے آپ کے اذکار ہٹانے والے

تو سب مل کر کہہ دیں!

ورفعنا لك ذكرك

کہ

ذکرِ رسول ہماری جان ہے

ذکرِ رسول ہماری پہچان ہے

ذکرِ رسول حکمِ قرآن ہے

ذکرِ رسول وجہ ایمان ہے

ذکرِ رسول صدق وایقان ہے

ذکرِ رسول نور ہے سبحان ہے

ذکرِ رسول بہارِ گلستان ہے

ذکرِ رسول انبیاء کا بیان ہے

ذکرِ رسول صحابہ کی جان ہے

ذکرِ رسول اولیاء کی پہچان ہے

ذکرِ رسول شفاعت کا سامان ہے

ذکرِ رسول ہمارے دلوں کی دھڑکنوں کے ساتھ ہے

ذکرِ رسول ہمارے ہر سانس کے ساتھ منسلک ہے

ذکرِ رسول نورانیت ملنے کی سند ہے

ذکرِ رسول ایمان کی پختگی کی دلیل ہے

ذکرِ رسول کرنے والا نہایت عقیل ہے

اس لئے حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

ذکرِ محبوب سے گھر بار سنور جاتے ہیں
اشک آ جائیں تو دل خود ہی نکھر جاتے ہیں

تو مل کر کہہ دیں!

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں گئے تو وہاں ہر جگہ پر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک دیکھا تو جان گئے کہ یہ اللہ کی محبوب ترین ہستی ہے اور پھر حضور کے ذکر کے ساتھ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمالی۔

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا اور جس ذکر مبارک کو اللہ تعالیٰ بلند فرمائے اس کی بلندی کا حساب کون لگا سکتا ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

منکرین نے بڑی کوشش کی کہ حضور کا ذکر ختم کیا جائے لیکن بزبان حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ!

لایا منکراں نے زور پایا جہاں بہتا شور
اوہدے نام دا نقارہ ہور وَجدا گیا
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اپنی بزم نوں میرے آقا
صائم آپ سجاون آ گئے
پرچم یار دی عظمت والا
جبرائیل جھلاون آ گئے

کہ! وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

میرے کملی والے دی تعریف سن کے دل عاشقاں شاد ہندا رہوے گا
جدوں تیک دنیا ایہہ وسدی رہوے گی محمد دا میلا دہندا رہوے گا
کہیا ربّ نے ذکر نبی نوں رفعنا سدا ذکر اوہدا بلندی تے جانا
نبی پاک دی نعت دا ہر جگہ تے نواں شہر آباد ہندا رہوے گا
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اس دی بزم سجاندا جاویں
جھنڈے جھنڈیاں لاندا جاویں
گلاں اوہدیاں لہندے چڑھدے
دو جگ اوہدیاں نعتاں پڑھدے
وَرَفَـــعْـــنَـــا لَكَ ذِكْـــرَكَ
جہدے صدقے ہے ایہہ خلقت تمامی
نبی کر دے جہدے دردی غلامی
تے ہے بعد از بعد اچا جو صائم
محمد ہے اوہدا اِسم گرامی
خدا دی شان شانِ مصطفیٰ اے
تے حسن مصطفیٰ حسن خدا اے
رفعنا تھیں ایہہ کھلیار از صائم
خدا دا ذِکر ذِکر مصطفیٰ اے
وَرَفَـــعْـــنَـــا لَكَ ذِكْـــرَكَ
سب نبیاں دا پیر ہے سوہنا
خالق دی تصویر ہے سوہنا
وَرَفَـــعْـــنَـــا لَكَ ذِكْـــرَكَ
دی پوری تفسیر ہے سوہنا

تومل کر پڑھ لیں!

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

حضراتِ گرامی!

ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ایسا اسم ہے جس کی کوئی مثال نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنیٰ ہے جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی کیونکہ جس ہستی کی تعریف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

جس ہستی کا ذکر ربّ بلند کرتا ہے

جس ہستی کا چرچا ربّ عظیم کرتا ہے

جس ہستی پر درود ہمہ وقت اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے اس کا نام نامی! محمد ہی ہونا چاہیے تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

حضراتِ گرامی!

ظاہر ورفعنا لک ذکرک، کہے ہے اجمل
ہوتی ہی رہیں آپ ؐ کے رخسار کی باتیں

کہ!

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

نبی پاک دی نعت سُناں دی جان ایں
نبی پاک دی نعت ساڈی پچھان ایں
نہ فتوے توں ساجد تے لا ایویں ملاں
خدائی تے کی اے خدا نعت خواں ایں

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

حضرات گرامی!

اللہ تعالیٰ نے حضور کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ رکھا ہے۔

نماز میں اللہ کا ذکر   حضور کا ذکر

کلمہ میں اللہ کا ذکر حضور کا ذکر

اذان میں اللہ کا ذکر حضور کا ذکر

ہر ہر جگہ حضور کا ذکر

زمینوں میں حضور کا ذکر

آسمانوں میں حضور کا ذکر

خشکی میں حضور کا ذکر

دریاؤں میں حضور کا ذکر

پہاڑوں میں حضور کا ذکر

بیت اللہ میں حضور کا ذکر

غارِ حرا میں حضور کا ذکر

مسجد میں حضور کا ذکر

منبر پر حضور کا ذکر

شہروں میں حضور کا ذکر

قصبوں میں حضور کا ذکر

انسانوں کی زبانوں میں حضور کا ذکر

فرشتوں کے ترانوں میں حضور کا ذکر

حوروں کی باتوں میں حضور کا ذکر

جنت میں حضور کا ذکر

بیت المعمور میں حضور کا ذکر

کہ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

مخلوق نے دسو کی اس دی تعریف ثناء کر لینی اے
پڑھدا اے قصیدے خود ربّ ستار محمد عربی اے
وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

حضراتِ گرامی!

مقام سب توں اُچیرا مدینے والے دا
پر ہے عرش توں پھیرا مدینے والے دا
پتہ ہے دسیار رفعنا دی پاک آیت نے
ہے شان ھند اودھیرا مدینے والے دا
وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ
عرش فرش پر راجؐ ہے کملی والے کا
ورفعنا تاج ہے کملی والے کا
وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

تو اب اس عظیم بارگاہِ مقدسہ میں ہدیہ صلوۃ پیش کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ جناب محمد علی چشتی صاحب!

عزیزان گرامی! محمد علی چشتی اپنی معصومانہ آواز میں نعت پیش کر رہے تھے بڑا ذوق آیا اللہ تعالیٰ ان کے علم میں ان کی آواز میں ان کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔

انا اعطینٰک الکوثر صَدَقَ اللّٰهُ مَوۡلَانَا الۡعَظِيۡمِ۝

دوستانِ گرامی! اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو کوثر عطا فرمایا ہے۔ اس کے دو اقوال ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے حبیب کو خیر کثیر عطا فرمائے گا۔

اور دوسرا قول صاحب تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں انا اعطینک الکوثر سے مراد خیر کثیر ہے کہ جب حضور نبی کریم کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو کفار نے حضور پر اعتراض کیا کہ ان کی اولاد نہیں بچتی۔ اس اعتراض کو اللہ تعالیٰ نے نہ پسند فرمایا اور آیت مبارکہ انا اعطینک الکوثر۔ نازل فرمائی کہ محبوب آپ غم نہ کریں کہ ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمایا۔

اللہ کے ہم جلوہ گری دیکھ رہے ہیں
یا حسین و جمال مدنی دیکھ رہے ہیں
جس وقت پڑھو صلی اللہ علی آلِ محمد
سمجھو کہ رسولِ عربی دیکھ رہے ہیں

معزز شرکائے محفل جس ثناخوان کو آپ کے سامنے پیش کرنے والا ہوں۔ فیصل آباد سے تشریف لائے ہیں معزز مہمان جناب پیش کرنے والا ہوں صاحب سے گزارش کروں گا کہ عقیدت کے پھول بحضور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

مدت سے مدینے کے سفر کے ہیں ارادے
تکمیل کی توفیق مجھے میرے خدا دے
ہوں گوش بہ آواز مسلسل کہ نجانے
کس وقت صبا آپ کا پیغام سنا دے

دولت ہے بڑی چیز نہ ثروت ہے بڑی چیز
عزت ہے بڑی چیز نہ شہرت ہے بڑی چیز

کوثر ہے بڑی چیز نہ جنت ہے بڑی چیز
اے رحمت عالم تیری رحمت ہے بڑی چیز

حضرات گرامی!

خاک طیبہ کو پھول کہتا ہوں
چاند طیبہ کی دھول کہتا ہوں
دل کے کانوں سے سن کہ دیکھ ذرا
دل سے نعت رسول کہتا ہوں

تو ہدیہ نعت رسول معظم کے لئے دعوت دیتا ہوں ایک ایسی آواز کو!

جس میں حلاوت بھی ہے
جس میں ملامت بھی ہے
جس میں نفاست بھی ہے
جس میں لطافت بھی ہے
جس میں سوز بھی ہے
جس میں گداز بھی ہے

تو تشریف لاتے ہیں محترم جناب الحاج خورشید احمد صاحب۔

جذبۂ شوق کو اب رنگ بیاں دیتا ہوں
کعبۂ عشق میں نعتوں سے اذاں دیتا ہوں
نعت کی بات سنی نعت محمد سنئے
میں کہاں مجھ سے فقط نعت کی ابجد سنئے

سامعین محترم! یقینی طور پر عرض کر رہا ہوں کہ یہ محفل الحمدللہ بارگاہ رسالت میں منظور و مقبول ہے۔ اب نعت رسول کے لئے دعوت دیتا ہوں اس عظیم نعت گو شاعر کو

جن کی لکھی ہوئی نعتیں پوری دنیا میں مقبول ہیں۔

آپ ظاہری بصارت سے تو محروم ہیں لیکن دل کی آنکھوں سے وہ کچھ دیکھ لیتے ہیں جو آنکھوں والے بھی نہیں دیکھ سکتے میری مراد پروفیسر اقبال عظیم صاحب ہیں جن کی تبلیغ یہی ہے کہ!

مرے خیال و فکر کی عظمت نہ پوچھئے
نعت نبی کی کیا ہے نہایت نہ پوچھئے
نعت رسول سنت ربّ کریم ہے
اس نعت میں ہے کیسی حلاوت نہ پوچھئے
میں کر رہا ہوں جرأت توصیف مصطفیٰ
اس وقت کیا ہے قلب کی حالت نہ پوچھئے
مجھ پر کرم ہوئے ہیں خطاؤں کے باوجود
کیا کیا ہے ہوئی مجھ کو ندامت نہ پوچھئے
جو سرو ہاں جھکا وہ سرفراز ہو گیا
اس بارگاہِ قدس کی عظمت نہ پوچھئے

حضراتِ محترم! کملی والے آقا کی عطاؤں کی بات ہو رہی تھی۔

جسے چاہیں جیسے نواز دیں یہ درِ حبیب کی بات ہے۔

عطاؤں پر عطائیں دے رہا ہے
جزاؤں پر جزائیں دے رہا ہے
خطاؤں پر بھی کرتا ہے کرم وہ
گناہوں پر ردائیں دے رہا ہے

نعمتیں دونوں عالم کی دے کر ہمیں پوچھتے ہیں بتا اور کیا چاہیئے لے چلو اب

مدینے اے چارہ گر مجھ کو طیبہ کی آب و ہوا چاہیے۔ یا وری گر محمد کی مطلوب ہے نام نامی سے پہلے بھی یا چاہیے

روشن ہے نقش سید ابرار آج بھی
محفوظ ہے حضور کا کردار آج بھی
سنتے ہیں کان آپ کی گفتار آج بھی
آنکھوں میں ہے وہ عالم انوار بھی

اک اک ادا حضور کی مشہور ہے یہاں
میرا رسول آج بھی موجود ہے یہاں

تو یا وری گر محمد مطلوب ہے نام نامی نے پہلے بھی یا چاہیے۔

آخری شعر پیش کرتا ہوں۔

فن شعری شہر یار اپنی جگہ نعت کہنے کو احمد رضا چاہیے
تو تشریف لاتے ہیں پروفیسر اقبال عظیم صاحب!

حضرات گرامی!

معیارِ ذات سید ابرار ہی رہے
جب بھی کسی رسول کی تعریف کیجئے
دہر کو سیرت سرکار دکھا دی جائے
سنگ باری جو کرے اُس کو دعا دی جائے

جو ثناء خوانان رسول محفل پاک میں موجود ہیں ان کی خدمت میں یہ شعر ہے!

جو ہیں محروم ثناء خوانی شاہِ بطحا
اَے خدا اُن کو بھی توفیق ثنا دی جائے

سدا ہی دل میں عقیدت کی آرزو آئے
یہ بزم نعت ہے جو آئے باوضو آئے

یہ مرا حسن تخیل نہیں عقیدہ ہے
وہ دِل بھی مثلِ مدینہ ہے جس میں تو آئے

کیا ہے نعت سنانے کو ہم نے جب بھی سفر
جہاں جہاں بھی گئے ہو کے سرخرو آئے

دوستانِ محترم! محفل پاک میں عطائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہو رہی تھی۔ اسی مناسبت سے ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

ہے الگ سب ہی اس در کے فقیروں کا مزاج
فقر کے پردے میں یہ لوگ غنی ہوتے ہیں

حضراتِ گرامی! مدینہ طیبہ کی حاضری کے بعد عاشق کے دل کی صدا یہ ہوتی ہے!

میں مدینے سے کیا آ گیا ہوں زندگی جیسے بجھ سی گئی ہے
گھر کے اندر فضا سونی سونی گھر کے باہر سماں خالی خالی

مت پوچھیے کہ کیا ہے سرکار کی گلی میں
اک جشن سا بپا ہے سرکار کی گلی میں

آنے کو آ گیا ہوں گھر پر ضرور لیکن
دِل مرا رہ گیا سرکار کی گلی میں

مدینے سے کیا آیا ہوں زندگی جیسے بجھ سی گئی ہے!

یہ حادثہ بھی وقت کا کتنا عجیب ہے
طیبہ سے دور رہ کر بھی جینا پڑا مجھے

آنے کو آ گیا ہوں گھر پر ضرور لیکن
دل میرا رہ گیا ہے سرکار کی گلی میں

دوستانِ محترم!

کس کس کو میں بتاؤں خود جا کے کوئی دیکھے
جنت کا در کھلا ہے سرکار کی گلی میں

حقیقت حال عرض کرتا ہوں کہ:

نہ منطق سے نہ ہی فلسفی سے ملتا ہے
پتہ خدا کا خدا کے نبی سے ملتا ہے
نبی کو چھوڑ کر جنت جو جا سکو جاؤ
وہ راستہ بھی انہیں کی گلی سے ملتا ہے
آنے کو آ گیا ہوں گھر پر ضرور لیکن
دِل میرا رہ گیا ہے سرکار کی گلی میں

لوگ کہتے ہیں وہاں جا کے دعائیں کرنا
میں کہتا ہوں وہاں ہوش کہاں رہتا ہے
ہر گھڑی آنکھ اِک اشک رواں رہتا ہے
ہر گھڑی سامنے رحمت کا سماں رہتا ہے

عزیزانِ گرامی!

محفل پاک بڑی عروج پر جا رہی ہے جس عقیدت سے نعت خوان حضرات بحضور سرکارِ مدینہ مدحت سرائی کر رہے ہیں۔ جو ذوقِ و وجدان اس محفل کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں محفل پر نازل ہو

رہی ہیں۔

اب ایک عظیم نعت خوان جو عظیم آواز کے مالک ہیں جناب عظیم صاحب ان کو دعوت دیتا ہوں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں عقیدتوں کے پھول نچھاور کریں کیونکہ میری اپنی بات یہ ہے!

یا ہر اک تذکرہ کرے ان کا
یا کوئی مجھ سے گفتگو نہ کرے

عظیم صاحب بڑے عظیمانہ انداز سے عظیم کائنات اعظم رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نیاز مندی پیش کر کے عظمت حاصل کر رہے تھے۔

سن کے نبی کی نعت وہ خوشیاں سمیٹ لیں
جو لوگ غمزدہ ہیں حزیں ہیں ملول ہیں

دوستانِ گرامی! نعت خوانانِ رسول کی نظر شعر کرتا ہوں کہ!

اس شخص کا انجام نہیں جانتے کیا ہو
جو شخص محمد کی نگاہوں سے گرا ہو
اخلاص ہو اُلفت ہو محبت ہو وفا ہو
اوصاف ہوں یہ جب تو محمد کی ثناء ہو
اِس واسطے جنت کو بنایا ہے خدا نے
یہ بھی مرا سرکار کی نعتوں کا صلہ ہو

سامعین ایسی ہستی کو دعوت دیتا ہوں جو عشق رسول کے بحر میں ڈوب کر مدحت سرائی کرتے ہوئے ثنائے مصطفیٰ کے جواہرات عطا کرتے ہیں، میری مراد جناب محمد کلیم سرور صاحب ہیں جو سریلے انداز کو رسیلے پن میں تبدیل کرتے ہوئے مدحت سرائی کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ طبعاً سلیم، فطرتاً نعیم، اسم کلیم، جناب محمد کلیم سرور

صاحب۔

نہ کوئی نقش نہ چہرہ دکھائی دیتا ہے
بس ان کے نور کا دریا دکھائی دیتا ہے
جہاں بھی عکس پڑا ان کی چشم رحمت کا
وہیں سے چاند نکلتا دکھائی دیتا ہے

ایک اور خوبصورت شعر ملاحظہ فرمائیں کہ!

دنیا کے مسئلے ہوں کہ عقبیٰ کے مرحلے
سرکار کے سپرد ہیں سارے معاملے
اس پہ نہ کیوں نثار کروں سب مسرتیں
جس نام کے طفیل میری ہر بلا ٹلے

تحدیث نعمت کے طور پر ایک شعر پیش کرتا ہوں کہ!

نہ پوچھو رات خلوت میں مجھے کیا کیا نظر آیا
پلک جھپکی تو کملی اوڑھنے والا نظر آیا
اور نظر ڈالی جو فہرست غلامانِ محمد پر
کوئی خواجہ نظر آیا تو کوئی داتا نظر آیا
کل رات کیا عجب سماں میرے گھر میں تھا
آنکھیں تھیں محو خواب مدینہ نظر میں تھا
کہ پوچھو رات خلوت میں مجھے کیا کیا نظر آیا

شہنشاہ سارے سائل تھے جہاں کل رات کو میں تھا
محمد شمع محفل تھے جہاں کل رات کو میں تھا

پلک جھپکی تو کملی اوڑھنے والا نظر آیا
جب پلک جھپکی نظارا ہو گیا
بیٹھے بیٹھے کام سارا ہو گیا
لب ابھی کھلنے نہ پائے یہاں
حال سارا آشکار ہو گیا
مجھ پہ تو سرکار بھی ہے مہرباں
میں کہاں سے غم کا مارا ہو گیا
کام تو اے دوست کیا رکتا میرا
جب انہیں دل سے پکارا ہو گیا
جب پلک جھپکی نظارہ ہو گیا
بیٹھے بیٹھے کام سارا ہو گیا
کہ نہ پوچھو رات خلوت میں مجھے کیا کیا نظر آیا

بزم تصورات میں سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ کی گلی تھی ابھی ابھی
معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبرائیل
کس نے نبی کی نعت پڑھی تھی ابھی ابھی
لو ہو گیا کرم کہ وہ محفل میں آ گئے
منکر سے بھی میری شرط لگی تھی ابھی ابھی
نہ پوچھو رات خلوت میں مجھے کیا کیا نظر آیا
پلک جھپکی تو کملی اوڑھنے والا نظر آیا

اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قاسم نعمائے ربانی..........یارسول اللہ

عالم علوم عرفانی..........یارسول اللہ

مرکز دیدار کل..........یارسول اللہ

حامل اوصاف کل..........یارسول اللہ

سرور کونین..........یارسول اللہ

نبی الحرمین..........یارسول اللہ

محبوب رب المشرقین..........یارسول اللہ

جدالحسن والحسین..........یارسول اللہ

فخر موجودات..........یارسول اللہ

آیۃ مقصد حیات..........یارسول اللہ

جامع الحسنات..........یارسول اللہ

مطلع انوار و تجلیات..........یارسول اللہ

بشیر و نذیر..........یارسول اللہ

مزمل و مدثر..........یارسول اللہ

حامد و محمود..........یارسول اللہ

ناصر و منصور..........یارسول اللہ

سید نیک نام..........یارسول اللہ

مرجع خاص و عام..........یارسول اللہ

خاتم النبین..........یارسول اللہ

واقف اسرار رحمانی............یارسول اللہ

سید و سردار کل............یارسول اللہ

قافلہ سالار کل............یارسول اللہ

مصدر انوار کل............یارسول اللہ

رسول الثقلین............یارسول اللہ

صاحب قاب قوسین............یارسول اللہ

سرور کائنات............یارسول اللہ

وجہ تخلیق کائنات............یارسول اللہ

جمیع البرکات............یارسول اللہ

منبع فیوضات............یارسول اللہ

مرجع شش جہات............یارسول اللہ

یٰسین وطٰہٰ............یارسول اللہ

طیب وطاہر............یارسول اللہ

مسعود مقصود............یارسول اللہ

صادق امین............یارسول اللہ

شاہ خیر الانام............یارسول اللہ

شفیع المذنبین............یارسول اللہ

رحمۃ العالمین............یارسول اللہ

رہبر السالکین............یارسول اللہ

راحت العاشقین............یارسول اللہ

فصیح البیان............یارسول اللہ

عالم ہست و بود...... یارسول اللہ

جمیل الشیم...........یارسول اللہ

شہریارارم...........یارسول اللہ

سحاب کرم...........یارسول اللہ

سیدالعرب والعجم...........یارسول اللہ

ذات قدس شیم...........یارسول اللہ

ذات قدسی شیم...........یارسول اللہ

طالع نجم انعم...........یارسول اللہ

نیر برج کرم...........یارسول اللہ

گوہر ارتقاء...........یارسول اللہ

مصتاب عطا...........یارسول اللہ

عکس نورخدا...........یارسول اللہ

بحر رشد وھدی...........یارسول اللہ

منبع جودوسخا...........یارسول اللہ

چراغ خانہ صفاء...........یارسول اللہ

ظہر شان کبریا...........یارسول اللہ

ذات والا گوہر...........یارسول اللہ

مطلوب بام وتر...........یارسول اللہ

سیدالساجدین...........یارسول اللہ

سیدالعارفین...........یارسول اللہ

فصیح اللسان...........یارسول اللہ

عادل بے عدیل............یارسول اللہ

دعائے خلیل............یارسول اللہ

لطف رب جلیل............یارسول اللہ

بزم غیب وشہود............یارسول اللہ

بارگاہ حشم............یارسول اللہ

تاجدار اُمم............یارسول اللہ

صاحب الجود والکرم............یارسول اللہ

عارف کیف وکم............یارسول اللہ

نور انوار قدم............یارسول اللہ

سید الاصفیاء............یارسول اللہ

در بحر صفاء............یارسول اللہ

آفتاب ھدیٰ............یارسول اللہ

جلوۂ حق نما............یارسول اللہ

واجب اھل اتی............یارسول اللہ

مشعل بزم وفا............یارسول اللہ

سرخیل جملہ انبیاء............یارسول اللہ

نور شمس وقمر............یارسول اللہ

رھداں رھبر............یارسول اللہ

نطق شیریں اثر............یارسول اللہ

راقب بحر وبر............یارسول اللہ

فخر کون ومکان............یارسول اللہ

مونس بے کساں...........یارسول اللہ

راحت عاصیاں...........یارسول اللہ

مشفق ومہرباں...........یارسول اللہ

حاصل عین وعاں...........یارسول اللہ

کبیر الحسب...........یارسول اللہ

انتہائے کمال...........یارسول اللہ

ماورائے خیال...........یارسول اللہ

بہار کائنات...........یارسول اللہ

جان کائنات...........یارسول اللہ

مدنی تاجدار...........یارسول اللہ

حبیب کردگار...........یارسول اللہ

چراغ حرم...........یارسول اللہ

نبی محتشم...........یارسول اللہ

مقصود این وآں...........یارسول اللہ

موجود کل...........یارسول اللہ

حلم کل...........یارسول اللہ

نور کل...........یارسول اللہ

قاسم نور...........یارسول اللہ

ختم الرسل...........یارسول اللہ

نازش دوجہاں...........یارسول اللہ

رحمت برساں...........یارسول اللہ

راحت عاشقاں..........یارسول اللہ

ھادیٔ انس وجاں..........یارسول اللہ

شفقت بیقراں..........یارسول اللہ

نجیب الادب..........یارسول اللہ

امی لقب..........یارسول اللہ

منتہائے جمال..........یارسول اللہ

مقصودکائنات..........یارسول اللہ

مرکز کائنات..........یارسول اللہ

سرورکائنات..........یارسول اللہ

آقائے نامدار..........یارسول اللہ

ابر جودوکرم..........یارسول اللہ

شفیع امم..........یارسول اللہ

مالک کون ومکان..........یارسول اللہ

مقصودکل..........یارسول اللہ

علم کل..........یارسول اللہ

دانائے سبل..........یارسول اللہ

حسن کل..........یارسول اللہ

معلم کل..........یارسول اللہ

احمد مجتبیٰ..........یارسول اللہ

حضرت محمد مصطفیٰ..........یارسول اللہ

توحید میری ہو گی رسالت تیری ہو گی

توحید میری ہو گی رسالت تیری ہو گی
خلقت میری ہو گی حکومت تیری ہو گی
براق میرا ہو گا سواری تیری ہو گی
جبریل میرا ہو گا خادم تیرا ہو گا
عطا میری ہو گی تقسیم تیری ہو گی
معراج تیرا ہو گا سبحن الذی اسری میں کہوں گا
بات تیری ہو گی انہ لقول رسول کریم میں کہوں گا
رحمت تیری ہو گی میں وما ارسلنک الا رحمۃ العالمین کہوں گا
اخلاق تیرا ہو گا انک لعلی خلق عظیم میں کہوں گا
رسالت تیری ہو گی وانک لمن المرسلین کا اعلان میں کروں گا
دشمن تیرا ہو گا ان شانئک ہوالابتر میں کہوں گا
شہر تیرا ہو گا لا اقسم بہذا بلد امین میں کہوں گا
زلفیں تیری ہوں گی واللیل اذا سجی میں کہوں گا
سفر تیرا ہو گا والنجم اذا ھوی میں کہوں گا
بول تیرا ہو گا وما ینطق عن الھوی میں کہوں گا
چہرہ تیرا ہو گا والضحیٰ میں کہوں گا
قرآن میرا ہو گا بیان تیرا ہو گا
توحید میری ہو گی لا الہ الا اللہ تو کہے گا
رسالت تیری ہو گی محمد رسول اللہ میں کہوں گا

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
بلندی عظمت کمال محمد
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
ہے کشاف ظلمت جمال محمد
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
جمیع خوبیاں فصال محمد
صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ
فصلوا علیہ وآل محمد

مدینے کی گلی

رحمت کا نظارہ ہے مدینے کی گلی میں
عظمت کا خزینہ ہے مدینے کی گلی میں
ہر دکھ کا مداوا ہے مدینے کی گلی میں
برسات چراغاں ہے مدینے کی گلی میں
اک نور اجلا ہے مدینے کی گلی میں
ہر غم کا سہارا ہے مدینہ کی گلی میں
غریبوں کا داتا ہے مدینے کی گلی میں
بے چاروں کا چارا ہے مدینے کی گلی میں
کائنات کا دولہا ہے مدینے کی گلی میں
اک راج دلارا ہے مدینے کی گلی میں

حسن کا نظارہ ہے مدینے کی گلی میں
اللہ کی رحمت ہے مدینے کی گلی میں
جنت کا نظارہ ہے مدینے کی گلی میں
منگتوں کا گزارا ہے مدینے کی گلی میں
گناہوں کا مداوا ہے مدینے کی گلی میں
محبوب کا ڈیرہ ہے مدینے کی گلی میں
عشاق کا مسکن ہے مدینے کی گلی میں
قرآن کی تفسیر ہے مدینے کی گلی میں
خدا کی دلیل ہے مدینے کی گلی میں
خدا کی رضا ہے مدینے کی گلی میں
صدیق کی صداقت ہے مدینے کی گلی میں
فاروق کی عدالت ہے مدینے کی گلی میں
عثمان کی سخاوت ہے مدینے کی گلی میں
حیدر کی شجاعت ہے مدینے کی گلی میں
بلال کی رفاقت ہے مدینے کی گلی میں
رب کعبہ کی قسم اک میم کا پردہ ہے اگر اٹھ جائے
تو
خود خدا ہے مدینے کی گلی میں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں

خدا کی رضا ہے محمد کی ذات میں
اللہ کی محبت ہے محمد کی ذات میں
اک نور اجالا ہے محمد کی ذات میں
ہر دکھ کا مداوا ہے محمد کی ذات میں
غربت کا آسرا ہے محمد کی ذات میں
ہر غم کا سہارا ہے محمد کی ذات میں
اک حسین سراپا ہے محمد کی ذات میں
چاند کی حیا ہے محمد کی ذات میں
سورج کی ضیاء ہے محمد کی ذات میں
ستاروں کا تبسم ہے محمد کی ذات میں
انسانیت کا شرف ہے محمد کی ذات میں
کائنات کی بقاء ہے محمد کی ذات میں
تقویٰ کی انتہا ہے محمد کی ذات میں
عشاق کا سکوں ہے محمد کی ذات میں
زاہدوں کی منزل ہے محمد کی ذات میں
دل کا اطمینان ہے محمد کی ذات میں
رسالت کا فخر ہے محمد کی ذات میں
قرآن کا نور ہے محمد کی ذات میں
او ادنیٰ کی صفت ہے محمد کی ذات میں

بخشش کا وسیلہ ہے محمد کی ذات میں
توحید کا پیغام ہے محمد کی ذات میں
کوثر کا جام ہے محمد کی ذات میں
الغرض! محمد کی ذات میں
سارے کا سارا جہاں ہے محمد کی ذات میں

مکالمہ

(حضرت جبرائیل اور نعلین سرور کے درمیان)

ہس کے نعلین سرور نے جبرائیل سے
ایک دن یوں کہا، جب بھی آیا کرو
تم پہ لازم ہے جھک کے مجھ سے ملو
میری عظمت جہاں کو بتایا کرو
جب فراغت ملے میرے آداب سے
تب وحی مصطفیٰ کو سنایا کرو
چاہتے ہو بلندی جو پرواز میں
اپنے پر مجھ سے مس کرکے جایا کرو

جب تھکن دار ہوتی ہے بنتِ نبی
اس کی چکی پر ولی سے چلاتا ہوں میں
سونا چاہتے ہیں جو سیدہ کے پسر
ان کا جھولا پروں سے جھلاتا ہوں میں

جھولے میں نندیا نہ آئے انہیں
مسکرا کے پروں پہ اٹھاتا ہوں میں
سن کے نانا پر صلوٰۃ سوتے ہیں وہ
پڑھ کے نعت نبی پھر جگاتا ہوں میں

(نعلینِ پاک کہتے ہیں)

چل تیرے یاد کرنے پہ یاد آ گیا
گر سفر تجھ کو معراج کا یاد ہے
تو رسالت کے ہمراہ چلا
میں محمد کے قدموں کی زینت بنی
سدرۃ المنتہیٰ پہ تو ساکن ہوا
تو نے میرے نبی سے تو تھا یوں کہا
سیدہ کے پسر ختم میرا سفر
جو میں آگے گیا تو جل جاؤں گا
تیری ہر بات پہ میں مسکرانے لگی
تیری بے بسی پہ میں اترانے لگی
جبرائیل تیرے انجام سے میرا آغاز ہے
معزز مشرف مکرم کون ہے
کہ جب تو نیچے چلا تب میں اوپر چلی
سوچ کر تو بتا محترم کون ہیں
اور امام حسن رضا بریلوی بھی پکار اٹھے

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

آمنہ بی کے چاند کا صدقہ

ایسا طالب کوئی نہیں جیسا حق تعالیٰ ہے
کوئی نہیں محبوب بھی ایسا جیسا کملی والا ہے
طٰہٰ کا تاج سجا دوش پہ نور کا ہالہ ہے
آنکھوں میں ما ذاغ کا جلہ آپ خدا نے ڈالا ہے
دنیا کہتی ہے اے حلیمہ تو نے نبی کو پالا ہے
دیکھنے والوں نے دیکھا ہے یہ بھی منظر آنکھوں سے
کہ ستر پینے والے ہیں اور دودھ کا ایک پیالہ ہے
اپنی بخشش اپنی بھلائی کا بس یہی اک کام نکالا ہے
کہ اپنے نبی کے گن گاتے ہیں جب سے ہوش سنبھالا ہے
جگ مگ جگ مگ ذرّہ ذرّہ روشن گوشہ گوشہ ہے
آمنہ بی بی کے چاند کا صدقہ گھر گھر نور اجالا ہے

(چاند والی لوری)

میرے مقدر کی ساعتوں میں یہ دن سہانا ملا ہے مجھ کو
میں جتنے سجدے کروں وہ کم ہیں خدا سے کیا نہ ملا ہے مجھ کو
اے احمد تو میرے گھر آ گیا ہے
خدا کو روز گھر بلانے کا ایک بہانہ ملا ہے مجھ کو
میں تجھے پالوں گی اس طرح سے کہ پالنے والا بھی داد دے گا

میرے اپنے پسر بھی ہوں گے زمانہ احمد کی ماں کہے گا
دکھائی دے جس میں شکل اللہ وہ پاک درپن بھی دیکھ لوں گی
اپنے آنگن میں چلتا پھرتا نبی کا بچپن بھی دیکھ لوں گی

(پھر حلیمہ چودھویں کے چاند کو دیکھ کر کہتی ہے)

اے چاند بھلا تجھ کو کیا ہوا ہے
گھڑی گھڑی آتا جاتا کیوں ہے
اتنی بے چینیاں ہیں آخر
اتنے چکر لگاتا کیوں ہے
اٹھا دوں گر میں نقاب احمد
اپنا چہرہ چھپاتا کیوں ہے
حسنِ احمد سے گر ہے نادم
ہماری حویلی میں آتا کیوں ہے

اے چاند تیرا یہ چہرہ میرے پسر کے حسین تلووں سے ماند ہے نا
اب ہماری چھت پہ نہ آیا کر ہمارے گھر میں اپنا چاند ہے نا

گر آسماں تیرے تلووں کا نظارہ کرتا
ہر شب تصدق میں اک چاند اتارا کرتا

☆

آمنہ پاک تیرا چاند مبارک ہو تجھے
ہیں تیرے چاند کے شیدا سب زمانے والے

☆

چاند سے تشبیہ دینا کس طرح انصاف ہے
اس کے منہ پر داغ ہے اور ان کا چہرہ صاف ہے

☆

اے چاند کو توڑ کر جوڑنے والے آ جا
ہم بھی ٹوٹی ہوئی تقدیر لئے بیٹھے ہیں

☆

جناب آمنہ کا چاند جب چمکا زمانے میں
قمر کی چاندنی قدموں پہ ہونے کو نثار آئی

☆

چاند کی طرح انؐ کو ہم کہیں تو مجرم ہیں
کیونکہ ان کی چوکھٹ پر چاند خود سوالی ہے

☆

چاند جھک جاتا ادھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

☆

کھلی اسلام کی آنکھیں ہوا سارا جہان روشن
عرب کے چاند کے صدقے کیا ہی کہنا تیری طلعت کا

☆

دکھائے معجزے ایسے کہ حیراں ہو گئے منکر
وہ کرنا چاند کو دوبارہ ادنیٰ کام تھا ان کا

خدا کا نام

دلوں کو تسلی دیتا ہے خدا کا نام
اندھیروں میں مانند تجلی خدا کا نام
حرف حرف قندیل کی طرح روشن
رکھتا ہے حرف جلی خدا کا نام
ہیں اس کے چرچے اسی کی باتیں
نگر نگر ہے گلی گلی ہے خدا کا نام
تقویٰ کی خیرا تھے ٹھہرا اسی کا ذکر
بندے کو بنا دیتا ہے ولی خدا کا نام
اس کے ورد سے مہکتے ہیں پھول
اور لے کے کھلتی ہے کلی خدا کا نام
ہارون اپنی تو دعا ہے یہی کہ ہم سے
چھوٹنے نہ پائے کہیں خدا کا نام

محمد ان کو کہتے ہیں

ذرے آب کے ملتے ہیں تو قطرہ ان سے بنتا ہے
قطرے چند جو ملتے ہیں تو چلو پانی بنتا ہے
چلو جب یہ ملتے ہیں جوہڑ صورت بنتا ہے
جوہڑ جو کچھ ملتے ہیں چشمہ ان کو کہتے ہیں
چشمے جب اکٹھے ہوں بھرپور ندی پھر بہتی ہے
ندیاں جب یہ ملتی ہیں دریا کی صورت بنتی ہے

دریا جب اکٹھے ہوں سمندر ان کو کہتے ہیں
بس بات فقط اتنی ہے کہ جب
انبیاء کی شانیں ملتی ہیں تو
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کہتے ہیں

سرکار کی باتیں

آؤ ہم سرکار کی باتیں کریں
ان کے خلق و پیار کی باتیں کریں
زندگی کی روشنی ہم کو ملے
نور کے مینار کی باتیں کریں
ہم بڑے کاموں پہ قابو پا سکیں
اس بڑی سرکار کی باتیں کریں
امن عالم آج پیدا ہو سکے
اس بڑے کردار کی باتیں کریں
تیری عظمت ہے جلالی ان کا نام
ہر گھڑی بس یار کی باتیں کریں

ادائیں کون دیتا ہے

ادا والو اداؤں کو ادائیں کون دیتا ہے
کسی دشمن کو جینے کی دعائیں کون دیتا ہے
گنہگار و گناہوں کی گھٹن میں جب نہ چین آئے
چھما چھم برستی رحمت کی گھٹائیں کون دیتا ہے

یہ ان کا ہے کرم ناصر وگرنہ اے جہاں والو
عدو کو حوصلے دے کر قبائیں کون دیتا ہے

نعت گوئی کی قیمت

نگاہِ لطف خدا کے رسول ہو جائے
کلی طلب کی کھلے، کھل کے پھول ہو جائے
بیان کرنے لگا ہوں نعت حضرت والا
خدا کرے میری یہ کاوش قبول ہو جائے
کبھی جو خواب میں آ کر نواز دیں آقا
تو نعت گوئی کی قیمت وصول ہو جائے

مکالمہ

(زمین اور فلک کا)

فلک بولا کہ مجھ میں ماہِ خورشید درخشاں ہیں
زمین بولی کہ مجھ میں لعل ہے گلہائے خنداں ہیں
فلک بولا زمیں سے کہ مجھ میں انوارِ الٰہی ہیں
زمیں بولی فلک سے کہ مجھ میں اسرارِ الٰہی ہیں
فلک بولا کہ مجھ میں کہکشاں تاروں کی جڑی ہو گی
زمین سن کر یہ بولی مجھ میں پھولوں کی لڑی ہو گی
فلک بولا گھٹا اٹھ کر میری تجھ کو ہوا دے گی
زمین بولی کہ مجھ کو عاجزی تجھ سے بڑھا دے گی

فلک بولا بلندی دی خدا نے ہر طرف مجھ کو
زمیں یوں ملا ہے خاکساری کا شرف مجھ کو
فلک بولا تارے مجھ میں ہیں تاروں سے زینت ہے
زمیں بولی کہ غنچے مجھ میں ہیں غنچوں میں نکہت ہے
فلک بولا کہ میرے اوپر ملائک کے محل ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھ میں بیل بوٹے اور پھل ہوں گے
فلک بولا کہ مجھ پر کرسی و عرش علی ہوں گے
زمیں بولی کہ مجھ پر اولیاء و انبیاء ہوں گے
فلک بولا ستاروں سے مزین میرا سینہ ہے
زمین بولی کہ مجھ پر طور ہے مکہ و مدینہ ہے

نعت گوئی سنت رحمان ہے

نعت گوئی سنت رحمان ہے
جس پر شاہد خود یہ قرآن ہے
نعت ہے ایمان کی روحِ رواں
نعت سے اللہ کی رضوان ہے
نعت سے مقصود ہے محبوب کل
نعت قول و فعل کا عنوان ہے
نعت ہوتی ہے قبول اس شخص کی
جس کے دل میں عشق کا فیضان ہے
نعت کی توفیق جس کو ملی
کس قدر خوش بخت وہ انسان ہے

لائق تعظیم ہے ہر نعت گو
کیونکہ وہ سرکار کا مہمان ہے

وجودِ کائنات سے پہلے

وجود کائنات سے پہلے اک تارا چمکا
جو چمکا تو کیا چمکا عرش سارا چمکا
بوقت سجدہ آدم کا بدن سارا چمکا
زمیں چمکی ، آسماں چمکا زماں سارا چمکا
ارے نور کی برکھا سے جہاں سے اجالا دیکھا
میں نے نور سراپا وہ مدینے والا دیکھا

دربارِ مصطفوی میں صدا

ان کے دربار میں جو لوگ صدا کرتے ہیں
ہر مصیبت سے وہ دور رہا کرتے ہیں
میرے آقا کو نہ مدینے میں محدود کرو
وہ تو خدام کے سینوں میں رہا کرتے ہیں
ذکر مصطفیٰ ذکر خدا ہے واللہ
اس لئے ہم محمد کی ثناء کرتے ہیں

پکارِ دل

گر سرورِ عالم کو دل سے پکارا جائے
غیر ممکن ہے مقدر نہ سنوارا جائے

یہ حشر کا دن ہے مل کر پڑھو درود و سلام
کیوں نہ حشر کا دن بھی اسی مستی میں گزارا جائے
اس وقت بڑی مشکل میں ہے آقا کی امت
اک بار پھر، یا شاہِ کونین پکارا جائے

کبھی مدینے ہم بھی جاتے

کبھی مدینے ہم بھی جاتے تو کچھ اور بات ہوتی
وہیں راہ بھول جاتے تو کچھ اور بات ہوتی
مے عشقِ مصطفیٰ کی پی کر جو مست رہتے
سرِ حشر لڑکھڑاتے، تو کچھ اور بات ہوتی
مجھے زہر دینے والے بڑے تنگ نظر ہیں آقا
تیرے نام پہ پلاتے، تو کچھ اور بات ہوتی
یہ نعتِ پاک بیکلؔ جو سرِ بزم پڑھ رہے ہو
یہی طیبہ جا سناتے تو کچھ اور بات ہوتی

نعت کیا ہے

آقا تیرے پیار کی باتیں ہیں
رخ کی ابرو کی رخسار کی باتیں ہیں
پھول کی پتی میں جس کی مہک ہے پنہاں
اس گلشن نوری کے نکھار کی باتیں ہیں
جس کی ایک جھلک ہے یہ سورج چاند ستارے
اس نور کے پیکر کے انوار کی باتیں ہیں

حضور کے دیوانوں ادب سے بیٹھو محل میں
دلدار کی باتیں ہیں منٹھار کی باتیں ہیں
کفر کے سینوں کوزور سے جس نے چیرا تھا
اس حق کے روشن تلوار کی باتیں ہیں
اگر نعت سے دل کسی کا جلتا ہے تو جلنے دو
یہ عشق کی باتیں ہیں پیار کی باتیں ہیں

کوئی مثل نہ ڈھولن دی

وہ رب العالمین ہے — یہ رحمت اللعالمیں
وہ رب الناس ہے — یہ کافتہ الناس
وہ بھی عظیم ہے — یہ بھی عظیم ہے
وہ بھی رحیم ہے — یہ بھی رحیم ہے
وہ بھی کریم ہے — یہ بھی کریم ہے
وہ بھی لا شریک ہے — یہ بھی لا شریک ہے
وہ بھی لازوال ہے — یہ بھی لازوال ہے
وہ بھی لاجواب ہے — یہ بھی لا جواب ہے
مثیل اس کی نہیں — عدیل اس کی نہیں
کفیل اس کا نہیں — وکیل اس کا نہیں
تولا وہ بھی نہیں جاتا — ماپا یہ بھی نہیں جاتا
سوچا وہ بھی نہیں جاتا — سمجھا یہ بھی نہیں جاتا
ہے وہ بھی بے مثال — ہے یہ بھی بے مثال
لیکن فرق یہ ہے کہ!

وہ بنانے میں بے مثال — یہ بننے میں بے مثال
وہ پڑھانے میں بے مثال — یہ پڑھنے میں بے مثال
وہ شانِ قدم میں بے مثال — یہ حدِ امکان میں بے مثال
وہ مقام جوب میں بے مثال — یہ مقام حدوث میں بے مثال

لوگو!

وہ شان خدائی میں بے مثال
یہ شانِ مصطفائی میں بے مثال

تو پھر پیر مہر علی شاہ بول اٹھے

کوئی مثل نہ ڈھولن دی
چپ کر مہر علی اینتھاں جاء نہیں بولن دی

ذاتِ اقدس معجزہ

کسی کے کلام میں معجزہ
کسی کے نام میں معجزہ
کسی کے دم میں معجزہ
کسی کے قدم میں معجزہ
کسی کے عصا میں معجزہ
کسی کے ید بیضاء میں معجزہ
کسی کی نگاہ میں معجزہ
کسی کی دعا میں معجزہ

مگر

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضاء داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

کیونکہ آپ کی ذات مبارکہ ایسی ہے کہ

حسن و جمال معجزہ
جود و نوال معجزہ
خدو خال معجزہ
بال بال معجزہ
گفتار معجزہ
رفتار معجزہ
کردار معجزہ
رخسار معجزہ
رخِ والضحیٰ معجزہ
زلفِ دوتا معجزہ
آنکھوں کی حیاء معجزہ
چہرے کی ضیاء معجزہ
پیارے پیارے لبوں پہ دعا معجزہ
کملی والے کی ہر ہر ادا معجزہ

اور سامعین ایک دوسرے انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزہ نمائی کچھ یوں کہ قرآن میں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں اور ہر آیت ایک معجزہ ہے اور قرآن میں تین لاکھ بائیس ہزار چھ سو ستر حروف ہیں اور ہر حرف ایک معجزہ ہے۔

تو کہنے دیجئے کہ!

حرف ملا کر لفظ معجزہ
لفظ ملا کر کلمہ معجزہ
کلمہ ملا کر کلام معجزہ
کلام ملا کر آیت معجزہ
آیتیں ملا کر رکوع معجزہ
رکوع ملا کر ربع معجزہ
ربع ملا کر نصف معجزہ
نصف ملا کر پارہ معجزہ
پارے ملا کر قرآن معجزہ
جو سارے کا سارا قرآن ہے
وہ میرے مصطفیٰ کی شان ہے

تو پھر کہہ دیجئے!

اک اک ادا ہے آپ کی آیات بینات
کسی زاویے سے دیکھو قرآن ہے مصطفیٰ

تو پھر!

قرآن تیری رحمت کا دیوان نظر آیا
آقا تیری صورت اور سیرت کا عنوان نظر آیا
مازاغ میں آنکھیں تو والشمس ہے رخ ناصر
قرآن کے چہرے پہ قرآن نظر آیا

میرا عشق بھی تو

مجھے پستی کی شرم ہے
تیری رفعتوں کا خیال ہے

مگر اپنے دل کا میں کیا کروں
اسے پھر بھی شوق وصال ہے

میرا درد بھی تو درمان بھی تو
میرا دامن بھی تو داماں بھی تو

میرا یار بھی تو غمخوار بھی تو
میری ہستی اور حصار بھی تو

میرا علم بھی تو عرفان بھی تو
میری جان بھی تو پہچان بھی تو

میری آن بھی تو اور بان بھی تو
میرا مان بھی تو اور تان بھی تو

میرا کار بھی تو بیوپار بھی تو
اظہار بھی تو پرچار بھی تو

میری دولت بھی تو دلالت بھی تو
صولت اور اصالت بھی تو

ہر دھان بھی تو ایمان بھی تو
دیوان بھی تو سلطان بھی تو

آئین بھی تو ایوان بھی تو
ارکان بھی تو اعلان بھی تو

میرا راج بھی تو مہاراج بھی تو
میرا تخت بھی تو تاج بھی تو

میرا دار بھی تو اور مدار بھی تو
سرکار بھی تو دربار بھی تو

میرا پاس بھی تو انفاس بھی تو
آس بھی تو راس بھی تو

میرا قیاس بھی تو مقیاس بھی تو
بوباس بھی تو بن باس بھی تو

میری ذات بھی تو اوقات بھی تو
حاجات بھی تو برکات بھی تو

تے میں مکدی گل مکاں دیواں
میڈا دین بھی تو تے ایمان بھی تو

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عرض یہ کہ دونوں معراجوں میں فرق واضح ہے۔

وہ کلیم کی معراج تھی اور یہ حبیب کی معراج ہے
وہاں تجلی صفات تھی یہاں تجلی ذات
تو حضراتِ گرامی قدر!
دونوں معراجوں میں بھی فرق ہے اور دونوں ذاتوں میں بھی فرق ہے۔
وہ کلیم اللہ کی معراج تھی یہ حبیب اللہ کی معراج ہے
وہ کلیم ہے...... یہ حبیب ہے
کلیم اور ہوتا ہے...... حبیب اور ہوتا ہے
کلیم وہ جو خود جائے...... حبیب وہ جو بلایا جائے
کلیم وہ جو کوہ طور پر جائے...... حبیب وہ جو براق پر چڑھ کر جائے
کلیم وہ جو رب کی رضا چاہے...... حبیب وہ جس کی رب رضا چاہے
کلیم وہ جس کو طور پر جوڑے اتارنے کا حکم آئے
حبیب وہ جو جوڑوں سمیت عرش اولیٰ تک چلا آئے

عالمین کا سورج

لنا شمس وللافاق شمس
و شمسنا تطلع بعد العشاء

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ایک ہمارا سورج ہے اور ایک دنیا والوں کا سورج ہے۔ ہمارا سورج اس وقت طلوع ہوتا ہے جب ہر طرف اندھیرا چھا جاتا ہے۔
حضراتِ گرامی قدر!

یہ زمین کا سورج ہے
وہ عالمین کا سورج ہے

یہ سورج کائنات میں گھومتا ہے
اس سورج کے گرد کائنات گھومتی ہے
یہ سورج مشرق سے طلوع ہوا
وہ سورج عرش بریں سے طلوع ہوا
یہ سورج غروب ہو جاتا ہے
وہ سورج عروج پر رہتا ہے
یہ سورج چلتا ہے تو نیچے آ جاتا ہے
وہ سورج چلتا ہے تو عرش اولیٰ سے بھی اوپر جاتا ہے
یہ سورج تیز روشنی سے جلا دیتا ہے
وہ سورج تیز روشنی سے جلا دیتا ہے
اس سورج کی چمک بلندیوں پر پڑتی ہے
اس سورج کی چمک پستیوں پر بھی پڑتی ہے
اس سورج کی روشنی بادل روک لیتے ہیں
اس سورج کی روشنی کوئی نہیں روک سکتا
اس سورج کی روشنی ناگوار ہوتی ہے
اس سورج کی روشنی خوشگوار ہوتی ہے
یہ سورج اشارے سے آنے والا ہے
وہ سورج اشارے سے بلانے والا ہے
یہ سورج منبع احیاء ہے
وہ سورج پیکر مصطفیٰ ہے

مکہ کی فتح کے موقع پر

جب مکہ فتح ہوا تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام حضرت بلال کو حکم دیا کہ بلال کعبے کی چھت پر کھڑا ہو جا اور اذان کہہ دے تو حضرت بلال کعبے کی چھت پر چڑھ گئے

اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

میں نے مدینے میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
میدان میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
بیاباں میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
سفر میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
حضر میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
مسجد نبوی میں اذان دی تو رخ کیا کعبے کی طرف
آقا جہاں جہاں بھی اذانیں دیتا رہا
رخ کرتا رہا کعبے کی طرف
تو آج اس کعبے کی چھت پر کھڑا ہوا اور اذان کہنے کیلئے
اپنا رخ کس طرف کروں
تو میرے آقا نے فرمایا بلال
تو نے پہلے اذانیں دیں تو رخ کیا کعبے کی طرف

اور آج تو اس کعبے کی چھت پر کھڑا ہے تو تیرا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے یہ حکم دیتا ہے کہ اپنا رخ میری طرف کر کے اذان کہہ دے۔

تو امام احمد رضا خان بریلوی بول اٹھے۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا بھی کعبہ دیکھو

کعبہ کی عظمتیں مجھے تسلیم ہیں مگر
سجدوں کے واسطے تیرا دربار چاہیے

قمر اچھا ہے فلک پر نہ ہلال اچھا ہے
گر چشم بینا ہو تو دونوں سے بلال اچھا ہے

مدینے کی باتیں

سناؤ ہمیں بس مدینے کی باتیں
نہ دولت نہ مال و خزینے کی باتیں
مدینے کی باتیں سناؤ ہمیں کہ ہیں یہ
مریض محبت کی جینے کی باتیں
مقدس ہیں دیگر مہینے بھی لیکن
نرالی ہیں حج کے مہینے کی باتیں
فضول اور بیکار باتوں کے بدلے
کروں کاش ہر دم مدینے کی باتیں
گو گرمی میں ٹھنڈ مشروب ہے مرغوب
کرو جام آقا سے پینے کی باتیں

میرا شاہ مدینہ سینہ بنا دو
رہیں سوچ میں بس مدینے کی باتیں
بنے کاش عطار ایسا مبلغ
موثر ہوں آقا کمینے کی باتیں

درِ نبی کا گدا ہوں

یہ مروی ہے بھلا کیا سکندری کیا ہے
درِ نبی کا گدا ہوں مجھے کمی کیا ہے
تڑپ رہا ہے جو مدینے کی حاضری کیلئے
اس غریب سے پوچھو کہ بے بسی کیا ہے
چمن کی دلکشی کیا ہے گلوں کی تازگی کیا ہے
رخِ حبیب کے آگے قمر کی چاندنی کیا ہے
چلو مانگو نہ مانگو تم میری سرکار کے در سے
مگر اتنا تو بتلا دو، اس در پہ کمی کیا ہے
بڑا کرم ہے نیازی مدینے والے کا
کرم نہ ہو جو نبی کا تو زندگی کیا ہے

سرکارِ دو عالم کا زمانہ

ساری صدیوں پہ جو بھاری ہے وہ لمحہ ملتا
کاش سرکارِ دو عالم کا زمانہ ملتا
آپ کو دیکھتا میں مکے سے ہجرت کرتے
آپ کا نقش قدم آپ کا رستہ ملتا

آپ کو دیکھتا طائف میں دعائیں دیتے
یوں میرے صبر و تحمل کا سلیقہ ملتا
بھول جاتا میں کسی طاق میں رکھ کر آنکھیں
آپ کو دیکھتے رہنے کا بہانہ ملتا

خیرالانام کی باتیں

تعریف جو کرتا میں خیرالانام کی
عزت بلند ہوتی ہے میرے کلام کی
قبر میں تشریف لائیں گے حضور
عادت بنا رہا ہوں درود و سلام کی

ثناخوان کی توقیر

ہر سمت برستی ہوئی رحمت کی جھڑی
یہ سرور کونین کے آنے کی گھڑی ہے
سرکار نے حسان کو منبر پہ بٹھایا
آقا کے ثناء خوان کی توقیر بڑی ہے
جب چاہوں ظہوری کروں روضے کا نظارہ
تصویر مدینے کی میرے دل میں جڑی ہے

تسکین دل زار کی باتیں

آؤ تسکین دل زار کی باتیں کریں
ہجر کی شب سید الابرار کی باتیں کریں

بلبلیں کرتی رہیں گل کی چمن کی گفتگو
ہم محمد کے لب و رخسار کی باتیں کریں

کیونکہ!

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
خدا کی قسم یہ خدائی بھی نہ ہوتی

کوئی کہتا ہے

کوئی کہتا ہے کہ کعبے میں خدا رہتا ہے
کوئی کہتا ہے سر عرش اولیٰ رہتا ہے
ہم فقیروں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ معبود برحق
اپنے محبوب کے جلووں میں چھپا رہتا ہے

شیدا محمد کا

نہ ہو ذکر مبارک آپ کا وردِ زباں کیونکر
میں ہوں روزِ ازل سے عاشق وشیدا محمد کا
فرشتے قبر میں پوچھیں گے گر مجھ سے تو کہہ دوں گا
کہ ہوں بندہ خدا کا اور شیدا محمد کا
خدایا جب میرے قالب خاکی سے جان نکلے
زبان پر اس وقت جاری رہے کلمہ محمد کا
خدا بھی گر حشر میں پوچھے گا عاشق تو کس کا ہے
تو کہہ دوں گا محمد کا محمد کا محمد کا

آؤ درِ تواب پر

مجرم ہو تو منہ اشکوں سے دھوتے ہوئے آؤ
آؤ آؤ درِ تواب پہ روتے ہوئے آؤ
مذکور ہے قرآن میں بخشش کا طریقہ
محبوب کی دہلیز سے ہوتے ہوئے آؤ

حق کا بلندہ

جو منکر ہو نبی کا حق کا بندہ ہو نہیں سکتا
بنا عشق نبی ایمان پختہ ہو نہیں سکتا
جو کہے یا محمد اور جائے جہنم میں
محمد مصطفیٰ کو یہ گوارا ہو نہیں سکتا

حشر میں دیدار

اس آس پہ جیتے ہیں ہم سرورِ عالم
جی بھر کے تیرا حشر میں دیدار کریں گے
کون ہے جو بدلے میری قسمت کا ستارہ
یہ بھی کرم آپ ہی سرکار کریں گے

تیرا جواب نہیں

نگاہ برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں
یہ آدمی ہے مگر اسے دیکھنے کی تاب نہیں
بتا کہ خالق آپ کو یہ پیار سے بولا
میرا جواب تو ، تو ہے تیرا جواب نہیں

نام ان کا

خدا بھی چاہت کے ساتھ لیتا ہے نام ان کا
نیاز واجب ہے اس لئے نام ان کا
نبی کے رتبے کو حق تعالیٰ ہی جانتا ہے
ہے حد ادراک سے بھی آگے نام ان کا
برس رہی ہے ہر پل وہاں خدا کی رحمت
وہ پاک دھرتی ہے کہ جہاں پر قیام ان کا
خدا نے نازل کیا ہے ان پر کلام اپنا
اثر میں ڈوبا ہوا نہ کیوں ہو پیام ان کا
فلاح مضمر ہے ابنِ آدم کی صرف اس میں
ہے سب نظاموں میں سب سے بہتر نظام ان کا
اسی سے عظمت عیاں ہے سردارِ انبیاء کی
لکھا ہے عرشِ بریں پہ بھی پاک نام ان کا

کوئی لمحہ

کوئی لمحہ شب ہجر میں ایسا آئے
آنکھ جھپکے تو نظر گنبدِ خضریٰ آئے
جوش پر رحمت باری کا جو دریا آئے
ساحلِ شوق پر اپنا بھی سفینہ آئے
دور رہ کر تو یہ جینا نہیں جینا آقا
در پہ پہنچیں تو ہمیں راس یہ جینا آئے

کیوں نہ ہو اپنے مقدر پہ مجھے ناز اثرؔ
جب مدد کے لئے آقا کو پکارا آئے

نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کہیں پھول بن کے مہکے تیرا نام یا محمد
کہیں چاند بن کے چمکے تیرا نام یا محمد
میرا دل بھی کیوں نہ آخر تیرا نام لے کے جھومے
میری دھڑکنوں میں چمکے تیرا نام یا محمد
تیرا نام سن کے ہونٹوں پہ درود جھلملائے
یوں ہلاتے تارِ من کے تیرا نام یا محمد
تیری یاد میں جو روؤں تو عجب سکون پاؤں
میری چشم تر سے چھلکے تیرا نام یا محمد
مجھے ڈر بھلا ہو کیونکر غم دو جہاں کا آخر
رہے میرے سر پہ تن کے تیرا نام یا محمد

میرے اللہ

میرے اللہ مجھ کو سایہ رحمت دے دے
مجھ کو سرکار دو عالم کی محبت دے دے
میں گنہگار ہوں سیاہ کار ہوں پھر بھی تیرا
مجھ کو طیبہ کی زیارت کی سعادت دے دے
ہر گھڑی میری دل میں رہے گنبد خضریٰ کا خیال
میرے اللہ مجھ کو ایسی عبادت دے دے

تیرے محبوب کی امت کے جوان بھٹکے ہیں
ان کو آقا کے توسل سے ہدایت دے دے
کچھ نہ مانگو میں اس کے سوا مولا
اپنے محبوب مکرم کی شفاعت دے دے
سارے عالم میں جو اسلام کو نافذ کر دے
اہل اسلام کو ایسی قیادت دے دے

رب کے حبیب

جو نبی کے قریب ہوتے ہیں
آدمی خوش نصیب ہوتے ہیں
جن میں حب رسول ہو
دل کسی کو نصیب ہوتے ہیں
جو رسولِ خدا پہ جان نہ دے
بے ادب بے نصیب ہوتے ہیں
مکے جا کے مدینے نہ پہنچیں
ایسے حاجی عجیب ہوتے ہیں
نقش پائے رسول پر مٹ کر
لوگ رب کے قریب ہوتے ہیں

خدا کی عطا مصطفیٰ کے لئے

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

منہ میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے

ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

کلیم و وصی غنی و علی خلیل و رضی رسول و نبی

عتیق و مغی غنی و علی کی زباں تمہارے لئے

اصالت کل امامتِ کل سیادتِ کل امارتِ کل

حکومت کل ملائت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و ثمر یہ باغ و شجر

یہ تیغ و سپر یہ تاج و قمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

اشارے سے چاند کو چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا

گئے ہوئے دن کو اثر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

مباوہ چلے کہ باغ بھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے

نوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

مصطفیٰ کا ذکر

جو میرے نبی کا کرم ہوا وہ میں لاؤں کیسے حساب میں

مجھے در پہ اپنے بلا لیا کبھی جاگتے کبھی خواب میں

جو مہک پسینے میں ہے تیرے وہ جو رنگ تیرے شباب میں

نہ مدینے میں وہ مہک ملی نہ وہ حسن دیکھا گلاب میں

کبھی جالیوں کے قریب میں کبھی دوریوں میں مزے لئے

جو کرم ہوئے ہیں کریم کہ وہ حساب میں نہ کتاب میں

میرے لب پہ ذکر رسول ہے بڑا میٹھا میٹھا سرور ہے

تیرے ذکر میں جو خمار ہے وہ شراب میں نہ شباب میں
کوئی بھیجے تجھے سلام کے کوئی گائے گن تیرے نام کے
کوئی آنسوؤں کا خراج دے یا نبی تیری جناب میں
وہ دیارِ پاک کی وادیاں وہ درِ نبی کی تجلیاں
میں نظر جھکاؤں تو دیکھ لوں، نہیں اب مدینہ حجاب میں
وہ قریب سے بھی قریب نہ ہے یہ فلسفہ بھی عجیب تر ہے
نظر نظر سما کے بھی ہیں چھپے ہوئے وہ نقاب میں

مقصد بعثت

نقش توحید بٹھانے کے لئے آپ آئے
شرک کا نام مٹانے کے لئے آپ آئے
کج کلاہوں کی رعونت کو در کر دیا
زیردستوں کو اٹھانے کے لئے آپ آئے
دین قیم کو ابد تک کی امانت بخشی
اس کی توقیر بڑھانے کے لئے آپ آئے
زر کی بنیاد پر انسان کی تقسیم غلط
شہریاروں کو مٹانے کے لئے آپ آئے
اطاعت غیر ہے اللہ کے بندوں پر حرام
اس حقیقت کو سمجھانے کے لئے آپ آئے

جینے کا سلیقہ

مجھ کو جینے کا زمانے میں قرینہ آیا
جب سے آنکھوں میں میرے مدینہ آیا

دولت عشق نبی وجہ سکون عالم
میرے حصے میں انمول خزینہ آیا
ہم محمد کی غلامی پہ کیوں نہ فخر کریں
اس غلامی کی بدولت ہمیں جینا آیا
جب کبھی وقت کے گرداب نے گھیرا ہے ہمیں
بحر امداد محمد کا سفینہ آیا

مدینے کی باتیں

ہم مدینے سے واللہ کیوں آ گئے
قلبِ حیراں کی تسکین وہیں رہ گئی
دل وہیں رہ گیا جان وہیں رہ گئی
یاد آتے ہیں ہم کو وہ شام و سحر
وہ سکون دل و جان وہ روح نظر
یہ انہی کا کرم ہے انہی کی عطا ہے
اک کیفیت دل نشیں رہ گئی
اللہ اللہ وہاں کا درود و سلام
اللہ اللہ وہاں کا سجود و قیام
اللہ اللہ وہاں کا وہ کیف دوام
وہ صلوٰۃ سکوں آفریں رہ گئی
جس جگہ سجدہ ریزی کی لذت ملی
جس جگہ ہر قدم ان کی رحمت ملی

جس جگہ نور رہتا ہے شام و سحر
وہ فلک رہ گیا وہ زمیں رہ گئی
پڑھ کے نصر من اللہ و فتح قریب
جب ہوئے ہم رواں سوئے کوئے حبیب
برکتیں رحمتیں ساتھ چلنے لگیں
بے بسی زندگی کی یہیں رہ گئی

قسمت جگانا تیرا کام ہے

تیرے قدموں میں آنا میرا کام تھا
میری قسمت جگانا تیرا کام ہے
میری آنکھوں کو ہے دید کی آرزو
رُخ سے پردہ اٹھانا تیرا کام ہے
تیری چوکھٹ کہاں اور کہاں یہ جبیں
تیرے فیضِ کرم کی تو حد ہی نہیں
جن کو دنیا میں کوئی نہ اپنا کہے
ان کو اپنا بنانا تیرا کام ہے
میرے دل میں تیری یاد کا راج ہے
ذہن تیرے تصور کا محتاج ہے
اک نگاہ کرم ہی میری لاج ہے
لاج میری نبھانا تیرا کام ہے
آخری وقت ہو تیرے بیمار کا
اک قطرہ ملے جام دیدار کا

آخری میرے دل کی ہے حسرت یہی
اب یہ حسرت مٹانا تیرا کام ہے
توشہء آخرت ہے ثناء خوان کا
ذکر کرتا رہے تیرے فیضان کا
نعت تیری سنانا میرا کام ہے
میری بگڑی بنانا تیرا کام ہے

مدینے کی گلی کی خوشبو

یہ خوشبو مجھے مانوس سی محسوس ہوتی ہے
مجھے تو گلی مدینے کی محسوس ہوتی ہے
میں کچھ دم بخود ہوں اس دیار رنگ و نکہت میں
کہ اپنی شخصیت بھی اجنبی محسوس ہوتی ہے
یقیناً یہ گزرگاہ شاہ دو عالم ہے
فضا میں کس قدر پاکیزگی محسوس ہوتی ہے
میری بے نور آنکھوں نے چراغوں کی جگہ لے لی
مجھے اب روشنی ہی روشنی محسوس ہوتی ہے
ہوائیں گنگناتی ہیں فضائیں مسکراتی ہیں
ہم کوئے جا رہے ہیں بے خودی محسوس ہوتی ہے

خوشی حلیمہ سعدیہ کی

یہ کہتی تھی گھر گھر میں جا کے حلیمہ
میرے گھر میں خیر الوریٰ آ گئے ہیں

بڑے اوج پر ہے میرا اب مقدر
میرے گھر حبیب خدا آ گئے ہیں
اٹھی چار سو رحمتوں کی گھٹائیں
معطر معطر ہیں ساری فضائیں
خوشی میں یہ جبرائیل نغمے سنائے
وہ شافع روزِ جزا آ گئے ہیں
یہ ظلمت سے کہہ دو کہ ڈیرے اٹھالے
کہ ہیں طرف اب اجالے اجالے
کہا جن کو حق نے سراجاً منیراً
میرے گھر وہ نورِ خدا آ گئے ہیں
مغرب ہیں بے شک خلیل و نجی بھی
بڑی شان والے کلیم و مسیح بھی
لئے عرش نے جن کے قدموں کے بوسے
وہ امی لقب مصطفیٰ آ گئے ہیں
یہ سن کر سخی آپ کا آستانہ
ہے دامن پسارے ہوئے سب زمانہ
نواسوں کا صدقہ نگاہ کرم ہو
تیرے در پہ تیرے گدا آ گئے ہیں
نکیرین جب میری مرقد میں آ کر
کہیں گے زیارت کا مژدہ سنا کر
اٹھو بہر تعظیم نور الحسن اب
لحد میں رسولِ خدا آ گئے ہیں

مدینے کی عطا

ملتا ہے کیا مدینے میں اک بار جا کر دیکھ
کرتے ہیں مالا مال وہ دامن بچھا کر دیکھ

ان کی گلی میں مانگتے پھرتے ہیں تاجدار
تو بھی اسی کریم کے قدموں میں آ کر دیکھ

خیرات دے کر کہتے ہیں کہ منگتے کی خیر ہو
بن مانگے خیر ملتی ہے آ آزما کر دیکھ

دھل جائیں گے گناہ تیرے ہو جائے گا کرم
درِ پہ میرے حبیب کے آنسو بہا کر دیکھ

اے چشم کوہ طور کی ہے آرزو تجھے
خاکِ درِ رسول کا سرمہ لگا کر دیکھ

آزاد ہونا ہے اگر ہر غم کی قید سے
لب پہ رسولِ پاک کی مدحت سجا کر دیکھ

واصف تیری نجات کا ہے راستہ یہی
الفت نبی کی آل کی دل میں بسا کر دیکھ

عرض

سرکار سے عرض کرو بگڑی وہ بنا دیں گے
مانگو تو سہی ان سے بھر بھر کے لٹا دیں گے

جو دنیا میں آتے ہی امت کا بھلا مانگیں
کیسے وہ غلاموں کو محشر میں بھلا دیں گے

مٹ جائے گا وہ اک دن اس ذکر سے جل کر
ہم نعت کے منکروں کو نعتوں کی سزا دیں گے
زر مال نہیں تو کیا ان کا کرم مانگو
جب ان کا کرم ہو گا تو طیبہ بھی دکھا دیں گے

کرو ثنائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کرو ثنائے محمد پڑھو درود و سلام
مگر یہ شرط لے کر خدا کا پہلے نام
خدا گواہ ہے کہ دنیا میں اور عقبیٰ میں
یہی درود و سلام آئے ہمارے کام

عبادت کا انداز

جس دل میں محمد کی محبت نہیں ہوتی
اس پر کبھی اللہ کی رحمت نہیں ہوتی
اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ اس نام کے ساتھ
یہ نام نہ ہو شامل تو عبادت نہیں ہوتی

بابِ رحمت

کھلا ہے سبھی کے لئے باب رحمت
وہاں کوئی رتبے میں ادنیٰ نہ عالی
مرادوں سے دامن نہیں کوئی خالی
قطاریں بنائے کھڑے سب سوالی

میں اک ہاتھ سے دل سنبھالے ہوئے تھا
تو تھی دوسرے ہاتھ میں ان کی جالی
دعا کے لئے ہاتھ اٹھتے تو کیسے
نہ یہ ہاتھ خالی نہ وہ ہاتھ خالی

گلیاں بازار سجا دو

چاند اترا فلک سے زمین پر
ساری دنیا کو مژدہ سنا دو
آج میلاد ہے میرے مصطفیٰ کا
سارے گلیاں اور بازار سجا دو

مدحتِ مصطفیٰ کا احساس

ان کا در چومنے کا صلہ مل گیا
سر اٹھایا تو مجھ کو خدا مل گیا
عاصیوں کو بڑا مرتبہ مل گیا
حشر میں دامنِ مصطفیٰ مل گیا
مدحتِ مصطفیٰ کا یہ احسان ہے
میرا حسان سے سلسلہ مل گیا

شیشۂ دل

یہ آرزو ہے کہ شیشۂ دل چور چور ہو
اور کوئی شے تو قابل نظر حضور ہو

یا رب! اک التجا ہے کہ محشر میں جو بھی ہو
نعت رسول پاک کی محفل ضرور ہو

محفل سرکار کا عالم

سرکار کی محفل کا عالم ہی نرالا ہے
جھرمٹ ہے غلاموں کا دیوانوں کا میلہ ہے
جائیں گے نیازی ہم پھر سے مدینے میں
پیغام مدینے سے بس آنے ہی والا ہے

الٰہی حمد تیری

الٰہی حمد تیری صبح و شام کرتے ہیں
ہم اپنے قلب و نظر تیرے نام کرتے ہیں
ثنائے ربِ اولیٰ یوں مدام کرتے ہیں
بیان نعتِ رسول انام کرتے ہیں
تیرے حبیب پر بھیجیں نہ کیوں درود و سلام
شجر و حجر بھی تو ان کو سلام کرتے ہیں
انہی کو قرب میسر ہوا اے خدا تیرا
جو عمر ذکر میں تیرے تمام کرتے ہیں

عشق سرکار

عشق سرکار میں مجھے کھویا ہوا رہنے دو
مجھ سے دنیا ہے خفا تو خفا ہی رہنے دو

در سے دیوانے کو جب دنیا نہ ہٹانا چاہا
مسکرا کر کہا آقا نے بس اسے رہنے دو

زمانے سے جدا

اپنا معیار زمانے سے جدا رکھتے ہیں
ہم تو محبوب بھی محبوب خدا رکھتے ہیں
اس اعتقاد پر ہم اعتماد رکھتے ہیں
کہ حضور اپنے مداحوں کو یاد رکھتے ہیں

سنتا ہے خدا میری

ہو جاتی ہے اب تو مقبول دعا میری
میں جب سے ہوا تیرا سنتا ہے خدا میری
بس اک ہی تمنا ہے کہ منزل ہو مدینے کی
جب روضے پہ میں پہنچوں آجائے قضا میری
یہ راز بتا دوں میں اب اپنے طبیبوں کو
تم نعت نبی چھیڑو بس یہی ہے دعا میری
مرقد میں میری آ کر سرکار نے فرمایا
گھبرا نہ اے دیوانے اک نعت سنا میری

عشق کی مستی

اے عشق وجد کر کے ذکر حبیب ہے
اے دل نثار ہو کہ مدینے کی بات ہے
اور آئی کہاں سے عشق کی مستی بلال میں
میخانۂ حضور سے پینے کی بات ہے

کل بھی تھا اور آج بھی ہے

لب پہ نعت پاک کا نغمہ کل بھی تھا ور آج بھی ہے
میرے نبی سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پست وہ کیسے ہو سکتا ہے جس کو حق نے بلند کیا
دونوں جہاں میں ان کا چرچہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
اور کسی جانب کیوں جائیں اور کسی جانب کیوں دیکھیں
اپنا سب کچھ گنبد خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
فکر نہیں ہے ہم کو کچھ بھی غم کی دھوپ پڑی تو کیا
ہم پر ان کے فضل کا سایہ کل بھی اور آج بھی ہے
بتلا دو گستاخ نبی کو غیرتِ مسلم زندہ ہے
دین پہ مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

محمد کی ادا

وہ دیکھنے والوں سے جدا دیکھ رہا ہے
ارے خالق تو محمد کی ادا دیکھ رہا ہے
سرکار کی نظریں ہیں گنہگار پہ ناصر
سرکار کے چہرے کو خدا دیکھ رہا ہے

سرکار کی نعت

اک نام بچاتا ہے مجھے رنج و الم سے
اک ذات ہے جو مجھ کو بکھرنے نہیں دیتی

اب کوئی بچائے نہ بچائے مجھے ناصر
اک نعت یہ سرکار کی مرنے نہیں دیتی

درِ آقا پہ سر

ہم درِ آقا پہ سر اپنا جھکا لیتے ہیں
سچ بتانا ارے دنیا تیرا کیا لیتے ہیں
جب نہیں ملتی کہیں سے بھی سکوں کی دولت
تیری محفل تیرے دیوانے سجا لیتے ہیں
گنبدِ خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں
جب سے دیکھا ہے نیازی وہ رضا الجنہ
ہم تو گھر بیٹھے ہی جنت کا مزہ لیتے ہیں

محفل کی برکت

اس کرم کا کروں کیسے شکر ادا
جو کرم مجھ پہ میرے نبی کر دیا
میں سجاتا تھا سرکار کی محفلیں
مجھ کو ہر غم سے ربّ نے بری کر دیا

مدینہ کی گلی

بات بگڑی اسی در پہ بنی دیکھی ہے
جھولی منگتوں کی اسی در پہ بھری دیکھی ہے

میری نظروں میں نیازی کوئی جچتا ہی نہیں
جب سے سرکار مدینے کی گلی دیکھی

جلوۂ حق کی بات

جلوہء حق کی بات ہوتی ہے
سامنے جب وہ ذات ہوتی ہے
ایسے لگتا ہے دن نکل آیا
جب مدینے میں رات ہوتی ہے
حسن ہوتا نہیں حسینوں میں
بس کملی والے کے رخ کی زکوٰۃ ہوتی ہے

دُعا

یا خدا جب تک بدن میں جان دہن میں زباں رہے
لب پہ ثنائے خواجہء کون و مکاں رہے

مدینہ نظر آیا

گرداب میں جب وقت سفینہ نظر آیا
میں ڈوب رہا تھا کہ مدینہ نظر آیا
سرکار دو عالم کا لیا نام جو ناصر
طوفان کے ماتھے پہ پسینہ نظر آیا

بس مدینہ چاہیے

زیست کرنے کا قرینہ چاہیے
ہر طرف شہر مدینہ چاہیے

بحر عصیاں پار کرنا ہے تو پھر
کملی والے کا سفینہ چاہئے

محمد کی محبت

مولا خلد کے بدلے ہمیں خاکِ مدینہ دے دے
لے لے کونین محمد کا پسینہ دے دے
کچھ ہمیں دے یا نہ دے دونوں جہاں میں یارب
اک محمد کی محبت کا خزینہ دے دے
جس میں روشن ہوں محمد کی محبت کے چراغ
صدقہ حسین کا سب کو وہ سینہ دے دے

کوئی نہیں ہے

کونین میں یوں جلوہ نما کوئی نہیں ہے
اللہ کے بعد ان سے بڑا کوئی نہیں ہے
سمجھے تو کوئی ان کی محبت کے مراتب
محبوب خدا ان کے سوا کوئی نہیں ہے

سرکار کی خاطر

اللہ کی ہر چیز ہے دلدار کی خاطر
ہر چیز کو تخلیق کیا سرکار کی خاطر
ہر بات سے تنقید کا پہلو نہ نکالو
محبوب تو ہوتے ہیں فقط پیار کی خاطر

بشر کا نصیبہ

دنیا میں اس بشر کا نصیبہ عجیب ہے
جس کو پیارے نبی کی غلامی نصیب ہے
ملنا ہے اگر خدا سے تو گھر مصطفیٰ کا پوچھ
یہ گھر خدا کے گھر کے بالکل قریب ہے

کمالِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میرا رسول ہمیشہ کمال کرتا ہے
جو کرے فیصلہ لازوال کرتا ہے
ادنیٰ آئے تو اسے با کمال کرتا ہے
کالا آئے تو اسے باجمال کرتا ہے
میرے حبیب کو شمس و قمر سے مت پہچان
یہ چھوٹے کام تو اس کا بلال کرتا ہے

گدڑی میں لعل

غم حبیب کو سینے میں پال رکھا ہے
خدا کا شکر ہے گدڑی میں لعل رکھا ہے
ہر برے وقت میں امداد آ کے فرمائی
حضور نے میرا کتنا خیال رکھا ہے

مدینے کا وچھوڑا

نہ پوچھو کیسے رحمت کا خزینہ چھوڑ آیا ہوں
مجھے رونے دو کہ میں جنت کا زینہ چھوڑ آیا ہوں

مبارک دے رہے ہو تو مجھے حج و زیارت کی
میرے غم بھی تو دیکھو میں مدینہ چھوڑ آیا ہوں

عنوان بدل گئے

افسانہ حیات کے عنوان بدل گئے
آیا مدینہ یاد تو آنسو نکل گئے
صائم کمال ضبط کی کوشش تو کی مگر
پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسو نکل گئے

سوئی تقدیر جگاؤں کیسے

اپنی روداد محمد کو سناؤں کیسے
پر خطا ہوں سرور دربار جاؤں کیسے
درد کی تاب نہیں ہو کا مارا نہ رہا
یا نبی ہجر کے صدمات اٹھاؤں کیسے
تم اشارہ نہ کرو گے تو بتاؤ آقا
اپنی سوئی ہوئی تقدیر جگاؤ کیسے

محمد مصطفیٰ بن کر

کبھی شمس الدجےٰ بن کر، کبھی بدر الدجےٰ بن کر
کبھی خیر الوریٰ بن کر، کبھی نورالھدیٰ بن کر
ضیاء بن کر، عطا بن کر، صبا بن کر، سخا بن کر
وہ ہر شے میں نظر آئے محمد مصطفیٰ بن کر

نازاں ہوں

نازاں ہوں سعادت کے گوہر رول رہا ہوں
میزان عقیدت پہ انہیں تول رہا ہوں
چھوٹا ہوں مگر بول بڑے بول رہا ہوں
تعریف محمد میں زباں کھول رہا ہوں

کہوں میں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو منکر ہو نبی کا حق کا بندہ ہو نہیں سکتا
بغیر حب نبی ایمان پختہ ہو نہیں سکتا
کہوں میں یا رسول اللہ اور جاؤں نار دوزخ میں
محمد کو یہ گوارا ہو نہیں سکتا
حضار زندگی ہو یا میدانِ عرصۂ محشر
غلامِ مصطفیٰ واللہ رسوا ہو نہیں سکتا

گناہوں پر کرم

عرش سے نور چلا اور حرم تک پہنچا
سلسلہ میرے گناہوں کا کرم تک پہنچا
تیری معراج کہ تو عرش بریں تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

قرآن بن جائے

لب صادق سے جو سخن تقریر ہو جائے
کبھی قرآن بن جائے کبھی تفسیر ہو جائے

میں جب دیکھوں جہاں دیکھوں تجھے دیکھو
تو میری آنکھ کی پتلی میں یوں تحریر ہو جائے
تمنا ہے کسی شب خواب میں ان کی زیارت ہو
تمنا ہے کسی شب خواب ہی تعبیر ہو جائے
مدینے سے ہمارا قافلہ چلنے کا وقت آیا
الٰہی قافلہ چلنے میں کچھ تاخیر ہو جائے

بخششوں کا حقدار

خدا کی بخششوں کا وہ بشر حقدار ہو جائے
شہنشاہ مدینہ کا جسے دیدار ہو جائے
لپٹ کر دامن حضرت سے دم میں توڑ دوں اپنا
اگر جانا مدینے میں میرا اِک بار ہو جائے
غلام مصطفیٰ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
اگر طوفان اٹھتے ہیں تو کیا غم رہیں اٹھتے
محمد نام لینے سے ہی بیڑا پار ہو جائے
اے مسلمؔ دیکھ لے صورت جو سرکار مدینہ کی
خداوند دو عالم کا اسے دیدار ہو جائے

اسم گرامی کا وظیفہ

مجھے وجدانِ جامی مل گیا ہے
وہی ذوقِ دوامی مل گیا ہے
وظیفے کے لئے صائم کو آقا
تیرا اسم گرامی مل گیا ہے

لے چلو مدینے

انوارِ سرمدی کے خزینے میں لے چلو
امواجِ دل کے بہتے سفینے میں لے چلو
بیمارِ عشق سرورِ کونین ہے ریاض
انگلی پکڑ کر اس کو مدینے میں لے چلو

آمدِ مصطفیٰ سے پہلے

آمدِ مصطفیٰ کریم سے پہلے
جسم تھے احساس نہ تھا
عام تھے مگر وہ خاص نہ تھا
زمیں تھی سبزہ نہ تھا
سر تھے قرار نہ تھا
سر تھے وقار نہ تھا
دل تھے دھڑکن نہ تھی
گلشن تھے پھبن نہ تھی
پھول تھے مہک نہ تھی
ستارے تھے چمک نہ تھی
ہوس تھی محبت نہ تھی
ظلمت تھی ہدایت نہ تھی
زبانیں تھی صداقت نہ تھی
غم تھا مسرت نہ تھی
آنکھیں تھیں حیا نہ تھی

شرمندگی تھی مگر بندگی نہ تھی
زندگی تھی بندگی نہ تھی
ظلم تھا حلم نہ تھا
جہالت تھی علم نہ تھا

ان حالات میں رحمت خداوندی جوش میں آئی اور کوئی پکارنے والا پکار اٹھا کہ

مبارک ہو، مبارک ہو،

غمگسار آ گئے ، تاجدار آ گئے ، راہنما آ گئے
دلربا آ گئے ، رحمت عالم آ گئے ، عظمت آدم آ گئے
چارہ گر آ گئے ، ساقی کوثر آ گئے

پھر!

کلیاں چٹخنے لگیں
پھول مہکنے لگے
غنچے کھلنے لگے
گلستان مہکنے لگے
چاند مسکرانے لگا
ستارے دمکنے لگا
ہر طرف نور ہو گیا
رات ڈھلنے لگی
بات بننے لگی
احساس جاگنے لگا
شیطان بھاگنے لگا

دل کھلنے لگا
قدم سنبھلنے لگا
آنسو تھمنے لگا
ہونٹ مسکرانے لگے
ابر رحمت برسنے لگی
بس کیا تھا

ہر اک لب پہ سوال سا تھا
کہاں سے اتنے سرور آئے
ہر ایک ذرّہ پکار اٹھا
حضور آئے۔ حضور آئے

اغیار کا احساس

اغیار کا احساس اٹھایا نہیں جاتا
دَر دَر پہ یہ سر جھکایا نہیں جاتا
آتے ہیں وہیں جن کو سرکار بلاتے ہیں
ہر اک کو محفل میں بلایا نہیں جاتا

پیارا بلال

کبھی جو سوئے غریباں خیال ہو جائے
تو بے کسوں کو بھی حاصل کمال ہو جائے
یہ اُمی کی نظر کا ادنیٰ سا اعجاز
کہ جس کو پیار سے دیکھیں بلال ہو جائے

معتبر سوغات

نام احمد معتبر سوغات ہے
آپ کی ہر بات کی کیا بات ہے
جس کا ثانی دو جہاں میں نہ ملا
وہ محمد مصطفیٰ کی ذات ہے

اس لئے!

محمد مصطفیٰ کہیے ، رسول مجتبیٰ کہیے
خدا کے بعد سب وہ ہیں......!
پھر اس کے بعد کیا کہیے
شریعت کا ہے یہ اقرار
کہ ختم الانبیاء کہیے
محبت کا تقاضا ہے
کہ محبوب خدا کہیے

ممکن نہیں

لکھنے کو لکھ رہا ہوں سراپا حضور کا
ممکن نہیں اگرچہ احاطہ حضور کا
چہرے کو ان کے چاند کہوں یہ بھی غلط
میں پھر خاموش رہوں یہ بھی ہے غلط

یکتا تھا بے مثال تھا چہرہ حضور کا
بس اتنا جان لیجیے منبع تھا نور کا

معصوم تھیں شکیل تھیں آنکھیں حضور کی
انصاف کی دلیل تھیں آنکھیں حضور کی
ہاں رحمتوں کی جھیل تھیں آنکھیں حضور کی

جو دنیا کو شعور کا رستہ دکھا گئیں
انسان کو رحیم کا جلوہ دکھا گئیں

وہی لب مثالِ لعل بدخشاں نہیں نہیں
یا پھر گلاب صورت خنداں نہیں نہیں
پاکیزہ ان لبوں ؐ کے یہ عنواں نہیں نہیں

کافی ہے یہی کہ وہ لب تھے حضور کے
جن سے بنے جہاں نے صحیفے حضور کے

ابرو کو میں ہلال کہوں کچھ بجا نہیں
یا قوس بے مثال کہوں کچھ بجا نہیں
اک غنچہ جمال کہوں کچھ بجا نہیں

انجم میرے حضور کے ابرو کمال تھے
اس عالم حسیں میں جلال و جمال تھے

سرکار کی گفتگو

عمر بھر سرکار کی ہم گفتگو کرتے ہیں
دل کو ان کی گفتگو سے مشکبو کرتے ہیں

رات بھر مدح سرائی تھی وہاں محبوب کی
رات بھر ہم لوگ اشکوں سے وضو کرتے رہے

روح میں جو چاک آئے تھے گناہوں کے سبب
سوزن اسم پیمبر سے وضو کرتے رہے

میں تصور میں کیا تھا آقا کے حضور
شہر بھر میں لوگ میری جستجو کرتے رہے

ہم کہاں عزت کے قابل تھے مگر بستی کے لوگ
نعت کے صدقے ہماری آبرو کرتے رہے

خوبی قسمت کہ ہم کہ وہ نبی بخشے گئے
انبیاء بھی جس نبی کی جستجو کرتے رہے

ہم کو نازش جب بھی تڑپایا کسی آواز نے
نقش نام مصطفیٰ زیب گلو کرتے رہے

شاہِ انبیاء کی طرح

رسول کوئی کہاں شاہ انبیاء کی طرح
خدا نہ ہو کے وہ بھی محترم خدا کی طرح

نہ تھا نہ ہے نہ کوئی ان سا ہو سکے گا کبھی
وہ اپنی ذات میں بے مثل ہیں خدا کی طرح

مدینے کی یادیں

وہ وقت ہے کہ رند کو پینے کی یاد ہے
رانجھن کو اپنے ٹوٹے سفینے کی یاد ہے
ہے آدھی رات چاند ستارے بھی اداس
ایسے میں عاصیوں کو مدینے کی یاد ہے

پسینے گلاب کے

بہکا ہے جو شرف میں رسالتمآب کے
پردے پڑے ہیں فہم پر اس بے حجاب کے
صرف اک بشر نبی کو جو کہتا ہے بتلائے
آتے ہیں کیا بشر کو پسینے گلاب کے

کچھ بھی نہیں

یہ زمانہ یہ درد کچھ بھی نہیں
اک تماشا ہے اور کچھ بھی نہیں
اک آرزو سے ہے یہ دل آباد
ورنہ اس دل میں اور کچھ بھی نہیں
چشم ساقی کا فیض ہے کچھ بھی نہیں
جام و ساغر کا درد ہے کچھ بھی نہیں
دونوں عالم میں تم ہی ہو بس
دونوں عالم میں اور کچھ بھی نہیں

ان کی سواری

خوشبوئیں ساتھ لئے بادِ بہاری آئی
دل نے یہ جان لیا کہ ان کی سواری آئی
ان کے آنے سے جو شر بھاگا تو سارا بھاگا
خیر جو آئی تو وہ ساری کی ساری آئی
جی رہا ہوں مدینے کی تڑپ میں نازش
کاش کوئی کہہ دے چل اٹھ تیری باری آئی

انوار کا عالم

جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہو گا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہو گا
جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکر، عمر، عثمان، علی
اس وقت رسول اکرم کے دربار کا عالم کیا ہو گا

مشکل میں صدا

جب بھی مشکل میں محمد کو صدا دیتے ہیں لوگ
بگڑی تقدیر مدینے سے بنا لیتے ہیں لوگ

نام نبی

جب لیا نام نبی میں نے صدا سے پہلے
میری آواز وہاں پہنچی صبا سے پہلے
بے وضو عشق کے مذہب میں عبادت حرام
خوب روتا ہوں محمد کی ثناء سے پہلے

ایمانِ کامل

دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ حضور پاک سے دیکھا نہ جائے گا

محمد کی ثناء

زاہد کو اگر نازِ عبادت ہے تو کیا ہے
پلے میں ہمارے بھی محمد کی ثناء ہے

سبحان اللہ

میرے قدموں سے کرن پھوٹتی ہے مہتاب کی
دہلیز پہ کھڑا ہوں رسالت مآب کی

معراجِ نظر

دیدار کے قابل تو کہاں میری نظر ہے
یہ ان کی عنایت ہے کہ رُخ ان کا اِدھر ہے
میں گنبد خضریٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں
کوثر میرے نزدیک یہ معراجِ نظر ہے

محبت کے نگینے

پار طوفان سے اپنے سفینے ہوں گے
تیری پلکوں پر محبت کے نگینے ہوں گے
اپنی دولت پہ نہ اترائے نیازی کوئی
ایک دن دیکھنا ہم بھی مدینے ہوں گے

رحمت محبوب خدا

زاہد تیرے مجرم سے کہیں ہوش میں آ جا

اے رحمت محبوب خدا جوش میں آ جا

عالم یہ گنہگار کا ہو گا سر محشر

وہ خود ہی کہیں گے میری آغوش میں آ جا

حدِ یقین

لوگ نازاں ہیں کہ وہ حد یقیں تک پہنچے

یعنی ارباب خرد ماہِ مبیں تک پہنچے

مگر اس دور کرامات سے صدیوں پہلے

میرے آقا کے قدم عرش بریں تک پہنچے

بلال کوئی نہیں

زباں پہ صرف ہے دعویٰ مثال کوئی نہیں

دیارِ عشق میں بلال کوئی نہیں

ہر ایک لمحہ ہمیں وہ تو یاد رکھتے ہیں

ہمیں حضور کا لیکن خیال کوئی نہیں

نبی کے دامن رحمت سے جو ہیں وابستہ

عروج ان کے لئے ہے زوال کوئی نہیں

خدا کے فضل سے پڑھتا ہوں نعت شاہ امم

کرم انہی کا ہے میرا کمال کوئی نہیں

نعت پیمبر کا ذکر ہے

مرحبا صل علیٰ نعت کا در کھلتا ہے
مصحف نور سرِ اہل نظر کھلتا ہے
منزل آتی ہے تو سامانِ سفر کھلتا ہے
لب جو کھولوں تو یہاں عزیز کھلتا ہے
ایک ذرّہ ہوں مگر مہر درخشاں ہوں
نعت سرکارِ دو عالم کے سبب زندہ ہوں

محمد کا سہارا

بحر عصیاں کے تھپیڑوں سے نکل جاؤ گے
مانگنے والو محمدؐ کا سہارا مانگو
شب غم کو سحر بنانے کے لئے
صاحب اسراء کے تلوؤں کا سہارا مانگو

ثنائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سخن کی داد خدا سے وصول کرتی ہے
زباں آج ثنائے رسول کرتی ہے

اللہ کی جلوہ گری

اللہ کی ہم جلوہ گری دیکھ رہے ہیں
یا حسن و جمال مدنی دیکھ رہے ہیں
جس وقت پڑھو صل علی آلِ محمد
سمجھو کہ رسول عربی دیکھ رہے ہیں

رسول کا جمال

ضعیف پہ اگر نظر پڑے رسول کا جمال بن
قوی ہو اگر سامنے تو قہر ذوالجلال بن
خدا کے آگے سر جھکا کے سرکشوں کا سر جھکے
جفا ستم گروں کو دے ستم زدوں کی جان بن

تیرے نام

کتنی تسکین میسر ہے تیرے نام کے ساتھ
نیند آ جاتی ہے کانٹوں پر بھی آرام کے ساتھ
یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
کون روتا ہے لپٹ کر درو دیوار کے ساتھ

التجاء

سایۂ دامن کرم رکھنا
میرے مولا میرا بھرم رکھنا
بارِ عصیاں سے دل لرزتا ہے
لاج میری شاہِ اُمم رکھنا

درود محمدی کی فضیلت

کرم جب آلِ نبی کا شریک ہوتا ہے
ہو لاکھ بگڑا ہوا کام ٹھیک ہوتا ہے
درودِ آلِ محمد کی یہ فضیلت ہے
کہ لاشریک خود اس میں شریک ہوتا ہے

اجالوں کی طرح

میری آنکھوں میں وہ رہتے ہیں اجالوں کی طرح
میں نے دیکھا ہے انہیں دیکھنے والوں کی طرح
ان کے در سے تہی دامن نہیں آتا کوئی
مانگ کے دیکھ ذرا مانگنے والوں کی طرح

نعت سے شناسائی

نعت کے لفظوں سے جب میری شناسائی نہ تھی
روح میں بالیدگی سوچوں میں گہرائی نہ تھی
میں بس انہی گلیوں میں رہتا تھا مگر
خلقت شہر اس قدر میری تمنائی نہ تھی

صدا کے لئے

تم ہو جانے کہاں صدا کے لئے
ہے مدینہ تو ہر گدا کے لئے
ان کی گلیوں میں آنکھ روتی ہے
ہاتھ اٹھتے نہیں دعا کے لئے
یہ ٹھکانہ نہیں ہے غیروں کا
دل بنایا ہے مصطفیٰ کے لئے
مر کے پہنچا ہوں ان کے چوکھٹ پر
اب نہ روکو مجھے خدا کے لئے

جس میں خوشبو ہو ان کی زلفوں کی
میں تڑپتا ہوں اس ہوا کے لئے
مر ہی جاتا ہجر میں یہ صائم
جی رہا ہے تیری ثناء کے لئے

نبی کو پکارنا

شامِ غم کو نکھار لیتا ہوں
وقت اپنا گزار لیتا ہوں
مشکلیں جب بھی گھیرتی ہیں مجھے
میں نبی ﷺ کو پکار لیتا ہوں

نور ہی نور

جلوہ طور نظر آتا ہے
پاس اور دور نظر آتا ہے
جب تصور میں انہیں لاتا ہوں
نور ہی نور نظر آتا ہے

رب عالم نے تجھ کو

رب عالم نے تجھ کو بلایا وہاں
جس جگہ پہ کسی کو بلایا نہیں
ایک جلوے نے موسیٰ کو بے خود کیا
لا مکاں پہ بھی تو ڈگمگایا نہیں

ان سے معراج کی شب حق نے کہا
یوں تو پیارے ہیں مجھ کو سبھی انبیاء
میرے نزدیک آ میرے نزدیک آ
دیکھ تجھ سے تو کچھ بھی چھپایا نہیں
پاس اپنے بلانے کا تھا مدعا
تاکہ تیرا بھی چل جائے سب کو پتا
مجھ کو تیری قسم تجھ سے پہلے یہاں
میرے محبوب کوئی بھی آیا نہیں
جس کی عرش معلیٰ بنی رہ گزر
جو لٹاتا ہے انوار شام و سحر
اس کو کیوں نہ سایا رحمت کہیں
جس نے دشمن کا بھی دل دکھایا نہیں
وقت رنگیں نظاروں میں ڈھلتا رہا
رہا بستر گرم پانی چلتا رہا
ام ھانی کھڑی تھی مگر بے خبر
جیسے کوئی بھی گھر میں آیا نہیں

چشم رحمت

نہ کوئی نقش نہ چہرہ دکھائی دیتا ہے
بس ان کے نور کا دریا دکھائی دیتا ہے
جہاں بھی عکس پڑا ان کی چشم رحمت کا
وہیں سے چاند نکلتا دکھائی دیتا ہے

سرکار کے سپرد

دنیا کے مسئلے ہوں یا عقبیٰ کے مرحلے
سرکار کے سپرد ہیں سارے معاملے
اس پہ نہ کیوں نثار کروں سب
جس نام کے طفیل میری ہر بلا ٹلے

رحمتوں کا خزینہ

آ جاؤ رحمتوں کے خزینے کے سامنے
پھیلے ہوئے ہیں سب کے ہاتھ مدینے کے سامنے
اللہ رے شان دیار حبیب کی
کعبہ جھکا ہوا ہے مدینے کے سامنے

نبی کا نام

ہے علم و آگہی کا سمندر نبی کا نام
لیتے ہیں غوث و قطب و قلندر نبی کا نام
فرطِ ادب سے میرے فرشتے بھی جھک گئے
میں نے لیا جو قبر کے اندر نبی کا نام

اس لئے!

جب بھی میرے سامنے کوئی مشکل کام آتا ہے
تو لب پہ میرے محمد کا نام آتا ہے
کیونکہ!

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے بھی بنا دیتا ہے سب نام محمد

عشقِ احمد میں فنا

فنا عشق احمد میں ہوا ہوں کیا سمجھتے ہو
حیاتِ دائمی لے کر جیا ہوں کیا سمجھتے ہو
فرشتے جب یہ پوچھیں من ربک ما دینک یا حافظ
تو کہہ دینا غلام مصطفٰی ہوں کیا سمجھتے ہو

ہو نہیں سکتا

کبھی اس شخص کے غیبوں کا چرچہ ہو نہیں سکتا
بھرم جس کا نبی رکھے وہ رسوا ہو نہیں سکتا
حسین و مہ جبیں و نازنیں یوں تو بہت سے ہیں
مگر کوئی میری سرکار جیسا ہو نہیں سکتا

سرورِ کائنات

اللہ پاک نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ کو شان نورانیت بھی عطا کی، شانِ بشریت بھی عطا کی، حضور نور بھی ہیں اور حضور بشر بھی ہیں اور شانِ بشریت عطا کرنے کی حکمت یہ تھی پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تم پیکر بشریت میں اپنے بندوں سے کلام کروتا کہ میرے بندوں کو گفتگو کرنا آجائے۔ تم پیکر بشریت میں انسانوں کے اندر چلو تاکہ میرے بندوں کو چلنا آجائے۔ تم پیکر بشریت کے اندر بازار میں تجارت بھی کروتا کہ میرے بندوں کو لین دین کرنا آجائے۔

تم اس معاشرے میں رہ کر شادی بھی کرو

میرے بندوں کو شادی بھی کرنا آجائے

تم معاملات نمٹاؤ تاکہ میرے بندوں کو تمہیں دیکھ کر

معاملات طے کرنا آجائے تم غزوات بھی لڑو تاکہ

میرے بندوں کو قتال کرنا بھی آجائے۔

تم عبادت بھی کرو تاکہ

تمہیں پیکر بشریت میں سجدہ ریز ہوتا دیکھ کر میرے بندوں کو سجدہ کرنا آجائے۔

تم میرے حضور آہ وزاری بھی کرو تاکہ

میرے بندوں کو میرے حضور آنسو بہانا بھی آجائے۔

اور اسلام صدا دے تو اپنی اولاد کو

میدان کربلا میں قربان بھی کرو

میرے بندوں کو راہ حق میں اولاد قربان کرنا بھی آجائے

اے لوگو!

تم اس پیکرِ بشریت پر نظر رکھو اس لئے کہ

اگر تم اسے نہیں دیکھو گے تو زندگی گزارنے کا ڈھنگ کیسے سیکھو گے۔

اسے نہیں دیکھو گے تو

سونے جاگنے کا ڈھنگ کیسے سیکھو گے

تمہیں طرز زندگی کیسے آئیں گے

تمہیں آداب زندگی کیسے آئیں گے

تم فتح یاب کیسے ہو گے

تم معاملات کیسے نمٹاؤ گے

اس لئے یہ ضروری ہے کہ

تم رسول کو کھاتا ہوا بھی دیکھو رسول کو پیتا ہوا بھی دیکھو
تم رسول کو پیکر بشریت میں سوتا ہوا بھی دیکھو
تم رسول کو پیکر بشریت میں چلتا پھرتا ہوا بھی دیکھو
تم رسول کو پیکر بشریت میں فاقہ کرتا ہوا بھی دیکھو
تم رسول کو پیکر بشریت میں بوجھ اٹھاتا ہوا بھی دیکھو
تم رسول کو پیکر بشریت میں پیٹ پر پتھر باندھتا ہوا دیکھو
تم رسول کو پیکر بشریت میں تجارت کرتا ہوا بھی دیکھو
لیکن جہاں یہ سب کچھ دیکھو
تو وہاں کنکریوں سے کلمہ پڑھاتا ہوا بھی دیکھو
اسی میرے محبوب کو درختوں کے جھرنوں میں جھکاتا ہوا بھی دیکھو
اسی میرے محبوب کو سورج کو مغرب سے پلٹاتا ہوا بھی دیکھو
چاند دو ٹکڑے بناتا ہوا بھی دیکھو
دعاؤں سے بارش برساتا ہوا بھی دیکھو
اشاروں سے بادل بناتا ہوا بھی دیکھو
جنت تقسیم فرماتا ہوا بھی دیکھو
جہنم سے بچاتا ہوا بھی دیکھو
مردوں کو زندگی بخشتا ہوا بھی دیکھو
جانوروں سے سجدہ کرواتا ہوا بھی دیکھو
پتھروں سے درود پڑھاتا ہوا بھی دیکھو

اگر زمین پر چلتا ہوا دیکھتے ہو تو عرش معلیٰ پر چلتا ہوا بھی دیکھو۔ اس لئے کہ جب

تم زمین پر چلتا ہوا دیکھو گے تو اسے خدا نہیں کہو گے اور جب عرش معلیٰ پر چلتا ہوا دیکھو گے تو اپنے جیسا نہیں کہو گے!
اور خود ہی پکار اٹھو گے!

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور یہ امت مسلمہ کوئی نورانیت کے پیمانوں پر رکھ رہا ہے تو کوئی بشریت کے پیمانوں پر رکھ رہا ہے۔

بشریت کے پیمانوں پر رکھنے والو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری بشریت سے بھی اعلیٰ ہیں اور نورانیت کے ترازو تولنے والو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نورانیت سے بھی اعلیٰ ہیں اگر تم بشریت کے پیمانے پر رکھنا چاہتے ہو تو دیکھو! بیت المقدس میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار بشریت کے پیکر نیچے رہے ہیں اور حضور اوپر جا رہے ہیں۔

اور اگر نورانیت کے پیمانے پر رکھنا چاہتے ہو تو دیکھو! کہ وہ نور کا پیکر جبرائیل سدرہ پر کھڑا تک رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوپر جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مظہر اتم بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ اے لوگو میرا محبوب میری ذات کا مظہر تو اسے دیکھ لو کیونکہ میری ذات کا ہر عکس تمہیں ذاتِ مصطفیٰ میں نظر آئے گا۔ اس لئے

اگر تم میرا علم دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے علم کو دیکھ لو
اگر تم میرا جمال دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے جمال کو دیکھ لو
اگر تم میرا کمال دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے کمال کو دیکھ لو
اگر تم میرا قہر و غضب دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے جلال کو دیکھ لو
تم میری قدرتوں کو دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کی عظمتوں کو دیکھ لو
اگر تم میری رحمت کو دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کے تبسم کو دیکھ لو

اگر تم میرے عرش کے جلوے دیکھنا چاہتے ہو
تو مصطفیٰ کے قدموں کے تلوے دیکھ لو
اگر تم میرا قرب دیکھنا چاہتے ہو تو
مصطفیٰ کے قدموں سے لپٹ کر دیکھ لو
اگر تم میری برکتوں کا خزینہ دیکھنا چاہتے ہو
تو آؤ محمد مصطفیٰ کا مدینہ دیکھ لو
اگر تم میری خلقت دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کی صورت دیکھ لو
اگر تم میری وسعتیں دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کی وسعتیں دیکھ لو
اگر قرآن کی صورت دیکھنا چاہتے ہو تو مصطفیٰ کی صورت دیکھ لو

اس لئے کہ میں نے قرآن کے حسن کو بکھیرا تو (۶۶۶۶) آیات بن گئیں۔
جب قرآن کے حسن کو سمیٹا تو پیکر محمد بنا دیا۔ کائنات حسن جب پھیلی تو لا محدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام ہو کے رہ گئی اور ہمارا ایمان ہے کہ

یہ بھی قرآن ہے وہ بھی قرآن ہے
یہ قرآن لفظ ہے وہ قرآن معنی ہے
یہ قرآن متین ہے وہ قرآن تشریح
یہ قرآن کنایہ ہے وہ قرآن تصریح
یہ لباس کاغذ ہے وہ لباس بشر ہے
اس کی سطریں کالی آقا کی زلفیں کالی
اس کو دیکھنا بھی عبادت اس کو دیکھنا بھی عبادت
جس نے اس قرآن کی تلاوت کی وہ قاری بن گیا
جس نے چہرہ مصطفیٰ کی زیارت کی وہ صحابی بن گیا

یہ بھی قرآن ہے وہ بھی قرآن ہے
یہ بھی رہنما وہ بھی رہنما
یہ بھی ادھر آیا وہ بھی ادھر آیا
اس میں بھی کمال اس میں بھی کمال
اس میں بھی رعنائیاں اس میں بھی رعنائیاں
اس میں بھی بانکپن اس میں بھی بانکپن
اس کے سپارے حسین اس کے نظارے حسین
یہ کتاب انقلاب وہ پیغمبر انقلاب
یہ قرآن چپ چاپ وہ قرآن بولتا ہوا
یہ قرآن ٹھہرا ہوا وہ قرآن چلتا پھرتا
یہ راہ بتانے والا وہ راہ دکھانے والا
قیامت تک اس کی تلاوت قیامت تک اس کی نبوت

طیبہ کی گلیوں میں

گزر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں
تو ساری زندگی کر دوں بسر طیبہ کی گلیوں میں
درود ان پر سلام ان پر، سلام ان پر درود ان پر
وظیفہ ہو یہی شام و سحر طیبہ کی گلیوں میں

اس لئے کہ طیبہ کی گلیوں میں میرا محبوب رہتا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ کعبہ بھی افضل ہے مگر اللہ کی عزت کی قسم مدینے میں کعبے کا بھی کعبہ رہتا ہے۔ یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا۔ مشکوٰۃ شریف، صحاح ستہ، باب الفضائل اٹھا کر دیکھ لو۔
کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آواز دے دیں تو احترام

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ نماز توڑ کر آ جائے اور بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمادیں تو نماز توڑ دو۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ لیا اب کعبے کا کعبہ بھی دیکھو
اس لئے کہ سینہ اگر کعبے سے پھرا تو کیا ہوا
کعبے سے پھر کعبہ کی طرف ہو گیا ہے یہ ہمارا ایمان ہے
ایک کعبہ مکے میں ہے......تو ایک کعبہ مدینے میں ہے
مکہ میں فقط کعبہ ہے......مدینے میں کعبے کا بھی کعبہ ہے
وہ کعبہ پتھروں سے بنا ...... یہ کعبہ نور سے بنا
وہ کعبہ بتوں کا گھر تھا......اس کعبے نے اسے پاک کر دیا
وہ کعبہ عبادت کا قبلہ ہے...... یہ کعبہ محبت کا قبلہ ہے
وہ دعاؤں کا مرکز ہے ...... یہ عطاؤں کا مرکز ہے
اس کعبے کے اوپر کالا غلاف ہے......اس پر کالی کملی ہے
اس کعبے میں لڑائی حرام ہے اس کعبے سے جدائی حرام
ادھر فرشتوں کا حج ہوتا ادھر عرشیوں کا حج ہوتا ہے
وہاں دل لرزتے ہیں یہاں دل سنبھلتے ہیں
وہ کعبہ نمازوں کا قبلہ اور یہ کعبہ ایمان کا قبلہ ہے
وہ کعبہ آنسو دیکھتا ہے وہ کعبہ آنسو پونچھتا ہے
وہ کعبہ خالی کشکول دیکھتا ہے ....
اس کعبے کی سفارش پر خالی کشکول بھر جاتے ہیں
وہ کعبہ درد سنتا ہے یہ کعبہ درد مٹاتا ہے

ساری دنیا اس کعبے کا طواف کرتی ہے
مگر یہ کعبہ میرے مصطفیٰ کا طواف کرتا ہے
وہاں قیمت سجدہ ہے بہت
دل یہ کہتا ہے مگر دھیان مدینے میں ہے

اور وہ فقط ہمارا ہی محبوب نہیں بلکہ پوری کائنات کا محبوب اور اللہ رب العزت نے اسے اتنا عظیم محبوب بنایا کہ وہ جدھر چہرہ کرے خدا کعبہ بھی ادھر بدل دیتا ہے پھیر دیتا ہے قرآن کہتا ہے کہ

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ

ترجمہ: اے پیارے محبوب ہم تیرا بار بار آسمان کی طرف چہرہ اٹھتا دیکھ رہے ہیں۔

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

ترجمہ: اے والضحیٰ کے مکھڑے والے، جدھر تو چاہے گا ہم قبلہ بھی ادھر بدل دیں گے کیونکہ ہمیں تو فقط تیری رضا مطلوب ہے۔

اعلیٰ حضرت نے فرمایا

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اور دوستو حقیقت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اس کعبے کا بھی کعبہ ہیں۔ امام شعرانی فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز کعبہ مکے سے چل کر مدینے جائے گا اور گنبد خضریٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہو کر عرض کرے گا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم جو میرے گرد گھومتے رہے ہیں ان کی سفارش کرواتا ہوں۔ آپ انہیں جنت میں داخل کر دیں۔

کعبہ بنتا ہے اس طرف ہی ریاض
رخ جدھر کو وہ موڑ دیتے ہیں
اور جس طرف وہ نظر نہیں آتے
ہم وہ رستہ ہی چھوڑ دیتے ہیں

بکھرا ہوا شیرازہ

الٰہی بکھرا ہوا شیرازہ باہم کیوں نہیں ہوتا
ملت پہ کرم ، رب کریم کیوں نہیں ہوتا
کیا بات ہے اس دور کے انسان کو مولا!
بربادیء انسان کا غم کیوں نہیں ہوتا

حقِ محبت

تم پیروی شاہِ ہدیٰ کیوں نہیں کرتے
حق ان کی محبت کا عطا کیوں نہیں کرتے
اس جاہ طلب قوم کی نیت میں خلل ہے
یہ صورتِ حالات مکافاتِ عمل ہے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

تیرے ذکر کو ہم نے تیری خاطر بلند کر دیا اے محبوب تیرا ذکر بلند کرنے والے ہم ہیں۔ اس لئے ہم نے تجھے......!

ہم نے تجھے جلسوں سے بے نیاز کر دیا
مجلسوں سے بے نیاز کر دیا

جلسوں سے بے نیاز کر دیا
ترانوں سے بے نیاز کر دیا
کتابوں سے بے نیاز کر دیا
نصابوں سے بے نیاز کر دیا

ہم چاہتے ہیں

کہ تیرا ذکر کسی شخصیت کا محتاج نہ رہے
تیری عظمت کسی تصنیف کی محتاج نہ رہے
تیری شہرت کسی مصنف کی محتاج نہ رہے
تیری صورت کسی تفسیر کی محتاج نہ رہے
تیری سیرت کسی تقریر کی محتاج نہ رہے
تیرا چرچا کسی لسان کا محتاج نہ رہے

اے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

ہم نے تجھے مصنفین سے بے نیاز کر دیا
تذکروں سے بے نیاز کر دیا
انسانوں سے بے نیاز کر دیا
لسانوں سے بے نیاز کر دیا
تقریروں سے بے نیاز کر دیا

ہم چاہتے ہیں کہ

مصنف شہرت پائے تو تیری نسبت سے
تذکرے قبولیت پائے تو تیری نسبت سے

انسان معتبر ہو تو تیری نسبت سے
تاریخ معتبر ہو تو تیری نسبت سے
گلستاں معطر ہوں تو تیری نسبت سے

ہم تیری ہی ذات سے

گلوں کو تبسم دیں جھرنوں کو ترنم دیں
آبشاروں کو نغمے دیں، بہاروں کو ذرّے دیں
سورج کو روشنی دیں چاند کو چاندنی دیں
ستاروں کو تابندگی دیں مزدوروں کو زندگی دیں
غنچوں کو چٹخنا دیں کلیوں کو مہکنا دیں
زمیں کو ہریالہ دیں ہریالی کو مالی دیں
انسان کو تحفظ دیں زبان کو تقدم دیں
کائنات کو وجود دیں وجود کو مسجود دیں
سجدوں میں لذت دیں لذتوں کو حلاوت دیں
حلاوت کو چاشنی چاشنی کو سرور، سرور کو نور دیں
اس لئے محبوب

جلوے میرے

جلوے میرے بسائے تو تو
جنت میری دلائے تو تو
عرش میرا سجائے تو تو
فرش میرا بسائے تو تو

خزانے میرے لٹائے تو تو

کوثر میری پلائے تو تو

پیغام میرا سنائے تو تو

کعبہ میرا بسائے تو تو

گرے ہوئے اٹھائے تو تو

بچھڑے ہوئے ملاتے تو تو

کیونکہ!

تو خلق کا تاجور ہے

تو خلق کا پیکر ہے

تو ذاتِ الٰہیہ کا مظہر ہے

تو خلق سے معتبر ہے

پیارے ہم نے تجھے اعجاز دیا

ہم نے تجھے وقار دیا

ہم نے تجھے قرآن دیا

ہم نے تجھے بلندیاں دیں

ہم نے تجھے رفعتیں دیں

ہم نے تجھے برکتیں دیں

پیارے

اب قیامت تک انسان جدھر کائنات لگائے گا کائنات کا ذرہ ذرہ اسے تیری داستان سنائے گا!

سبز گنبد

ہمیشہ ہے پیش نظر سبز گنبد
ہے گویا میرا ہم سفر سبز گنبد
طلب کس ضیاء کی ہے اہل جہاں کو
جہاں میں ہے جب جلوہ گر سبز گنبد
تبسم کی خیرات دیتا رہے گا
زمانے کو شام و سحر سبز گنبد
جلاتا میرے قلب و نظر لو ہے تائب
وہ پرنور جالی وہ سرسبز گنبد

نام بچاتا ہے

اک نام بچاتا ہے مجھے رنج و الم سے
اِک ذات ہے جو مجھ کو بکھرنے نہیں دیتی
کوئی اور بچائے نہ بچائے مجھے ناصر
اک نعت یہ سرکار کی مرنے نہیں دیتی

مدینے کے نظارے

کیا تم کو بتاؤں میں مدینے کے نظارے
مجھ سے تو یہ تصویر بنائی نہیں جاتی
ہر چیز بھلا دوں میں جاچیو لیکن
اک یاد مدینے کی بھلائی نہیں جاتی

عرض تمنا کرنا

لفظ کے بس میں نہ تھا عرض تمنا کرنا
راس آیا مجھے اشکوں کو وسیلہ کرنا
میرے غم خانے کو ہے ان کی توجہ درکار
جن کو آتا ہے تبسم سے اجالا کرنا
ان کے دامن بھی مرادوں سے وہی بھرتے ہیں
عمر بھر آیا نہ جن کو تقاضا کرنا
تیرے محبوب سے منسوب ہے تائب یا ربّ
سر محشر اسے خلقت میں رسوا نہ کرنا

کلام الامام، امام الکلام

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے
نبی رازدارِ مع اللہ لی ہے
وہ نامی کے نام خدا نام تیرا
رؤف رحیم و علیم و علی ہے
لکیریں کرتے ہیں تعظیم میری
فدا ہو کے تجھ پہ یہ عزت ملی ہے
تمنا ہے فرمایئے روزِ محشر!
یہ تیری رہائی کی چھٹی ملی ہے
تیرے در کا دربان جبریل امیں ہے
تیرا مدح خواں ہر نبی ہر ولی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

اظہار کو زینت

حسن آواز بھی اظہار کو زینت بخشے
پیشِ سرکار مگر دل کی صدا کام آئی
روز محشر نہ ظہوری تھا کوئی زادِ عمل
سرورِ دیں کے تبسم کی ضیاء کام آئی

دل شیدا کیا ہے

نور جس دل میں نہ ہو وہ دل شیدا کیا ہے
ہو نہ سینے میں مدینہ تو وہ سینہ کیا ہے
تو ہے مصطفیٰ ، تیرا محبوب ہے قاسم
لاکھ منکر کریں انکار تو ہوتا کیا ہے
جب سے ہے چشم کرم ان کی میری حالت پر
مجھ کو عقبیٰ کی نہیں فکر یہ دنیا کیا ہے
یا محمد کی صدا دل سے لگاؤ تو سہی
پردہ غیب سے دیکھنا پھر ہوتا کیا ہے

بارانِ کرم حضور صلی اللہ علیہ وسلم

بارانِ کرم ہیں وہ ہم پیاسے مجسم ہیں
کب دیکھیے ہم پر بھی رحمت کی گھٹا برسے

اور اپنے سا بشر سمجھے جو نورِ مجسم کو
آئینہ میں وہ اپنی صورت کو ذرا دیکھے

ہوگیا

بیٹھے بیٹھے کام سارا ہو گیا
جب پلک جھپکی نظارہ ہو گیا
لب بھی کھلنے نہ پائے تھے یہاں
حال ان پہ آشکارا ہو گیا

چہرہ ام الکتاب تیرا

تو شاہِ خوباں، نوجانِ جاناں، چہرہ ام الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مثال تیری جواب تیرا
تو سب سے اوّل تو سب سے آخر ملا ہے حسنِ دوام تجھ کو
ہے عمر لاکھوں برس کی تیری مگر ہے تازہ شباب تیرا
نظر میں اس کی ہے ہر حقیقت ہو مشک عنبریا بوٹے جنت
ملا ہے اس کو ملا ہے جس نے پسینہ گلاب تیرا
خدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پر ستر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طور لاکھوں جو اک بھی اٹھتا حجاب تیرا
ہے تو بھی صائم عجیب انسان جو خوف محشر سے ہے ہراساں
ارے تو جن کی ہے نعت پڑھتا وہی تو لیں گے حساب تیرا

دیدرسول کا ارمان

دیدِ رسول کا میں ارمان لئے ہوئے
بیٹھا ہوں ہر نظر میں گلستاں لئے ہوئے

ظلمت بڑھی تو مہر رسالت ہوا طلوع
انسان کی نجات کا ساماں لئے ہوئے
ہم پر بھی اک نظر اے مہر تمام
ہم بھی پڑے ہیں دفتر عصیاں لئے ہوئے

کہاں؟

قاصد کہاں سفینہ کہاں نامہ بر کہاں؟
لیکن وہ میرے حال سے نہیں بے خبر کہاں؟
اے دستگیر دستِ کرم کو دراز کر
یوں ہو گی میری عمر محبت کہاں؟
مظہر یہ نعتِ خواجہ عالم کا فیض ہے
ورنہ میرے کلام میں تھا یہ اثر کہاں
وہ آستانِ پاک کہاں میرا سر کہاں؟
میں اِک بشر کہاں وہ خیرالبشر کہاں؟
ذکر رسول سارے غموں کا علاج ہے
ورنہ غمِ جہاں سے کسی کو مفر کہاں؟

کنارے کر لے

اے بندہ دنیا کی محبت سے کنارہ کر لے
جیسے بھی گزارا ہو گزارا کر لے
اللہ کے جلووں کی اگر ہے خواہش
سرکار کے جلووں کا نظارہ کر لے

دمادم آج بھی ہے

ان مست الست فضاؤں میں ذکر ان کا آج بھی ہے
اک کیف کی صورت کل بھی تھی اک وجد کا عالم آج بھی ہے
ہونٹوں پہ سجا کے ذکر تیرا کل کون چمن سے گزرا تھا
ہر پتہ پتہ حرفِ دعا ہر شاخ کا سرخم آج بھی ہے
میرے آقا تیری گلی کے، جب لوگ دکھائی دیتے ہیں
بے ساختہ کہنا پڑتا ہے فردوس میں آدم آج بھی ہے

انسانِ عظیم

وقت کو جو بدل دے وہ انسان عظیم
وقت کے ساتھ بدلنا کوئی کردار نہیں

پورا ارماں کرلو

آج پورا دل پر شوق کا ارماں کر لو
خوب جی بھر کے ثنائے شہ خوباں کر لو
آج محفل میں علاج ، غم عصیاں کر لو
شدتِ دردِ جدائی کا بھی داماں کر لو
شمع عشق محمد کو فروزاں کر لو
آج پورا دل پر شوق کا ارماں کر لو

درِ نبی سے مانگو

درِ نبی سے جو مانگو وہ بے حساب ملے
دعا کرن کی ہو تو آفتاب ملے

مدح سرائی

دے مجھ کو زباں مدحِ سرائی کیلئے
جانا ہے مدینے میں گدائی کیلئے
یا ربّ ہو عطا مجھ کو غلامی کی سند
دربارِ محمد میں رسائی کے لئے

پکارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مار ہی ڈال مجھے اپنی ادا سے پہلے
اپنی منزل پہ پہنچ جاؤ قضاء سے پہلے
جب وسیلہ بھی بڑی چیز ہے دنیا میں نعیم
میں پکاروں گا محمدؐ کو خدا سے پہلے

نعت کا صدقہ

اپنے تو نیازی اپنے ہیں
غیروں نے ہم سے پیار کیا
سب نعتِ نبی کا صدقہ ہے
کہ عزت اپنی ہوتی ہے

رحمت ہے بڑی چیز

دولت ہے بڑی چیز نہ ثروت ہے بڑی چیز
عزت ہے بڑی چیز نہ شہرت ہے بڑی چیز
کوثر ہے بڑی چیز نہ جنت ہے بڑی چیز
اے رحمت عالم تیری رحمت ہے بڑی چیز

نغمۂ جاوید

جب تک بدن میں جان دہن میں زباں رہے
لب پہ ثنائے خواجۂ کون و مکاں رہے
لاکھ احساس تیرا کشتۂ حالات رہے
تیرے ہونٹوں پہ شگفتہ سی بات رہے
یوں سربزم کوئی نغمہ جاوید سنا
کہ تیرے بعد بھی محفل میں تیری بات رہے

گلشن میں جا کے

گلشن میں جا جا کے ہر گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے
نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

نعت کا انعام

مقدر میں شاہوں سے اونچا بہت ہے
جسے تیرے در کا گدا دیکھتا ہوں
ہیں آنکھیں جو روشن تو دل بھی منور
یہ نعت نبی کا صلہ دیکھتا ہوں

دلِ راز کی باتیں

آؤ تسکینِ دلِ راز کی باتیں کریں
ہجر کے شب سید ابرار کی باتیں کریں

بلبلیں کرتی رہیں گل کی چمن کی گفتگو
ہم محمد کے لبوں و رخسار کی باتیں کریں

چھڑاؤں گا

آنکھوں کو آج ہجر کے غم سے چھڑاؤں گا
صحرائے دل کو شہر مدینہ بناؤں گا
خلوت کدہ بناؤں گا اک وسط شہر میں
گلہائے آرزو سے پھر اس کو سجاؤں گا
پلکوں سے اپنی جھاڑ کے فرش حریم ناز
اک سمت تخت ختم رسالت بناؤں گا
اس تخت نازنیں پہ بصد تزک و احتشام
دو جگ کے تاجدار کو لا کے بٹھاؤں گا
پھر ان کے پائے نازہ پہ رکھ کے سر نیاز
سوئے ہوئے نصیب کو اپنے میں جگاؤں گا

اوّل آخر

ہر ابتداء سے اوّل
ہر انتہا سے آخر
کوثر میری ساقی تو
جنت میری مالک تو
ربوبیت میری ختم نبوت تیری
تخلیق میری تسلیم تیری

بخشش میری شفاعت تیری
کلام میرا ادا تیری
تقدیر میری تدبیر تیری
قدرت میری رحمت تیری
برکت میری حرکت تیری
خلقت میری امت تیری

محمد اسے کہتے ہیں

جو چھوڑ کے جنت دنیا میں آئے
آدم اس کو کہتے ہیں
جو ماننے والے اپنی کشتی میں بچوائے
نوح اس کو کہتے ہیں
جو کود پڑے آتشِ نمرود میں بے خطر
ابراہیم اس کو کہتے ہیں
جو وقت بیماری صبر کمائے
ایوب اس کو کہتے ہیں
جو حسن سے اپنے بھوک مٹائے
یوسف اس کو کہتے ہیں
جو طور پر چڑھ کے ربّ کو بلائے
موسیٰ اس کو کہتے ہیں
جو ہاتھ سے اپنے پرندے اڑائے
عیسیٰ اس کو کہتے ہیں

اور

نظر جس میں ہر نبی کی رنگ و بو آئے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کہتے ہیں

اور پھر

وہ محبوب کہ جو

حسن مطلق کی ادا — زینت ارض و سماء
مظہر ذات رب العلے — بحر جودو سخا
ابر لطف و عطا — حسن صبر و رضا
شاہد کبریاء — تاجدارِ انبیاء
شاہ والا نسب — بادشاہ عرب
سرور ذی حشم — بحر جودو کرم
پاسبانِ حرم — شاہِ ملک ارم
مونس انس و جاں — حامیء بے کساں
سرور کون و مکاں — رحمتِ انس و جان

یعنی

سر سے لیکر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
گفتگو سرکار کی قرآن کی تفسیر ہے
سوچتی تو ہو گی دنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر
وہ مصور کیسا ہو گا جس کی یہ تصویر ہے

گلستانِ عشق کی مہکار

نعت ہی تو گلستانِ عشق کی مہکار ہے

نعت ہی طوطیانِ عشق کی چہکار ہے

نعت ہی ظلمتوں سے برسرِ پیکار ہے

نعت ہی سازِ ذوق و عشق کی جھنکار ہے

نعت ہی آبروئے دھن کی دستار ہے

نعت ہی راہروان ذوق کی رفتار ہے

نعت ہی مصطفیٰ سے پیار کا اظہار ہے

نعت ہی مصطفیٰ سے عشق کا اقرار ہے

نعت ہی اہلِ حق کی پہچان کا معیار ہے

نعت ہی مصطفیٰ کی سیرت و کردار ہے

نعت ہی صدق ویقیں کی اصل میں معمار ہے

نعت ہی حسن عقیدت کا حسیں اظہار ہے

نعت ہی نعت خواں کے واسطے ہے بندگی

نعت ہی ناصر نبی سے والہانہ پیار ہے

نعت ہی ایوان سوز کی پہچان ہے

نعت ہی دیوان گانِ مصطفیٰ کی پہچان ہے

نعت ہی تو راہروانِ شوق کی ہے جستجو

نعت ہی ایمان اپنا نعت ہی قرآن ہے

مہیب سورج

مہیب سورج اُگے ہوئے ہیں میرے وطن کی گلی گلی میں
عجیب خوب و ہراس پایا چمن چمن میں کلی کلی میں
سکون کی دولت بھی ایک نایاب جنس لگتی ہے جہاں میں
قرار پایا تو صرف پایا نبی نبی میں علی علی میں

مانگنا دیکھے

کبھی طیبہ کی گلیوں میں تمہارا ٹہلنا دیکھے
کبھی غاروں کے آنگن میں دعائیں مانگنا دیکھے
بدلتا دیکھ کر کعبہ ہوا مجھ کو یقیں ناصر
خدائے لم یزل آقا تمہارا دیکھنا دیکھے

افلاس کی یلغار

سکوں کی چمک گرچہ میرے پاس نہیں ہے
چاندی نہیں سونا نہیں الماس نہیں ہے
سلطان مدینہ کا کرم اتنا ہے ناصر
افلاس کی یلغار کا احساس نہیں ہے

جشن بہاراں

خزاں میں بھی چمن میں اس لیے جشن بہاراں ہے
شہر مصطفیٰ سے مہرباں سی گرد آتی ہے
بگولے آگ کے رقصاں تو ہیں صحرائے ہستی میں
مدینے سے مگر پھر بھی ہوائیں سرد آتی ہیں

مدارج ذکر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَاحَۃَ الْعَاشِقِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ○

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

اور ہم نے بلند کردیا آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو (۳۰ الم نشرح ۴)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمِ○

سامعین محترم توفیق الٰہی سے آج کی یہ عظیم الشان محفل ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منعقد کی جارہی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہر جگہ اور ہر ساعت ہو رہا ہے کیونکہ ساری کائنات کی نجات اسی ذکر میں ہے۔ آیئے ذرا مل کر حضور کی بارگاہ میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرتے ہیں۔

ذرا مل کر پڑھیے

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ

حضرات محترم! آج کی اس نورانی محفل میں آپ کے حسن و جمال کے تذکرے اور ذکر و فکر کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے کیونکہ اس محفل میں شرکت کرنا بہت بڑی سعادت مندی ہے اس لئے کہ

جہاں۔ ذکر حبیب ہوتا ہے
خود خدا بھی قریب ہوتا ہے
ان کی محفل میں بیٹھنے والا
آدمی خوش نصیب ہوتا ہے

سید ناصر چشتی نے اپنی محبت کا یوں اظہار فرمایا ہے

یاد میں ان کی آنکھ سے آنسو بہنے والے بہتے ہیں
ان کی مدحت ان کی نعتیں کہنے والے کہتے ہیں
آنے والے آجاتے ہیں ان کے شہر سے اے ناصر
ان کی کرم کی چھاؤں میں تو رہنے والے رہتے ہیں

ہاں تو میں عرض کر رہا تھا کہ ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے ذریعہ نجات ہے۔ بیمار دلوں کا سرور ہے۔ چہرے کا نور ہے۔

شان نزول!

قرآن حکیم کی آیت:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (پ ۳۰)

مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی ابتدائی آیات میں سے ہے کیونکہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت توحید سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے والے مسلمان انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے اور عرب سے باہر کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی نہیں سنا تھا اور نہ ہی کوئی آپ کے مشن سے واقف تھا اس وقت خالق کائنات کا یہ

ارشاد مبارکہ خواہ کتنی ہی دور اس پیشگوئی کا حامل ہو لیکن بادی النظر میں عجب نظر آتا ہے۔ اس وقت کسی نے اس پر غور کیا ہوگا؟ اور کسی نے اس آیت کی اہمیت کو سمجھا ہوگا؟ لیکن قرآن حکیم صرف پہلی صدی ہجری کی کتاب تو نہیں اس کو قیامت تک محفوظ رہنا ہے اور لوگوں کو صراط مستقیم دکھاتے رہتا ہے اور قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے۔ اس لئے قرآن حکیم کی یہ پیش گوئی ایک نہ ایک دن پوری ہو کر رہی وہ کیسے؟

وہ اس طرح سے کہ آج آپ یہ دیکھیں بڑے بڑے نامور اور شہنشاہ اس دنیا میں آئے اور دنیا سے ایسے گئے کہ ان کا نام لیوا۔ آج کوئی نہیں، جس وقت وہ اس دنیا سے مٹ گئے ان کا نام ونشان بھی مٹ گیا۔ ان کا کردار مٹ گیا حتیٰ کے راجوں مہاراجوں نے اور اپنے وقت کے شہنشاہوں نے اپنے اپنے نام سونے اور چاندی کے تو بہت سکوں میں لکھوائے، اپنے تخت و تاج پر لکھوائے۔ راج محلوں کی دیواروں پر لکھوائے۔ پتھروں میں کھدوائے مگر مٹ گئے جن کا نام ونشان تک نہیں ہے۔

اللہ نے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک کا تذکرہ اپنی لاریب کتاب میں یوں فرمایا۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (پ ۳۰)

اور ہم نے بلند کر دیا آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی برکات تو بہت سی ہیں بلکہ آپ کا ذکر تو بحر و بر بھی کرتے ہیں کسی شاعر نے تو یوں تک کہہ دیا۔

پڑھن تیرا کلمہ پتھر کملی والے
ایہہ ترے تے سب بحر و بر کملی والے
جے ہووے تیری نظر کملی والے
مدینہ دا کرساں سفر کملی والے

خداواسطے کر دے اک آس پوری
دکھا مینور بھی اپنا گھر کملی والے

سامعین محترم!

جب باری آئی آمنہ کے لال کی — پیکر حسن و جمال کی
جب باری آئی نبی بے مثال کی — نبی باکمال کی
جب باری آئی صاحب شرف وکمال کی — اللہ کے دلدار کی
جب باری آئی نبیوں کے سردار کی — اللہ کے یار کی
جب باری آئی رسولوں کے تاجدار کی — امت کے غم خوار کی
جب باری آئی پیغمبروں کے شہکار کی — نبی مختار کی

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلکہ وہ محبوب کیسی عظمت ورفعت والا ہے کہ جس کا نام پاک آج بھی عالمین کی زبانوں پر، دماغوں، کتابوں میں صحیفوں میں، پتھروں میں، جسمانی اعضاء میں، پھلوں میں، پھول کی پتیوں میں، شجر وحجر میں، حتیٰ کہ عرش وفرش میں ایسا نقش ہو چکا ہے جو نہ مٹا ہے نہ مٹے گا۔ جس کے متعلق اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر
ذکر اونچا ہے تیرا بول ہے بالا تیرا

دوسرا مقام:

رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
پس از حمد خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں۔

تخلیق کائنات کا فلسفہ

حضرات ذی وقار!

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ خالق کائنات نے اپنے پیارے حبیب جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

آن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم

حیات کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

مقصود کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

باعث کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

کی عظمت و رفعت میں ارشاد فرمایا میں نے تمہارا نام اپنے نام کے ساتھ ملا دیا ہے لہٰذا جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تمہارا ذکر ہوگا اور میں نے دنیا کو بھی اسے لئے پیدا فرمایا کہ انہیں تیری منزلت و قربت بتلاؤں اور تیرا مقام محمودیت دکھاؤں۔

ولو لاك لما ذلقت الدنيا

ترجمہ: اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا ہی نہیں کرتا۔

حضرات محترم! اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں ہوگا میرا ذکر وہاں ہوگا تیرا ذکر (معارف اسم محمد ۲۲۹ ابن عساکر)

سامعین محترم ذرا توجہ فرمائیں! معلوم ہوا

جہاں ہو گی میری ربوبیت — وہاں ہو گی تیری نبوت

جہاں ہو گی میری خدائی — وہاں ہو گی تیری مصطفائی

جہاں ہو گی میری الوہیت — وہاں ہو گی تیری رسالت

جہاں ہو گی میری محبت — وہاں ہو گی تیری رحمت

بلکہ یوں کہیے

آدم کی محفل میں میرا ذکر — آدم کی محفل میں تیرا ذکر
نوح کی محفل میں میرا ذکر — نوح کی محفل میں تیرا ذکر
ابراہیم کی محفل میں میرا ذکر — ابراہیم کی محفل میں تیرا ذکر
موسیٰ کی محفل میں میرا ذکر — موسیٰ کی محفل میں تیرا ذکر
یوسف کی محفل میں میرا ذکر — یوسف کی محفل میں تیرا ذکر
ادریس کی محفل میں میرا ذکر — ادریس کی محفل میں تیرا ذکر
یعقوب کی محفل میں میرا ذکر — یعقوب کی محفل میں تیرا ذکر
یونس کی محفل میں میرا ذکر — یونس کی محفل میں تیرا ذکر

سنیے حضرات! اللہ فرماتا ہے:

فرشتوں کی محفل میں میرا ذکر — فرشتوں کی محفل میں تیرا ذکر
حوروں کی زباں پر میرا ذکر — حوروں کی زباں پر تیرا ذکر
شمس و قمر میں میرا ذکر — شمس و قمر میں تیرا ذکر
شجر و حجر میں میرا ذکر — شجر و حجر میں تیرا ذکر
خشک و تر میں میرا ذکر — خشک و تر میں تیرا ذکر
بحر و بر میں میرا ذکر — بحر و بر میں تیرا ذکر
جنت کی فضاؤں میں میرا ذکر — جنت کی فضاؤں میں تیرا ذکر
جنت کی ہواؤں میں میرا ذکر — جنت کی ہواؤں میں تیرا ذکر
عرش بریں پہ میرا ذکر — عرش بریں پہ تیرا ذکر

نہیں نہیں اے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی اک اک گلی، اک اک شہر، اک اک بستی جس

ملک میں جہاں ہو گا میرا ذکر وہاں ہو گا تیرا ذکر
جہاں ہو گی میری ربوبیت وہاں ہو گی تیری رسالت
جہاں ہو گی میری محبت وہاں ہو گی تیری رحمت

کیونکہ اے میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

میں خالق کائنات ہوں تو مالک کائنات ہے
میں معطر کائنات ہوں تو قاسم کائنات ہے

اس لئے کہ

میں رب العالمین ہوں تو رحمتہ العالمین
میں مالک یوم الدین ہوں تو شفیع المذنبین
مجھ پر خدائی ختم تجھ پر مصطفائی ختم
میرے جیسا خدا نہیں تیرے جیسا مصطفیٰ نہیں
میرے جیسا خالق نہیں تیرے جیسی مخلوق نہیں
میرے جیسا معبود نہیں تیرے جیسا عبد نہیں

شاعر اہل سنت الحاج عبدالستار نیازی رحمتہ اللہ کی زبانی

ہر پاسے پیاں نے دہائیاں تیرے ناں دیاں
فرش عرش تے رشنائیاں تیرے ناں دیاں
تیرا نام لباں تل جاندیاں بلاواں نے
تیرے نام وچہ مولا رکھیاں شفاواں نے
شاناں میرے اللہ نے ودھائیاں تیرے ناں دیاں
ہر پاسے پیاں نے دہائیاں تیرے ناں دیاں
کیڈا سوہنا نام تیری مدنی من موہنیا
جگ ہویا سوہنا تیرے ناں نال سوہنیا

قابل توجہ!

خالق کائنات ارشاد فرماتا ہے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (کنزالایمان)

حضرات مکرم! سامعین محترم، اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تیرے نام کو تیرے کام کو بلند کر دیا۔

تیری ذات کو ، تیری بات کو بلند کر دیا
تیرے پیار کو ، تیرے معیار کو بلند کر دیا
تیرے وطن کو ، تیرے مسکن کو بلند کر دیا
تیرے کردار کو ، تیرے اخلاق کو بلند کر دیا
تیری نسبت کو ، تیری محبت کو بلند کر دیا
تیرے عمل کو ، تیرے علم کو بلند کر دیا
تیری سنت کو ، تیری سیرت کو بلند کر دیا
تیری صورت کو ، تیری شرافت کو بلند کر دیا
تیری صداقت کو ، تیری تجارت کو بلند کر دیا
تیری عدالت کو ، تیری شجاعت کو بلند کر دیا
تیرے جمال کو ، تیرے کمال کو بلند کر دیا
تیرے صحابہ کو ، تیری آل کو بلند کر دیا

بلکہ جس جس جگہ جس چیز کو آپ سے نسبت ہو گی ہم نے اس جگہ کے مرتبے کو بلند و بالا کر دیا بلکہ ہم نے جس جس جگہ نے تیرے قدموں کو بوسہ دیا ہم نے اس جگہ کے مرتبے کو بھی بلند و بالا کر دیا۔ اس مقام کو بلند و بالا کر دیا جس کے درخت کو ترا ہا

لگتا ہم نے اس درخت کا مرتبہ بلند کر دیا۔

حضرت محترم ذرا توجہ فرمائیں!

جس سواری پر تو سوار ہو، ہم نے اس سواری کا مرتبہ بلند کر دیا
جس گلی میں تیرے قدم لگے ہم نے اس گلی کا مرتبہ بلند کر دیا
جس پہاڑ پر تیرے قدم لگے ہم نے اس پہاڑ کا مرتبہ بلند کر دیا
جس شہر میں تو آیا ہم نے اس شہر کا مرتبہ بلند کر دیا
جس ماں کی گود میں تو آیا ہم نے اس ماں کی گود کا مرتبہ بلند کر دیا
جس گھر میں تو آیا ہم نے اس گھر کا مرتبہ بلند کر دیا
جس خاندان میں تو آیا ہم نے اس خاندان کا مرتبہ بلند کر دیا
جس امت کی طرف تو آیا ہم نے اس اُمت کا مرتبہ بلند کر دیا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ (پ۳۰)

حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اذ ذکرت ذکرت معی (حدیث)

اے محبوب! جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں تیرا بھی ذکر ہوگا۔ اسی طرح دوسرے مقام پر حضرت ابوالعباس ابن عطاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

اذ ذکرت ذکرت معی سے مراد یہ ہے کہ جعلت تمام الایمان بذکرا من فن ذکرک ذکرنی۔

یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے ایمان کو اپنے ذکر سے مع تمہارے ذکر کے تمام کیا جب تک کلمہ کے دونوں جز ادا نہ کئے جائیں اور میری وحدانیت والوہیت کے ساتھ ساتھ تمہاری رسالت کا اقرار نہ کیا جائے۔ ایماں صحیح اور قابل اعتبار نہیں ہوگا

اور میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا جس نے تمہارا ذکر کیا۔ اس نے میرا ذکر کیا۔

(نزہۃ الواعظین جلد سوم میں ۱۱۷) (معارف اسم محمد ۲۳۳)

خاتم المحققین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

کہ ہم نے آپ کے نام اور آپ کے ذکر کو اپنا و آخرت میں نبوت اور شفاعت کے ساتھ بلند فرمایا اور آپ کے اسم گرامی کو اپنے اسم جلالت کے ساتھ کلمہ اسلام، اذان، نماز اور تمام خطبات میں شامل قرار دیا۔ کوئی بھی خطبہ پڑھنے والا، اذان دینے والا نماز ادا کرنے والا ایسا نہ ہوگا جو اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ نہ کہے۔ (مدارج النبوت ج ۱)

و ضم الا له اسم النبی الی اسمعه اذقال فی الغمیس الوذن اشهد

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا دیا ہے۔

انجمن پنجاب لاہور دیوان حسان بن ثابت مطبع

اس لئے جب موذن پانچوں وقت کی اذان میں اشھد لا اله الا الله کہتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اشھد ان محمد رسول اللہ کا بھی اظہار و اعلان کرتا ہے۔

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرات ذی وقار!

لفظ محمد اتنا دلکش اور حسین ہے کہ اسے سنتے ہی ہر نگاہ فرط تعظیم و ادب سے جھک جاتی ہے اور لبوں پر درود و سلام جاری ہو جاتا ہے۔ اس کا معنی و مفہوم بھی اس کی طرح حسین و دلآویز ہے لفظ محمد، حمد سے مشتق ہے جس کے معنی تعریف و ثناء بیان کرنے کے ہیں۔

(راغب اصفہانی، المفردات ۱۳۱)

حضرات! یہ وہ نام ہے جو قدرت کی طرف سے روز اول ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص کر دیا گیا ہے اور سابقہ انبیاء کتب مقدسہ میں آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کا اسم مبارک بار بار بیان ہوتا رہا ہے۔ پہلے پہل یہ نام حضرت سلیمان علیہ السلام کی تسبیحات میں آیا جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر دیتے ہوئے فرمایا وہ ٹھیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ میرے محبوب اور میری جان ہیں۔ (اسمائے مصطفیٰ ۴۱)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

امام راغب اصفہانی لفظ محمد کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ محمد اسے کہتے ہیں جس کی قابل تعریف عادات حد اور شمار سے زیادہ ہوں۔ امام قسطلانی لکھتے ہیں کہ محمد اسے کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے جبکہ امام زرقانی لکھتے ہیں کہ اس سے مراد وہ ذات ہے جس کی تعریف کی جانے کی حد نہ ہو۔ (اسمائے مصطفیٰ ص ۴۶)

قرآن مجید میں لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرات! قرآن مجید اور فرقان حکیم میں اللہ کریم جل جلالہ نے لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر چار مرتبہ آیا ہے۔

وما محمد الا رسول (ترجمہ) اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ (آل عمران ۱۴۴)

دوسرے مقام پر لفظ محمد کی شان بیان فرمائی۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب ۴۰)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں سے پچھلے (کنز الایمان)

تیسرے مقام پر ارشاد ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے:

(ترجمہ) اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا۔ (محمد ۲)

چوتھے مقام پر شان محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (فتح ۲۹)

لفظ محمد صلی اللہ کا ہر حرف با معنی ہے۔

حضرات! لفظ حروف کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ عام طور پر کسی ایک یا ایک سے زیادہ حرفوں کو حذف کر دیا جائے تو باقی حروف بے معانی ہو کر رہ جاتے ہیں لیکن اللہ اور محمد جو ربّ کائنات اور اس کے محبوب کے ذاتی اسمائے گرامی اس قاعدے سے مستثنٰی ہیں؟ مثلاً اگر لفظ اللہ کا پہلا حرف الف ہٹا لیا جائے تو للہ کا لفظ بے معنی نہیں ہو جاتا۔ اس کا مطلب معبود کے لئے ہو جائے گا۔ اگر دوسرا حرف لام کم کر دیا جائے تو الہ کا لفظ رہ جائے گا اور یہ لفظ معبود کے ہم معنی استعمال ہوتا ہے۔ اگر الہ کا الف گرا دیا جائے تو باقی لہ رہ جاتا ہے لغت کی رُو سے اس کا معنیٰ ہے برائے خدا گر لہ کے ل کو بھی موقوف کر دیا جائے تو باقی ہ رہ جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہوگا بس وہی، یعنی اس میں اللہ (جل جلالہ) کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح اگر لفظ محمد کا پہلا حرف میم ہٹا لیا جائے تو باقی حمد رہ جاتا ہے جس کے معنی تعریف، توصیف وثناء کے ہیں۔ یہ لفظ اللہ کی توصیف وثناء کے لئے مخصوص ہے۔ اگر حاء کو ہٹا لیا جائے تو لفظ مد باقی رہ جائے گا جس کا مطلب مدد کرنے والا محمد کی میم گرانے سے مد بچے گا۔ جو دراز و بلندی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور یہ اشارہ اس عظمت و رفعت کی طرف ہے جو رب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور نبی کریم کو عطا کی ہے۔ اس ارشاد الٰہی کی طرف ہے جس میں فرمایا گیا۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ بلند فرما دیا۔

حضرات! اگر م کو بھی گرا دیا جائے تو صرف د، دلالت کرنے کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضو کی ذات اقدس اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اللہ جل جلالہ کی ربوبیت، الوہیت اور اس کی وحدانیت کا پرچم بلند کرنے والا ہے۔ اس توحید سے ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جدا نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ بندے کو حق سے ملانے والی ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ اس واسطے سے ہی خدا کی ذات تک رسائی ممکن ہے۔ (اسمائے مصطفیٰ ص ۴۵)

حسن کل سراپا حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سامعین محترم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دونوں کا مفہوم ہے۔ وہ ذات جس کی بار بار اور کثرت سے تعریف کی جائے۔ یہاں یہ حقیقت پیش نظر ہے کہ تعریف ہمیشہ کسی خوبی اور کمال پر کی جاتی ہے۔ نقص اور عیب پر نہیں۔ اس اعتبار سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا دونوں اسماء کے لغوی مفہوم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر انسانی لغزش و خطا اور ہر بشری نقص و عیب سے پاک ہونا اور اس کے ساتھ ساتھ صفات کاملہ کا فطری طور پر موجود ہونا ثابت ہو رہا ہے کیونکہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات فطری اور ہر ظاہری اور باطنی نقص و عیب سے مبرا ہے۔ شاعر نبوت حضرت حسان بن ثابت کے ان اشعار کا بھی مفہوم ہے۔

واحسن منك لم ترقط عيني
واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبراً من كل عيب
كانك قد خلقت كما تشاء

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت شخص کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جسمانی و روحانی عیب سے کلی طور پر پاک اور منبر پیدا ہوئے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی پیدا کیے گئے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود چاہتے تھے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

(ترجمہ) اور ہم نے تمہارے ذکر کو تمہارے لئے بلند کر دیا۔ (پ ۳۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ فرمان ربی ہے۔

اذ ذکرت ذکرت معی

(ترجمہ) اے محبوب جہاں جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں وہاں تیرا ذکر ہوگا۔

(شفاء شریف)

حضرات معلوم ہوا جہاں ذکر الٰہی وہاں ذکر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم۔ کائنات میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں ذکر الٰہی تو ہو مگر ذکر رسول نہ ہو (ایسا ہرگز نہیں بلکہ عرش وفرش، شجر وحجر، آسمانی کتابوں میں بھی ذکر الٰہی کے ساتھ ذکر رسول ہے۔ حضرات توجہ فرمائیں......

آسمانوں پر میرا ذکر، آسمان میں تیرا ذکر
زمینوں پہ میرا ذکر، زمینوں میں تیرا ذکر
توریت میں میرا ذکر، توریت میں تیرا ذکر
انجیل میں میرا ذکر، انجیل میں تیرا ذکر
زبور میں میرا ذکر، زبور میں تیرا ذکر
قرآن میں میرا ذکر، قرآن میں تیرا ذکر

نہیں نہیں

بیت اللہ کے طواف میں میرا ذکر، بیت اللہ کے طواف میں تیرا ذکر
صفا و مرہ کی بلندیوں پر میرا ذکر، صفا و مروہ کی بلندیوں پر تیرا ذکر

حجر اسود کی ادا میں میرا ذکر، حجر اسود کی ادا میں تیرا ذکر
مکہ کی فضاؤں میں میرا ذکر، مکہ کی فضاؤں میں تیرا ذکر
مدینہ کی ہواؤں میں میرا ذکر، مدینہ کی ہواؤں میں تیرا ذکر

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (پ۳۰)

اے محبوب ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

سامعین محترم! حضور نبی کریم جب عرش بریں پر تشریف لائے تو ہر جگہ پر دیکھا کہ نام محمد لکھا ہوا ہے کیونکہ خالق کائنات نے محبوب کو عرش پر بلایا ہی اس لئے تھا کہ اے محبوب دیکھ لو جہاں جہاں میرا نام وہاں وہاں تیرا نام اس لئے کہ

کوثر کے جام پر میرا نام — کوثر کے جام پر تیرا نام
حوران جنت کی جبیں پر میرا نام — حورانِ جنت کی جبیں پر تیرا نام
نمازی کی عبادت میں میرا نام — نمازی کی عبادت میں تیرا نام
سدرہ کی بلندیوں پر میرا نام — سدرہ کی بلندیوں پر تیرا نام
اذان کی پکار میں میرا نام — اذان کی پکار میں تیرا نام
مجاہد کی للکار میں میرا نام — مجاہد کی للکار میں تیرا نام
مقرر کی تقریری میں میرا نام — مقرر کی تقریر میں تیرا نام
محرر کی تحریر میں میرا نام — محرر کی تحریر میں تیرا نام
مفسر کی تفسیر میں میرا نام — مفسر کی تفسیر میں تیرا نام
مدبر کی تدبیر میں میرا نام — مدبر کی تدبیر میں تیرا نام
خطیب کے خطبہ میں میرا نام — خطیب کے خطبہ میں تیرا نام
مفتی کے فتوے میں میرا نام — مفتی کے فتوے میں تیرا نام
ادیب کے ادب میں میرا نام — ادیب کے ادب میں تیرا نام

سمندروں کی موجوں میں میرا نام — سمندروں کی موجوں میں تیرا نام
دریاؤں کی روانی میں میرا نام — دریاؤں کی روانی میں تیرا نام
فضاؤں میں میرا نام — فضاؤں میں تیرا نام

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ (پ۳۰)

اے محبوب ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

اس لئے

ادھر مصطفیٰ کی ثناء ہو رہی ہے
نماز عاشقوں کی ادا ہو رہی ہے
فلک پر فرشتے ہیں سر خم زمیں پر
خدا کی خدائی فدا ہو رہی ہے

بڑی شان عظمت ہے نام — محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خدا بھی ہے بھیجے سلام — محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں حور و ملک سب غلام — محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دو قرآن

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی بابت پوچھا تو آپ نے جواباً فرمایا:

"کان خلقه القرآن"

"اے حضور کے اخلاق کے بارے میں پوچھنے والے کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا۔ قرآن ہی تو حضور کا اخلاق ہے یعنی قرآن کی تعلیمات کی عملی تفسیر، پیکر مصطفیٰ ہے یعنی:

ہے یہ بھی قرآن ہے وہ بھی قرآن

یہ کتابوں کا سردار	وہ رسولوں کا سردار
یہ منزل من اللہ	وہ مرسل من اللہ
اس میں خدا کا کمال	اس میں خدا کا جمال
یہ سینوں میں اترنے والا	وہ روحوں میں اترنے والا
یہ مسلمانوں کے لئے رحمت	وہ تمام جہانوں کیلئے رحمت
یہ بھی لاریب	وہ بھی لاریب
یہ بھی نرالا	وہ بھی نرالا
یہ بھی اعلیٰ	وہ بھی اعلیٰ
یہ بھی خدا کا	وہ بھی خدا کا
یہ بھی حق	وہ بھی حق

مگر فرق یہ ہے:

یہ خاموش قرآن
وہ بولتا ہوا قرآن
یہ قرآن سکوت والا
وہ قرآن حرکت والا
یہ قرآن اجمال
وہ قرآن تفسیر
یہ قرآن قندیل
یہ قرآن تنویر
یہ قرآن لفظ
وہ قرآن معنی

یہ قرآن فکر
وہ قرآن ذکر
یہ قرآن متن
وہ قرآن تشریح
اس قرآن کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں
اس قرآن کی ایک صورت ہے
یہ قرآن کالی سطروں والا
وہ قرآن کالی کملی والا
اس قرآن کا پڑھنے والا قاری
اس قرآن کا پڑھنے والا صحابی

ارے!

یہ قرآن خدا کی کتاب ہے
وہ قرآن رسالت مآب ہے

قرآن کا اعجاز

قرآن کریم وہ واحد کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خالقِ کائنات نے خود لیا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

بے شک ہم نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آسمانی کتابوں میں سے قرآن ہی وہ واحد کتاب ہے جو چودہ سو سال گزر جانے کے بعد ویسی کی ویسی ہے اور کوئی اس کا ایک حرف بھی نہیں بدل سکا۔

ایک وقت وہ بھی آیا جب ایک عیار پادری نے نہایت عیاری سے کام لے

ہوئے انجیل کا فائر پروف کر کے اہل اسلام کو چیلنج کر دیا کہ آؤ مسلمانو!

انجیل ہماری کتاب ہے	قرآن تمہاری کتاب ہے
یہ ہمارے لئے مقدس	وہ تمہارے لئے مقدس
یہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک	وہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک
یہ ہمارے دلوں کا سرور	وہ تمہارے دلوں کا سرور
یہ ہمیں عزیز	وہ تمہیں عزیز
اس سے ہماری آن	اس سے تمہاری آن
یہ ہمارے مذہب کی جان	وہ تمہارے مذہب کی جان
یہ ہمارا ایمان	وہ تمہارا ایمان
یہ ہماری علامت	وہ تمہاری علامت
ہم اس پر قربان	تم اس پر قربان

آؤ دیکھتے ہیں

یہ سچی ہے یا وہ سچی ہے
یہ حق ہے یا وہ حق ہے
یہ صحیح ہے یا وہ صحیح ہے

تم قرآن کو آگ میں پھینکو میں انجیل کو آگ میں پھینکتا
جو جل گئی وہ جھوٹی جو بچ گئی وہ سچی

یہ چیلنج سنتا تھا کہ عام مسلمان مضطرب ہو گئے مگر اہل معرفت میں سے حضرت شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے چیلنج کو قبول کر لیا اور آپ نے فرمایا! "اے پادری" کتابوں کو آگ میں پھینکنے سے فیصلہ نہیں ہوگا۔ تم انجیل گلے میں ڈالو، میں قرآن گلے میں ڈالتا ہوں اور ہم دونوں آگ سے گزرتے ہیں جو بچ گیا وہ سچا، اس کی کتاب بھی سچی اور

جو جل گیا وہ جھوٹا اور اس کی کتاب بھی جھوٹی آپ کا یہ چیلنج سن کر پادری کے ہوش اڑ گئے اور بھاگ کھڑا ہوا۔ آپ قرآن گلے میں ڈالے آگ سے بحفاظت گزر گئے۔

قرآن کی تلاوت

دل کا سرور ہے قرآن کی تلاوت
مصطفیٰ کا دستور ہے قرآن کی تلاوت
دیوار و در جگمگاتے ہیں اس سے
اندھیروں میں ہے نور قرآن کی تلاوت
تخیل کا تقویٰ و طہارت ہے یہ
اور ارتقائے شعور ہے قرآن کی تلاوت
فضل و کرم ہے خدا کا اور
رحمت و نور ہے قرآن کی تلاوت
ہارون قصائد عالم سے کچھ رستہ نہیں
مجھے منظور ہے قرآن کی تلاوت

قرآن اور ذکر رسول

قرآن پاک نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف طیبہ کا ذکر ہے۔ وہ مختلف مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف حمیدہ کا ذکر کرتا ہے۔

جیسے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ روشن کا ذکر

وَالضُّحٰی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زلف عنبرین کا ذکر

وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رب کے پختہ الفت کا ذکر

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا ذکر

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فضل الٰہی کا ذکر

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا ذکر

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر

يٰسٓ ، وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ذکر

لَقَدْ كَانَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کا ذکر

عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تن اطہر کا ذکر

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گفتار مبارک کا ذکر

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کا ذکر

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کا ذکر

وَالَّذِيْنَ وَجْهَهٗ

حضرات گرامی قدر پھر کیوں نہ کہیں

عَزَّوَجَلَّ ، مُدَّثِّرٌ ، یٰسٓ ، طٰهٰ

قرآن اور قسمیں

آپ جانتے ہیں کہ رب کائنات نے قرآن پاک میں مختلف احوال سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے۔

وہ رب کائنات:

کہیں آپ کے جمال کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے افعال کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے اقوال کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے احوال کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے اخلاق کی باتیں کرتا ہے
کہیں آپ کے وجود پاک کی باتیں کرتا ہے

اور......

کہیں آپ کے جلووں کی باتیں کرتا ہے
تو کہیں آپ کے ولولوں کی باتیں کرتا ہے

کہیں وہ باری تعالیٰ آپ سے منسوب چیزوں کی قسمیں اٹھاتا ہے آیئے ان قسموں کا تذکرہ کرتے ہیں۔

والنهار اذا تجلی تیرے روزوں کی قسم
واللیل اذا یغشی تیری راتوں کی قسم

لا اقسم بھذا البلد ہے تیری محبت
ورنہ کھاتا نہیں شہروں کی قسم
احسن تقویم ہے تیرے حسن کی تفسیر
کیا ضرورت کھاؤں میں حسینوں کی قسم
ضحیٰ کی صورت میں فحیٰ کا ہے مقصود
تیرے چہرے پہ سجے نوروں کی قسم
والیل کے الفاظ تلاتے ہیں یہ راز
تیرے کندھوں پہ سجی زلفوں کی قسم
والعصر کا مقصد تیرے دور کی چاہت
کیوں رب ہو کے کھاتا میں زمانوں کی قسم
والنجم ہے پیارے تیرے نور کا مصداق
ہرگز نہیں کھاتا میں ستاروں کی قسم
جمال میں بے مثل ہیں سرکار مدینہ
ہارون مجھ کو خدا کی قسموں کی قسم

مدینہ

جنت کی جنت مدینہ
سراپا رحمت مدینہ
سامان مسرت مدینہ
دلوں کی راحت مدینہ
سکون کی دولت مدینہ
گلیوں کی نکہت مدینہ

بہاروں کی رنگت مدینہ
غریبوں کی عشرت مدینہ
عاشقوں کی عزت مدینہ
خدا کی رحمت مدینہ
ہماری دولت مدینہ
روح کی لذت مدینہ
دل کی چاہت مدینہ
جنت میں گر خدا نے کہا کیا چاہیے
تو بول اٹھوں گا رب العزت مدینہ

مدینے کی بات

جب مدینے کی بات ہوتی ہے
ہر مصیبت کی بات ہوتی ہے
ان کی پڑھتا ہوں نعت جب صائم
ان کی رحمت بھی ساتھ ہوتی ہے

مدینے کی باتیں

اپنے سینے کی بات کرتے ہیں
ہر قرینے کی بات کرتے ہیں
دل میں صائم مدینہ آ جائے
یوں مدینے کی بات کرتے ہیں

رحمت کا نظارہ ہے مدینے کی گلی میں
عظمت کا خزینہ ہے مدینے کی گلی میں
ہر دکھ کا مداوا ہے مدینے کی گلی میں
برسات چراغاں ہے مدینے کی گلی میں
اک نور اجالا ہے مدینے کی گلی میں
ہر غم کا سہارا ہے مدینے کی گلی میں
غریبوں کا داتا ہے مدینے کی گلی میں
بے چاروں کا چارہ ہے مدینے کی گلی میں
کائنات کا دولہا ہے مدینے کی گلی میں
اک راج دلارا ہے مدینے کی گلی میں
حسن کا نظارہ ہے مدینے کی گلی میں
اللہ کی رحمت ہے مدینے کی گلی میں
منگتوں کا گزارا ہے مدینے کی گلی میں
گناہوں کا مداوا ہے مدینے کی گلی میں
محبوب کا ڈیرہ ہے مدینے کی گلی میں
عشاق کا مسکن ہے مدینے کی گلی میں
قرآن کی تفسیر ہے مدینے کی گلی میں
خدا کی دلیل ہے مدینے کی گلی میں
خدا کی رضا ہے مدینے کی گلی میں
صدیق کی صداقت ہے مدینے کی گلی میں
فاروق کی عدالت ہے مدینے کی گلی میں

عثمان کی سخاوت ہے مدینے کی گلی میں
حیدر کی شجاعت ہے مدینے کی گلی میں
حسنین کی شہادت ہے مدینے کی گلی میں
رب کعبہ کی قسم صرف میم کا پردہ ہے اگر اٹھ جائے تو
تو
خود خدا ہے مدینے کی گلی میں

مدینۃ المنورہ

سناؤ ہمیں بس مدینے کی باتیں
نہ دولت نہ مال و خزینے کی باتیں
مدینے کی باتیں سناؤ ہمیں کہ ہیں یہ
مریض محبت کے جینے کی باتیں
مقدس ہیں دیگر مہینے بھی لیکن
نرالی ہیں حج کے مہینے کی باتیں
فضول اور بیکار باتوں کے بدلے
کروں کاش ہر دم مدینے کی باتیں
گو گرمی میں مشروب ٹھنڈا ہے مرغوب
کرو جام آقا سے پینے کی باتیں
میرا شاہ سینہ مدینہ بنا دو
رہیں سوچ میں بس مدینے کی باتیں
بنے کاش عطار ایسا مبلغ
موثر ہوں آقا کمینے کی باتیں

صحیفہ جو بھی ہو مثلِ قرآں ہو نہیں سکتا
منافق کبھی احساسِ ایماں ہو نہیں سکتا
نہ ہو تعظیم جس کے دل میں سرکارِ عالم کی
عبادت لاکھ وہ کرے مسلماں ہو نہیں سکتا

مدینے کے سامنے

آ جاؤ رحمتوں کے خزینے کے سامنے
پھیلے ہوئے ہیں سب کے ہاتھ مدینے کے سامنے
اللہ اے شان دیارِ حبیب کی
کعبہ جھکا ہوا ہے مدینے کے سامنے

مدینے کے نظارے

کیا تم کو بتاؤں میں مدینے کے نظارے
مجھ سے تو یہ تصویر بنائی نہیں جاتی
ہر چیز بھلا دوں میں حاجیو لیکن
اِک یاد مدینے کی بھلائی نہیں جاتی

رباعی

انور مصطفیٰ ہے پرنور ہیں وہ راہیں
طیبہ کے گلشنوں سے آتی ہیں وہ ہوائیں
جلوے کے تاب پھر ہیں ہر مست کی نگاہیں
دیدار کی غرض ہے چلمن سے مسکرائیں

ملتا ہے کیا مدینے میں

ملتا ہے کیا مدینے میں اک بار جا کے دیکھو
کرتے ہیں مالا مال وہ دامن بچا کر کے دیکھو

ان کی گلی میں مانگتے پھرتے ہیں تاجدار
تو بھی ان کریم کے منگتوں میں آ کر دیکھ

خیرات دے کر کہتے ہیں کہ منگتے کی خیر ہو
بن مانگے خیر ملتی ہے آ آزما کے دیکھ

دھل جائیں گے گناہ تیرے ہو جائے گا کرم
در پہ میرے حبیب کے آنسو بہا کر تو دیکھ

اے چشم کوہ نور کی ہے آرزو تجھ کو
خاک در رسول کا سرمہ لگا کر دیکھ

آزاد ہونا ہے اگر ہر غم کی قید سے
لب پہ رسول پاک کی مدحت سجا کے دیکھ

واصف تیری نجات کا ہے راستہ یہی
اُلفت نبی کی آل کی دل میں بسا کے دیکھ

چلو دیارِ نبی کی جانب

چلو دیار نبی کی جانب
درود لب پہ سجا سجا کر
بہار لوٹیں گے ہم کرم کی
دلوں کو دامن بنا بنا کر

نہ ان کے جیسا سخی ہے کوئی
نہ ان کے جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے
نوازتے ہیں بلا بلا کے

اگر مقدر نے یاوری کی اگر مدینے گیا میں خالد
قدم قدم خاک اس گلی کی میں چوم لوں گا اٹھا کر

شان صحابہ رضی اللہ عنہما

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد لامحدود درود پاک حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرنے کے بعد آج کا یہ مبارک بابرکت پروگرام اور عظیم اجتماع پاکیزہ اجتماع نورانی وروحانی اجتماع نبی کریم کے چار یاروں کی یاد میں منعقد کیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ منتظمین کی محبت کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور حاضرین کا محفل میں آنا بیٹھنا اور سننا سنانا قبول ومنظور فرمائے۔ فرمان خدا

حضرت گرامی، بلا تمہید وعظ شروع!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ساری کائنات کو پیدا کرنے والا ہوں۔

میں کائنات کا خالق ہوں
میں اس کا پالنہار ہوں

قرآن پاک میں ارشاد فرمایا

خلق السموات والارض

زمین وآسمان میں نے پیدا فرمائے یہ حق اور سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا بھی خود فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا فرمایا اور انتخاب بھی خود ہی فرمایا ہے۔ اللہ نے اپنے پسندیدہ لوگ منتخب فرمائے ہیں۔ یا اللہ تیرے منتخب لوگ کون ہیں!

اللہ نے فرمایا! وہ حضور کے جانثار صحابہ ہیں۔

حضرات گرامی قدر!

سرکار کے جانثار صحابہ کرام نے جو جو انعامات خداوندی حاصل کیے ان کی شان کیا بیان کروں...... صحابہ کو دیکھو

جنہوں نے سرکار کے پیچھے نمازیں پڑھیں
جنہوں نے سرکار کے قدموں پہ جانیں نچھاور کیں
جنہوں نے غزوات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا
جو مصطفیٰ کی ڈھال بنے رہے
جو سرکار کے دربار میں بیٹھے رہتے تھے
جنہوں نے اپنا مال سرکار پر قربان کردیا
جنہوں نے اپنی اولاد سرکار پر قربان کردی

آج لوگ کہتے ہیں صحابہ کرام کی فضیلت کیوں مانتے ہو صحابہ کرام کو کیوں مانتے ہو، ارے اگر ہم صحابہ کو نہ مانیں تو کس کو مانیں

ہم صحابہ کو کیوں نہ مانیں جن کو فضل وکرم سرکار سے ملا ہے جن کو ایمان کی دولت سرکار سے حاصل کی ہے۔

کر دتا ہے اسدے تائیں بدر کمال نبی نے
جس نوں اُلفت نال کرایا پاک جمال نبی نے

نہیں سڑیا وچ اگ جو پھڑیا ہتھ دمال نبی نے
دوزخ وچہ کیوں جاسی صائم جینوں رکھیا نال نبی نے

صحابہ کرام کے چنے ہوئے لوگ ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم رسول اللہ کے چنے ہوئے لوگ ہیں۔

چن لے جنہاں نوں کمالی والا اوہ ظلم کمائیں سکدے
پڑھیا علم نبی توں جنہاں اوہ سبق بھلائیں سکدے
دین سکھائے نبی جنہاں نوں اوہ دین گوائیں سکدے
صائم جنتی نبی کہوے اوہ دوزخ جائیں سکدے

اسلام کی عظمت کے منارے ہیں صحابہ
ہر دور کے سنی کو پیارے ہیں صحابہ

حضرات گرامی!

نبی دی اصحابہ والا رتبہ کس نے پوناں
وچہ دربار نبی دے جنہاں نبویاں رکھیاں دھوناں
ڈب نہیں سکدے جنہاں نے ساڈا بیڑا ہے لوناں
کوئی منے نہ منے صائم سنیاں حق سناؤناں

حضرات گرامی!

صحابہ کی تعریف یہ ہے کہ جس نے ایمان کی حالت میں سرکار کی زیارت کی اور ایمان کی حالت میں ہی اس کا انتقال ہوا وہ

آج کوئی ولی تو بن سکتا ہے
کوئی غوث بھی بن سکتا ہے
کوئی قطب بھی بن سکتا ہے

کوئی ابدال بھی بن سکتا ہے
کوئی داتا بھی بن سکتا ہے
کوئی عزت والا بھی بن سکتا ہے
کوئی حشمت والا بن سکتا ہے
لیکن صحابی نہیں بن سکتا

رسول چاند ہیں اور ستارے ہیں صحابہ
ہر سنی کو ہر دور میں پیارے ہیں صحابہ
اللہ کی رحمت کے اشارے ہیں صحابہ
اسلام کی عظمت کے منارے ہیں صحابہ
آقا کے وہ ساتھی ہیں اور عاشق ہیں صحابہ
سچائی کو ہیں چاہتے صادق ہیں صحابہ
کی آل سے جنہوں نے ہر وقت محبت
ہم سب کی وہ تعریف کا لائق ہیں صحابہ
نبی کے نام پروارے ہیں تن من دھن صحابہ نے
کیا ہے دھر میں اسلام کا چانن صحابہ نے
صحابہ اسلام کے محسن ہیں
صحابہ قرآن کے معلم ہیں
صحابہ ایمان والے مومن ہیں
صحابہ نبی پاک کے معاون ہیں
صحابہ رسول پاک سے فیض یاب ہیں
صحابہ کملی والے کا انتخاب ہیں

صحابہ ایمان والوں کا ساحل ہیں
صحابہ اپنے ایمان میں کامل ہیں
صحابہ تربیت مصطفیٰ سے اکمل ہیں
صحابہ تمام اولیاء اللہ کے رفیق ہیں
صحابہ رسول کے فرزند ہیں
صحابہ کے منکر کافر وزندیق ہیں
صحابہ ہمارے امام ہیں
صحابہ پر ہمارے سلام ہیں
صحابہ محبت اہل بیت سے سرشار ہیں
صحابہ مومنین کے سالار ہیں
صحابہ ہم سب کے دلدار ہیں
صحابہ ہمارا چین ہیں قرار ہیں
صحابہ جنت کے راہی ہیں
صحابہ حضور کے سپاہی ہیں
صحابہ وجہ رحمت دارین ہیں
صحابہ اللہ والوں کا چین ہیں
ہر اصحابی نبی سچے دا ہے حسن دا نوری تارا
ہر اک راہ ہدایت اتے ہر اک اب تو پیارا
طعن کرے اصحاب تے جہڑا انا سمجھ نکارا
باہجوں عشق اصحاب دے صائم نہیں لبھا کوئی کنارے
اگر آپ ایمان چاہتے ہیں اگر آپ حضور کی خوشنودی چاہتے ہیں آپ رسول کو

ناراض نہیں کرنا چاہتے تو سرکار دو عالم کے جان نثار پیارے صحابہ کرام رضوان اللہ سے سچی محبت کریں۔ ان کے پیار سے اپنے دلوں کو منور کرلیں۔

شاناں والے نبی دے سب ذیشان اچیرے
عشق نبی دے نور تھیں کیتے جہاں دور ہنیرے
کون پہنچے اس تھاں تے جتھے اصحاباں دے ڈیرے
پونچ کی اوتھے چیل دی صائم جتھے ہیں بازاں دے پھیرے

ارے جن کو کملی والے ہدایت عطا فرمائیں وہ بے ہدایت کیسے ہو سکتے ہیں۔

اوہ نئیں ڈبدے جہاں تائیں نبی نے تاریا ہووے
نال نگاہ دے نبی جہاں دا بخت سنواریا ہووے
جہاں جمال نبی دا کر کے دل نوں ٹھاریا ہووے
حکم نبی دا سن کے صائم جہاں تن من واریا ہووے

حضرات گرامی!

سرکار دو عالم نے جب جہاد کے لئے اعلان کیا تمام صحابہ کرام جوک در جوک بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے جب مسجد نبوی کی تعمیر کا مرحلہ آیا تو صحابہ کے ساتھ تھے۔

جب سرکار دوسرے ممالک میں اپنا ایلچی بنائیں تو صحابہ کو
سرکارِ دو عالم کی خدمت کریں تو صحابہ
نبی کی محبت میں جان قربان کریں تو صحابہ
سرکار کی اطاعت میں گھر والوں کو چھوڑ دیں تو صحابہ
حضور کی محبت میں مال قربان کریں تو صحابہ
لیکن پھر بھی آج لوگ صحابہ پر فتوے لگاتے ہیں انہیں شرم نہیں آتی

جو صحابہ کرام کا منکر ہے وہ رسول اللہ کے فرمان کا منکر ہے

جو رسول اللہ کے فرمان کا منکر ہے وہ قرآن کا بھی منکر ہے

جو صحابہ کا منکر ہے وہ پیارے آقا کی آل کا منکر ہے

جو صدیق کا دشمن ہے وہ علی کا دشمن ہے

جو نبی کے دوستوں کا باغی ہے وہ رسول کا باغی ہے۔

نبی جہاں نو یار بناوے اسیں اوہناں نوں مار نہیں کہناں

حق نوں اساں نہیں باطل کہنا اسا نور نوں نار نہیں کہناں

دن نوں رات اسی کیوں کہیے اساں پھل نوں خار نہیں کہناں

صائم جو صدیق دا دشمن اوہنوں علی دا یار نہیں کہناں

ارے صحابہ کرام کی محبت دیکھئے۔ جنگ احد میں ایک صحابیہ کا باپ اس کا بھائی اس کا شوہر شہید ہو گئے جب اسے خبر پہنچی تو اس نے کہا ان کو چھوڑ و مجھے میرے آقا کے بارے مین بتاؤں جب بتایا سرکار دو عالم ہیں مجھے کوئی مصیبت نہیں لگتی مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ میرے بھائی، باپ اور شوہر میرے آقا پر قربان ہو کر سرخرو ہو گئے۔ ان کے شہید ہو جانے سے مجھے خوشی حاصل ہوئی ہے۔ ان کی زندگی کا مقصد انہیں حاصل ہو گیا وہ آقا کے قدموں پر قربان ہو گئے۔ حضرات گرامی!

یہ محبت تھی

یہ عشق تھا

یہ پیار تھا

یہ الفت تھی

یہ عقیدت تھی

حضرت عائشہ فرماتی ہیں ایک صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اپنے جذبات

کی ترجمانی کرنے کی کوشش کی عرض کی آقا؟ آپ یقیناً میرے نزدیک میری جان اور میری اولاد سے زیادہ محبوب ہیں جب میں اپنے گھر ہوتا ہوں تو اس وقت تک بے قرار رہتا ہوں جب تک آپ کے چہرہ کو دیکھ نہ لوں۔

پھر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کی زیارت کرنے سے قرار پاتا ہوں یا رسول اللہ جنت میں آپ سب سے اعلیٰ مقام پر ہوں گے تمام انبیاء کے مقامات نیچے ہوں گے۔ کیا سرکار میں آپ کو وہاں نہ دیکھ سکوں گا؟

سرکار خاموش رہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہو گئے۔

ومن یطع اللہ الرسول فاولیک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین و الشھدآء و الصالحین وحسن اولٓئک رفیقا:

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ جنت میں انہی کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء صدیقین، شہید اور نیک لوگ اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کا نمائندہ عروہ بن مسعود جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے۔ وہ کہتے ہیں۔ اے لوگو! خدا کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں بھی گیا ہوں۔ قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے ایوانوں میں بھی حاضر دے چکا ہوں لیکن میں نے کسی بادشاہ کی ایسی تعظیم ہوتے ہوئے نہیں دیکھی جتنی تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے صحابہ کرتے ہیں۔

سرکار جس بات کا حکم دیتے ہیں صحابہ تعمیل میں دوڑ پڑتے ہیں۔ سرکار جب وضو فرماتے ہیں تو صحابہ وضو والا پانی لینے کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات جنگ کی صورت آجاتی ہے۔ جب سرکار گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ ہمہ تن گوش رہتے

یہاں تک کہ سوئی گرے اس کی آواز بھی آجائے۔

صدیق اکبر نے حضور کی محبت میں سانپ ضرر حاصل کر لی اپنے آقا کی طرف نہ نے دیا۔

یہ محبت ہے!

حضرت عثمان سے لوگوں نے کہا تم کعبے کا طواف کرلو حضرت عثمان نے جواب دیا جب تک میرے آقا کعبہ کا طواف نہیں کرتے میں کعبے کو دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔

یہ محبت ہے!

حضرت مولا علی نے سرکار کی محبت میں نمازِ عصر کو قربان کر دیا

یہ محبت ہے!

صحابہ نے نماز کی حالت میں اپنا چہرہ سرکار کی طرف پھیرلیا

یہ محبت ہے! حضرت عمار بن یاسر نے سرکار کی محبت میں اتنی تکالیف اٹھائیں

حضرت بلال حبشی نے محبت رسول میں خود کو فنا کر دیا

حضرت خبیب نے قربانی دے کر مثال قائم کی۔

اگر یہ جانثاری نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

اگر یہ عشق مصطفوی نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟

جب صحابہ کرام نے رسول اللہ سے محبت کی مثالیں قائم کیں

تو پیارے آقا نے ان کو انعامات عطا فرمائے

صحابہ کو کرامتیں عطا فرمائیں

صحابہ کو نجابتیں عطا فرمائیں

صحابہ کو رحمتیں عطا فرمائیں

صحابہ کو برکتیں عطا فرمائیں

صحابہ کو رفعتیں عطا فرمائیں
صحابہ کو جنتیں عطا فرمائیں

سارے یار نبی دے سوہنے اُچیاں شاناں والے
سارے عربی چن دے تارے پاک ایماناں والے
جنت دے وسنیک نے سارے آناں باناں والے
سب تقدیراں بدلن صائم سیف زباناں والے

صحابہ کی عظمتیں

روایات میں آتا ہے کہ حضرت مرثد بن ابو مرثد غنوی رحمتہ اللہ علیہ جب ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے تو ان کا تعلق ایک طوائف سے تھا لیکن جب اسلام قبول کر لیا تو سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور پھر اس حسینہ سے بھی تعلق ختم کر دیا۔

روایت ہے کہ ایک دن حضرت مرثد رحمتہ اللہ علیہ اپنے کسی کام سے مکہ جاتے ہیں اور راستہ میں گزرتے ہوئے وہ حسینہ انہیں دیکھ لیتی ہے اور آواز دیتی ہے۔ آپ رک جاتے ہیں جب وہ قریب آتی ہے تو اپنے انداز خاص سے دیکھتی ہے۔

وہ حسینہ حضرت مرثد رحمتہ اللہ علیہ سے کہتی ہے آج تم میرے پاس شب باشی کرو۔ مگر حضرت مرثد اس کی درخواست کو حقارت سے ٹھکراتے ہیں کہ جب اب خدا کے فضل سے مسلمان ہو گئے ہیں اور خداوند قدوس نے مسلمان پر غیر عورت سے اختلاط کو حرام کر رکھا ہے۔ اس لئے اب میں ایسی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

سبحان اللہ

پھر مجھے کہنے کی اجازت دیجئے۔

وہ صحابی رسول جن کے سینہ میں محبت رسول ہو

وہ صحابی رسول جن کے دل میں عظمت رسول ہو

وہ صحابی رسول جس کے ذہن میں خوف اور ارشاد رسول ہو۔

وہ صحابی رسول جس کی نگاہ میں مقام رسول ہو۔

وہ صحابی اس بے حیاء آوارہ حسینہ کی طرف التفات کیسے کر سکتا تھا

وہ صحابی اس غلاظت میں کیسے ملوث ہو سکتا تھا

وہ صحابی اس ناپاک سے کیسے پاک ہو سکتا تھا۔ سبحان اللہ حضرت مرثد کا جواب سن کر حسینہ لاجواب ہوگئی۔ اسے کیا علم تھا کہ جو شب زندہ دار ہو وہ شب میں داغدار نہیں ہو سکتا

جو شب بیدار ہو وہ خیر سے شب باش نہیں ہو سکتا۔

جو شب بھر عبادت کرنے والا ہو وہ شب بھر میں ہلاکت میں نہیں پڑ سکتا۔

جو شب بھر پاک رہے وہ شب بھر ناپاک نہیں ہو سکتا۔

جو شب بھر طاہر رہے وہ شب بھر ناپاک نہیں ہو سکتا

جو شب بھر جھکنے والا ہو وہ حسن کے سامنے بک نہیں سکتا

فقیر کو کہنے دیجئے کہ

جس کی ہر شب شب قدر ہو وہ برائی میں ملوث ہو کر اپنی شب کو شب دیجور کیسے بنا سکتا ہے

اور جو ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے مس ہو چکا ہو وہ ہاتھ غیر محرم کو کیسے چھو سکتا ہے

اور جو شخص مبلغ طائف کے اخلاق کا اسیر ہو وہ کسی طوائف کے حسن کا اسیر کیسے ہو سکتا ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ اسلام سے پہلے یہ حسینہ کا غلام تھا لیکن یہ اب سرکار مدینہ کا غلام ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اس آقا نے مرشد کو ذرّے سے زر بنا بنایا

اس آقا نے مرشد کو کھیرے سے ہیرا بنا دیا

اس آقا نے مرشد کو سم سے سونا بنا دیا

اس آقا نے مرشد کو صرصر سے صبا بنا دیا

اس آقا نے ریشم کو ایڑ بنا دیا

اس آقا نے صم کو صمیم بنا دیا

اس آقا نے مرشد کو قبیح سے صبیح بنا دیا

اس آقا نے مرشد کو صراط المستقیم پر چلا دیا

کسی نے خوب کہا

دُرفشانی نے تری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردزن کو مسیحا کر دیا

سبحان اللہ العظیم

عزیزان محترم!

عیسائی مورخین جو یہ صحابہ پر الزام لگاتے ہیں کہ مسلمان قریش کے تجارتی قافلہ پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے تھے یہ سراسر الزام ہے کیونکہ یہ جواب تھا اس ظلم کا جو قریش نے ان مظلوموں پر کیا تھا۔

حاضرین گرامی!

انہی اصحاب پر قریش نے مکہ میں ظلم کیا تھا
انہی اصحاب کو جلتے انگاروں پر گھسیٹا گیا تھا

انہی اصحاب کو جلتی ہوئی ریت پر لٹایا گیا تھا
انہی اصحاب کو جلتی ہوئی ریت پر لٹایا گیا تھا
انہی اصحاب کو تپتے ہوئے سنگریزوں پر جلایا گیا تھا
انہی اصحاب کو چٹائی میں لپیٹ کر دھواں دیا گیا تھا
انہی اصحاب کو گھر بار چھوڑنے پر مجبور کیا گیا تھا
انہی اصحاب کی جائیدادوں کی تقسیم کی گئی
انہی اصحاب کا مکہ میں خون بہایا گیا تھا
انہی اصحاب کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کو ہتھیایا گیا تھا

انہی اصحاب کو ہجرت کے بعد بھی مدینہ میں ستانے کے ناپاک منصوبے بنائے گئے۔

انہی اصحاب کو اور ان کے پیغمبر کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے عہد کئے گئے تھے تو جو لوگ اس قدر سفاک ہوں اس قدر ظالم ہوں

جو اس قدر کمینہ خصلت ہوں کہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر جانے والوں کو بھی تنگ کرنے سے باز نہ آئیں تو ایسے بدبختوں کا علاج صرف یہی تھا کہ ان کی شامی تجارت کا سلسلہ رڈ کر دیا جائے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ صائم چشتی رحمتہ اللہ علیہ اپنی معروف تصنیف ابوبکر قرآن کی روشنی ''الصدیق'' میں لکھتے ہیں۔

جناب ابوبکر صدیق رونقِ بازار مصطفیٰ بھی ہیں اور حامل انوارِ مصطفیٰ بھی۔
حامل افکار مصطفیٰ بھی ہیں اور مظہر کردار مصطفیٰ بھی

نکہت گلزارِ مصطفیٰ بھی ہیں اور کشتہء دیدارِ مصطفیٰ بھی

اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ ساکن مزار مصطفیٰ ہیں

یہ نہیں بلکہ! پرتو کمال نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو صدیق جلوۃ جمال مصطفیٰ ہیں تو صدیق

ناشر اقوال مصطفیٰ ہیں تو صدیق

نقشہء حال مصطفیٰ ہیں تو صدیق

صدیق! میں تری عظمت کے قربان تو سراپا جلال بھی ہے اور پیکر جمال بھی۔

صدیق! تو دین کا کمال بھی ہے اور مصطفیٰ کی ڈھال بھی

ابوبکر صدیق! تو معظم بھی ہے مکرم بھی

ابوبکر صدیق! تو اسیر و حلقہء موئے رسول ہے

ابوبکر صدیق! تو زینت و آرائش کوئے رسول ہے

اے ابوبکر! تو پروانہ شمع روئے رسول ہے

کشتہ خم ابروئے رسول ہے

صدیق! ستارے تیری عظمت کو سلام کرتے ہیں

فرشتے تیرے قصیدے پڑھتے ہیں

اللہ کا رسول تجھے اعزاز عطا فرماتا ہے

صدیق!

تیری وفا کو میرا سلام ہو

صدیق تو کتنا عظیم ہے

صبح کے سویروں میں غار کے اندھیروں میں تو......

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق ہے

ابوبکر صدیق جانثارِ رسول بھی ہیں اور غمگسارِ رسول بھی
صدیق پر طعن و تشنیع کرنے والے اتنا خیال کریں کہ
وفادارِ رسول بھی ہیں اور پاسدارِ رسول بھی
رازِ رسول بھی ہیں اور یارِ غارِ رسول بھی
ابوبکر صدیق کو ظالم اور غاصب نہ کہیے
اگر کہنا ہے تو ابوبکر صدیق کو عندلیب گلستانِ رسول مختار کہیے
عرصہ محبت کا شہسوار کہیے
عاشقانِ رسول کا قافلہ سالار کہیے
غریبوں کا غمگسار کہیے
صحابہ کا تاجدار کہیے
مسکینوں کا مددگار کہیے
عشق بلالی کا خریدار کہیے
حاملِ نورِ پروردگار کہیے
صداقت کا علمبردار کہیے
ثانی اثنین اذھما فی الغار کہیے
ہاں ہاں
ابوبکر صدیق! پیشوائے کاملین ہیں اور خلیفۃ المسلمین ہیں
تاج الصالحین ہیں
امیر المومنین ہیں
امام المتقین ہیں
اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ابوبکر صدیق الصدق الصادقین اور رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہیں

پروانۂ رحمت اللعالمین ہیں

اور والد اُمّ المومنین ہیں

قافلہ سالار سالکین اور سلطان المقربین ہیں

یز برج عطا صدیق ہیں

منبع جود و سخا صدیق ہیں

مرکز مہر و وفا صدیق ہیں

محور صدق و صفا صدیق ہیں

حامل نور خدا صدیق ہیں

یارِ غارِ مصطفیٰ صدیق ہیں

کیوں نہ صائم ان کو میں ہادی کہوں

حامی دین ھدی صدیق ہیں

میرے دوستو!

سیدنا صدیق اکبر کی شان تخیلات سے ماوریٰ ہے

صدیق کا مقام تصورات سے بالا اس لئے کہ

صدیق پروردۂ نگاہِ رسول اور خدا تعالیٰ کا مقبول ہے

صدیق مرکز پرکار وفا ہیں

صدیق فنا فی العشق مصطفیٰ ہیں

صدیق نائب سید الانبیاء ہیں

صدیق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

صدیق ہیں اور شفیق بھی

رہبر بھی خلیق بھی
احسن بھی اور عتیق بھی
صادق بھی ہیں اور صدیق بھی
صدیق رضی اللہ عنہ
بحر رحمت کے غریق ہیں
صحابہ کے اتالیق ہیں
حق و باطل میں وجہ تفریق ہیں
نام محبت کی مہر تصدیق ہیں
اور سب سے بڑی بات یہ کہ صدیق
نائب رسول اور خلیفہ بلا فصل بالتحقیق ہیں
حضرت ابوبکر صدیق وہ خوش نصیب صحابی رسول ہیں جن کو مصطفیٰ کی کرشمہ سازیوں اور بندہ نوازیوں کے خصائل و شمائل اور فضائل و کرامات کا بحر ناپیدا کنار بتا دیا۔
سیدنا صدیق اکبر کو ایک عام انسان کی حیثیت سے نہ دیکھو
صدیق کو دیکھنا ہے تو یوں دیکھو کہ صدیق اکبر
انبیاء مرسلین کے تاجدار کے ساتھی ہیں
گلشن کون مکاں کی بہار کے ساتھی ہیں
دونوں جہاں کے شہریار کے ساتھی ہیں
ہاں ہاں
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور پر برسنے والی نوری یلغار کے ساتھی
مکہ سے مدینہ آنے والی رہگزار کے ساتھی ہیں
سانپوں سے

بدر میں چلنے والی تلوار کے ساتھی ہیں
اُحد میں آنے والے آزار کے ساتھی ہیں
بلکہ
اسلام کے ہر معرکہ کارزار کے ساتھی ہیں
اور سب سے بڑی بات یہ کہ آپ اس مزار کے ساتھی ہیں جس کی زیارت اور اسلامی کے لئے ستر ۷۰ ہزار فرشتوں کا روز شب نزول ہوتا ہے۔
اُس مزار کے ساتھی ہیں جس میں دونوں عالم کے دولہا رہتے ہیں۔
اس مزار کے ساتھی ہیں جس میں جنت کے مالک ومختار اور کوثر و سلسبیل کے ساقی رہتے ہیں۔
وہ مزار پرانور
جہاں نور ہے نار نہیں
وہ گلشن سدا بہار جہاں پھول ہے خار نہیں
وہ دار القرار جہاں یار ہے مار نہیں
وہ حریم شہریار جہاں رحمت ہے آزار نہیں
ہاں ہاں
میرے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا
وہ شرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مسکن ہے جہاں حضوری ہے دوری نہیں
جہاں تریاق ہے زہر نہیں
جہاں رحمت ہے قہر نہیں
جہاں چارہ ساز ہے بے چارہ نہیں
جہاں شبنم ہے شرارہ نہیں

جہاں حسن ہے قباحت نہیں
جہاں سکون ہے وحشت نہیں
پیارے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مزار پرانوار رونق افروز ہیں
جہاں خزاں نہیں بہار ہے
جہاں ظلم نہیں پیار ہے
جہاں بے چینی نہیں قرار ہے
جہاں درد نہیں دوا ہے
جہاں مرض نہیں شفا ہے
جہاں مرمر نہیں صبا ہے
جہاں ظلمت نہیں ضیاء ہے
جہاں فنا نہیں بقا ہے
جہاں غیر نہیں حبیب ہے
جہاں مریض نہیں طبیب ہے
وہ مزار پرانور ہے
جس میں نور ہی نور ہے
سرور ہی سرور ہے
رحمت ہی رحمت ہے
جہاں برکت ہی برکت ہے
جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے
سیدنا صدیق اکبر کا وہ مسکن گلستانِ کرم ہے
جہاں سے چلنے والی بادِ رحمت کا ہلکا سا جھونکا جہنم کے شعلوں میں برودتِ

کافوری بھر دے۔

صدیق!

تو اس جلوہ گاہِ نور کا مکیں ہیں جہاں ظلمتوں کے گزر کا امکان ہی ختم ہو جاتا ہے

پھر ان حالات میں یہ کس قدر نادانی اور حقائق سے روگردانی ہے

کہ معاذ اللہ حضرت ابوبکر صدیق کی شان میں نازیبا کلمات کہیں

ماخوذ از الصدیق از علامہ صائم چشتی ص ۴۲ تا ۴۶

ابوبکر دی شان عظیم افضل راز دار جو میرے حضور دا اے

ابوبکر دی دھی اے ماں سب دی دِتا ہویا وقار حضور دا اے

اوہدے پیار دی حد میں کی دساں پیار جو حضور دا اے

ساجد چشتی میں اوہدی کی شان دساں یار غار جو میرے حضور دا اے

ہر صحابی کوئی نہ کوئی معجزہ دیکھ کر ایمان لایا مگر صدیق اکبر بغیر کسی معجزہ دیکھے ایمان لائے

عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو مطمئن ہو کر ایمان لے آیا ہوں لیکن اگر کوئی پوچھے کہ اے ابوبکر تم نے کون سا معجزہ دیکھا جو ایمان لائے تو کیا بتاؤں گا؟

فرمایا! وہی جواب جو تم نے ملک شام میں دیکھا تھا۔

کیا وہی میرا معجزہ نہیں ہے؟

توں جو ڈٹھا خواب دے اندر چن تھا اسمانوں!
ہوئے گرد ستارے بوہتے فضل ہویا رحمانوں
اوہو ای چن میں آپ محمدؐ توں جہندے گھر آیا
تیں بتارے میرے سارے پاک نبیؐ فرمایا

تت محترم ۲۰۱۲

ایمان لانے میں بلافصل صدیق
قرآن کریم میں بلافصل صدیق
حدیث مبارکہ میں بلافصل صدیق
نماز پڑھانے میں بلافصل صدیق
ایثار قربان میں بلافصل صدیق
بازاروں میں بلافصل صدیق
غاروں میں بلافصل صدیق
مزاروں میں بلافصل صدیق

کون ہے جو اس کے بلافصل ہونے کا چیلنج کر سکتا ہے سرکار نے آج بھی اپنے ساتھ بلافصل لٹایا ہوا ہے اور تا قیام قیامت لٹائے رکھیں گے اور جنت میں بھی بلافصل ہی لے جائیں گے۔

توڑ دے ساتھی توڑ نچیسن انگلیاں پھڑ کے جنت دیسن
نال نبی دے سیر کریسن جنت دے گلزاراں دا
بن یار نبی دیاں یاراں دا، بن یار نبی دیاں یاراں دا
شک ہووی تاں ونج مدینے جوڑا ویکھ مزاراں دا
بن یار نبی دیاں یاراں دا، بن یار نبی دیاں یاراں دا

نبی سے نسبت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت والی غار:
اس غار کو نسبت ہے یارِ غار سے اس پر تو میں نے فرما دیا

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى ط

نبی سے نسبت والی غار

صفا اور مروہ کو میرے پیارے سے نسبت ہوئی تو میں نے فرمایا

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ط

نبی سے نسبت والا کتا

کسی کتے کو میرے پیارے سے نسبت ہوئی تو میں نے فرمایا

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط

نبی سے نسبت والے گھوڑے

کسی گھوڑے کو میرے پیارے سے نسبت ہوئی تو میں نے فرما دیا

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا وَالْمُغِيْرَاتِ صُبْحًا فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ط

اسی طرح جب کسی غار کو نسبت ہوئی تو فرما دیا

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ط

میرے محبوب کے محبوب صدیق کی نسبت والی غار کا میں نے اپنے کلام میں نہایت حسین انداز میں ذکر فرمایا

غار والی نیکی

علامہ مومن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نور الابصار میں فرماتے ہیں

ایک دن جبرائیل امین علیہ السلام بارگاہ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔

اے جبرائیل، صف لنا عمرؓ ہمارے یار عمر فاروق کی توصیف بیان کر و عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اگر میں حضرت عمر کی صفت و تعریف بیان کروں اور اتنی کروں کہ:

مثل ماقام نوح فی قومه ط

جتنا عرصہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو تبلیغ کی یعنی ساڑھے نو سو سال تک بیان کرتا رہوں تو پھر بھی

تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہو

کا مصداق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان مکمل نہ ہو سکے گی اور حضرت فاروق کی تمام نیکیاں ایک طرف ہوں اور آپ کے یار غار سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک غار والی نیکی کی ایک طرف ہو تو صدیق رضی اللہ عنہ کی یہ ایک نیکی عمر کی تمام نیکیوں سے وزنی ہوگی۔

اللہ نوں وی تیرے اتے پورا اعتبار سی
تاہیوں تینوں چنیاں نبی دا پہرے دار سی
آپو نہیں آیا تینوں رب سچے گھلیا
اوکھے ویلے تدھ نبی دے سنگ رلیا
اوہ سنگیاں اٹھاون والیاں
شان ودھ گئے میں موہڈیاں تے چان والیا
اُوہ غاراں پیتاں دیندیاں گواہیاں نے
جتھے ترے داتاں مل کے نبھائیاں نے
نبی نوں سینے لان والیا
شان ودھ گئے نیں موہڈیاں تے چان والیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرے دار

کسی کا پہرے دار اس کا بھائی ہے

کسی کا پہرے دار اس کا بیٹا ہے
کسی کا پہرے دار کوئی ملازم ہے
کسی کا پہرے دار کوئی پٹھان ہے مگر
محبوب خدا کا پہرے دار صدیق ذی شان والا ہے۔

خدا کی امانت کا امین

شب ہجرت نبی کی امانتیں علی کے حوالے ان کا محافظ علی المرتضٰی ہے اور خدا کی امانت صدیق کے حوالے اس کا محافظ یارِ غارِ مصطفٰی ہے۔

عقیدہ علامہ اقبال

شاعر مشرق علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا:

خواجہ اوّل کہ اوّل یار بود
ثانی اثنین اذھما فی الغار بود

عظمت صدیق رضی اللہ عنہ

صدیق تو محسن مصطفٰی ہے
صدیق تو محسن اسلام ہے
صدیق تو محسن اصحاب ہے
صدیق اگر مطمئن ہے تو اصحاب مطمئن ہے
صدیق کو اطمینان ہے تو تمام صحابہ کو اطمینان ہے

تو مجھے یہ کہنے دیجئے کہ اگر امام نماز میں مطمئن ہوگا تو نمازی بھی مطمئن ہوگا اور اگر امام مطمئن نہ ہوگا تو پھر نماز ہی نہیں ہوگی۔ چنانچہ صدیق کے اطمینان سے تمام متقیوں کے اطمینان کا یقین کرلیا کیونکہ صدیق کے اطمینان پر پیغمبر کو اطمینان تھا صدیق نے پیغمبر کو کندھوں پر اٹھایا تو پیغمبر مطمئن ہو کر کندھوں پر بیٹھ گئے۔

صدیق نے غار کے اندر جا کر جب سوراخوں کو بند کیا اور پھر آپ کو اندر بلایا تو آپ مطمئن ہو کر قدم اندر رکھتے ہیں کیونکہ رفیق سفر صدیق نے سوراخوں کو بند کر کے اطمینان کر لیا تھا تو اسی جگہ

پیغمبر کو صدیق کے اطمینان پر اطمینان تھا
صدیق کے ایمان پر پیغمبر کو اطمینان تھا
صدیق کے اسلام پر پیغمبر کو اطمینان تھا
صدیق کے احسان پر پیغمبر کو اطمینان تھا
صدیق کی رفاقت پر پیغمبر کو اطمینان تھا
صدیق کی صداقت پر پیغمبر کو اطمینان تھا
صدیق کی نفاست پر پیغمبر کو اطمینان تھا
صدیق کی معیت پر پیغمبر کو اطمینان تھا
صدیق کی طمانیت پر پیغمبر کو اطمینان تھا
صدیق کی امامت پر پیغمبر کو اطمینان تھا
صدیق کی خلافت پر پیغمبر کو اطمینان تھا

سبحان اللہ! اسی لئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی

روایات میں آتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے فارغ ہو کر حجرہ مبارک میں تشریف لے جاتے ہیں اور آپ کے ساتھ دو اور ساتھی بھی حجرہ شریف میں لے جاتے ہیں جنہیں دنیا ابوبکر اور عمر کے نام سے یاد کرتی ہے۔

سبحان اللہ

مجھے کہنے دیجئے کہ دو ساتھی اپنے محبوب کے ساتھ گئے
جو دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے
جو بدر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
جو احد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
جو خندق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
جو خیبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
جو تبوک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
جو حنین میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
جو سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
جو حضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ سبحان اللہ!
سفر کے ساتھی، حضر کے ساتھی
فقر کے ساتھی، صبر کے ساتھی
مدینے کے ساتھی، سفینے کے ساتھی
یہاں اور وہاں قرینے کے ساتھی
بدر کے ساتھی، احد کے بھی ساتھی
قبر کے بھی ساتھی، لحد کے ساتھی
صداقت کے ساتھی، عدالت کے ساتھی
سخاوت کے ساتھی، شجاعت کے ساتھی
محبت کے ساتھی، مودّت کے ساتھی
مروت کے ساتھی، اخوت کے ساتھی
راتوں کے ساتھی، براتوں کے ساتھی

سحری کے ساتھی، افطاری کے ساتھی
آنے میں ساتھی، جانے کے ساتھی
کھانے میں ساتھی، کھلانے میں ساتھی
بہاروں کے ساتھی، خزاؤں کے ساتھی
وفاؤں کے ساتھی، اداؤں کے ساتھی
شجر کے بھی ساتھی، حجر کے بھی ساتھی
مسجد کے بھی ساتھی، حجرے کے بھی ساتھی
نسب کے بھی ساتھی، اور حسب کے بھی ساتھی
رشتوں، بہشتوں کے ساتھی سبحان اللہ
محافل کے ساتھی، مجالس کے ساتھی
محاسن کے ساتھی، محامد کے ساتھی
صلوٰتوں کے ساتھی، سلاموں کے ساتھی
تشہد کے ساتھی، قیاموں کے ساتھی
رونے کے ساتھی، رلانے کے ساتھی
ہنسنے کے ساتھی، ہنسانے کے ساتھی
پڑھنے کے ساتھی پڑھانے کے ساتھی
سننے کے ساتھی، سنانے کے ساتھی سبحان اللہ

زندیق اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

زندیق کفر کی بقا چاہتا ہے
صدیق اسلام کی بقا چاہتا ہے
زندیق شر کی بقا چاہتا ہے

صدیق دین کی ضیاء چاہتا ہے
زندیق شیطان کی رضا چاہتا ہے
صدیق خدا کی رضا چاہتا ہے
زندیق شیطان کا نمائندہ ہے
صدیق رحمان کا نمائندہ ہے
زندیق ازلی بدبخت ہے
صدیق ازلی خوش بخت ہے
زندیق نمائندہ جہنمی ہے
صدیق نمائندہ جنتی ہے (سبحان اللہ)
زندیق کا مال کفر کے کام آتا ہے
صدیق کا مال اسلام کے کام آتا ہے
زندیق کا مال غیروں نے استعمال کیا
صدیق کا مال نبی کے یاروں نے استعمال کیا
زندیق کا مال فضول خرچ تھا
صدیق کا مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کیا
(سبحان اللہ)
زندیق مال خرچ کرتا ہے اسلام نہ پھیلے
صدیق مال استعمال کرتا ہے استعمال پھیلے
زندیق مال خرچ کرتا ہے خدا کی عبادت نہ ہو
صدیق مال خرچ کرتا ہے خدا کی عبادت ہو
زندیق مال خرچ کرتا ہے کفر پھیلے

صدیق خرچ کرتا ہے دین پھیلے

زندیق خرچ کرتا ہے نفرت پھیلے

صدیق خرچ کرتا ہے محبت پھیلے

زندیق خرچ کرتا ہے خباست پھیلے

صدیق خرچ کرتا ہے طہارت پھیلے

زندیق خرچ کرتا ہے شرارت پھیلے

صدیق خرچ کرتا ہے شرافت پھیلے

زندیق خرچ کرتا ہے خیانت پھیلے

صدیق خرچ کرتا ہے امانت پھیلے

زندیق خرچ کرتا ہے لوگ شیطان کے نام لیں

صدیق خرچ کرتا ہے کہ لوگ صاحب قرآن کا نام لیوا ہوں

سبحان اللہ

زندیق کا خرچ کفر کے لئے

صدیق کا خرچ اسلام کے لئے

زندیق کا خرچ شرک کے لئے

صدیق کا خرچ توحید کے لئے

زندیق کا خرچ شیطان کے لئے

صدیق کا خرچ رحمان کے لئے

زندیق کا خرچ جہنم کے لئے

صدیق کا خرچ جنت کے لئے

سبحان اللہ

شان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

بعد نبیاں دے ہے شان صدیق دا
ویکھو رتبہ محمد دے دلدار دا
سوہنا صدیق مرتبہ سی پاؤندا رہیا
کملی والے نوں موڈے سی چاندا رہیا
ڈنگ کھاندا رہیا مسکراندا رہیا
چہرہ ویندا رہیا یار انور دا
اوہدی عظمت دا خورشید چڑھدا رہیا
ہر قدم اوہدا شان و وہدا رہیا
پچھلے اوہدے نمازاں اوہ پڑھدا رہیا
جو امام ہے آپ سارے سنسار دا
جانیں اللہ یا اللہ دا سوہنا نبی
کینوئیں صدیق سند غلامی لئی
جد دی سوہنے نوں کوئی ضرورت پئی
گھر دی ہر شے رہیا سوہنے توں وار دا

چار یار رضی اللہ عنہ

حضرات گرامی قدر!

پیارے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری خلافت تیس سال تک رہے گی۔ اس کے بعد بادشاہت آجائے گی۔ مشکوٰۃ شریف میں سرکار دو عالم کی روایت کردہ خلافت پاک میں حضرت سیدنا صدیق اکبر شامل ہیں۔ حضرت

سیدنا فاروق اعظم بھی شامل ہیں۔ حضرت عثمان غنی شامل ہیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ بھی شامل ہیں۔ معلوم ہوا سرکار کے چاروں یار چنے ہوئے تھے۔

چار یار اللہ کے بھی پیارے ہیں
چار یار رسول اللہ کے بھی پیارے ہیں
چار یار انبیاء کے بھی پیارے ہیں
چار یار اہل بیت کے بھی پیارے ہیں
چار یار صحابہ کرام کے بھی پیارے ہیں
چار یار اولیاء کے بھی پیارے ہیں
جہڑا چواں یاراں دا یار نہیں اوہ نبی دا تابعدار نئیں
جیہڑا نبی دا تابعدار نئیں اوہدا ہونا بیڑا پار نئیں

حضرات گرامی!

چار کے بغیر کسی کا گزارا نہیں ہے
اللہ حروف بھی چار ہیں
رسول کے حروف بھی چار ہیں
بتول کے حروف بھی چار ہیں
حسین کے حروف بھی چار ہیں
محمد کے حروف بھی چار ہیں
احمد کے حروف بھی چار ہیں
قرآن کے حروف بھی چار ہیں
مجید کے حروف بھی چار ہیں
اعظم کے حروف بھی چار ہیں

اکبر کے حروف بھی چار ہیں
کریم کے حروف بھی چار ہیں
داتا کے حروف بھی چار ہیں
فرید کے حروف بھی چار ہیں
محدث کے حروف بھی چار ہیں
مفسر کے حروف بھی چار ہیں
مشرق کے حروف بھی چار ہیں
مغرب کے حروف بھی چار ہیں
شمال کے حروف بھی چار ہیں
جنوب کے حروف بھی چار ہیں
بادل کے حروف بھی چار ہیں
رحمت کے حروف بھی چار ہیں
موسم کے حروف بھی چار ہیں
گرما کے حروف بھی چار ہیں
سرما کے حروف بھی چار ہیں
بہار کے حروف بھی چار ہیں
خزاں کے حروف بھی چار ہیں
اوپر کے حروف بھی چار ہیں
نیچے کے حروف بھی چار ہیں
محبت کے حروف بھی چار ہیں
شفقت کے حروف بھی چار ہیں

مسرت کے حروف بھی چار ہیں
قادر کے حروف بھی چار ہیں
قدرت کے حروف بھی چار ہیں
خالق کے حروف بھی چار ہیں
خلقت کے حروف بھی چار ہیں
نبوت کے حروف بھی چار ہیں
بعثت کے حروف بھی چار ہیں
شوکت کے حروف بھی چار ہیں
عنایت کے حروف بھی چار ہیں
عظمت کے حروف بھی چار ہیں
نعمت کے حروف بھی چار ہیں
معین کے حروف بھی چار ہیں
علیم کے حروف بھی چار ہیں
کلیم کے حروف بھی چار ہیں
موسیٰ کے حروف بھی چار ہیں
داؤد کے حروف بھی چار ہیں
یوسف کے حروف بھی چار ہیں
شعیب کے حروف بھی چار ہیں
ایوب کے حروف بھی چار ہیں
اویس کے حروف بھی چار ہیں
بلال کے حروف بھی چار ہیں

عباس کے حروف بھی چار ہیں
حسان کے حروف بھی چار ہیں
نصیر کے حروف بھی چار ہیں
امیر کے حروف بھی چار ہیں
فقیر کے حروف بھی چار ہیں
منیر کے حروف بھی چار ہیں
کبیر کے حروف بھی چار ہیں
عروج کے حروف بھی چار ہیں
فراز کے حروف بھی چار ہیں
رفعت کے حروف بھی چار ہیں
اکبر کے حروف بھی چار ہیں
کعبہ کے حروف بھی چار ہیں
اصغر کے حروف بھی چار ہیں
مسجد کے حروف بھی چار ہیں
طواف کے حروف بھی چار ہیں
عروہ کے حروف بھی چار ہیں
اجمیر کے حروف بھی چار ہیں
برکت کے حروف بھی چار ہیں
ذاکر کے حروف بھی چار ہیں
شاکر کے حروف بھی چار ہیں
انور کے حروف بھی چار ہیں

طاہر کے حروف بھی چار ہیں

ظاہر کے حروف بھی چار ہیں

باطن کے حروف بھی چار ہیں

تصور کے حروف بھی چار ہیں

صوفی کے حروف بھی چار ہیں

مولا کے حروف بھی چار ہیں

ملجا کے حروف بھی چار ہیں

ادیب کے حروف بھی چار ہیں

خطیب کے حروف بھی چار ہیں

واعظ کے حروف بھی چار ہیں

مقرر کے حروف بھی چار ہیں

مدبر کے حروف بھی چار ہیں

محقق کے حروف بھی چار ہیں

محفل کے حروف بھی چار ہیں

جلسہ کے حروف بھی چار ہیں

خطاب کے حروف بھی چار ہیں

حضرات گرامی!

چار کی کیا خصوصیات بتاؤں آسمان کے مقرب فرشتے بھی چار ہیں

کتب سماویہ بھی چار ہیں

سمتیں بھی چار ہیں

موسم بھی چار ہیں

حضور کی بیٹیاں بھی چار ہیں

عوام بھی چار ہیں

ناسوت، ملکوت، جبروت، لاہوت اور سرکار کے یار بھی چار ہیں جو ان چار کا ماننے والا ہے۔ اس کا بیڑا پار ہے

جہڑا چوں یاراں دا یار نئیں

اوہدا ہونا بیڑا پار نئیں

اک دوجے دے سب ہین ولی

صدیق عمر عثمان علی

اوہ علی دا کجھ نہ لگدا اے

جہنوں نال صدیق دے پیار نہیں

جو مولائے کائنات کا غلام ہے اسے صحابہ کرام غلامی بھی اختیار کرنی پڑے گی۔

جو صدیق کا منکر ہے

وہ علی کا منکر ہے

جو فاروق کا منکر ہے

وہ علی کا منکر ہے

جو علی کا منکر ہے

وہ تینوں کا منکر ہے

حضرت سیدنا صدیق اکبر سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان اور عظمت ہم نے نہیں دی بلکہ یہ شان کملی والے آقا نے عطا فرمائی ہے۔

رب تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔

شاناں دتیاں نے اعلیٰ توں اعلیٰ عطا
کملی والے محمد دے ہر یار نوں
شان پچھنی جے صدیق و فاروق دی
پچھو مولا علی شیرِ جرار توں ان
سوہنے صدیق تائیں صداقت علی
قبر وچہ تے سفر وچہ رفاقت علی
حکم کیتا سی جس وقت سوہنے نبی
گھر دا گھر چک کے صدیق لے آیا سی
ڈنگ کھا کے وی آرام پہنچایا سی
شاہ خوباں دو عالم دے سردار نوں
شان منکر کی فاروق دی جان دا
ایہہ تے نارِ حسد وچہ ہے جلدا پیا
جہنے فاروق نوں رب توں منگ کے لیا
پچھ شانِ عمر اوس سرکار نوں
اوہ عمر اوہدا ناقہ دے اتے چڑھے
لیکے سندِ غلامی جو حسنین توں
فیض ونڈ دا رہیا سارے سنسار نوں
شان عثمان دی جان دا لے خدا
نور دو جہنوں کیتے محمد عطا
جان بدے کے لیا فتنیاں تو بچا
جہنے دینِ محمد دے انوار نوں

شانِ حیدر کی کر سکدا کوئی بیان
جس دے قبضے ہے کوثر باغ جناں
ولی اللہ نے ہے فقر دی سلطنت۔
سارے ولیاں دے شکر دے سالار نو
شانِ حیدر دا کوئی کنارہ نہیں
کوئی ایناں محمد نوں پیارا نہیں
جے ناں چاراں نوں منیے تے چارا نہیں
چاراں رنگیا اے اے صائم دے اشعار نوں

حضرات گرامی!

کملی والے آقا کے چار یاروں کی رفعت اور بلندی کے بارے میں کوئی نہیں جان سکتا۔ آج کوئی مولا علی کو مانتا نہیں۔

لیکن یہ اہل سنت کو سعادت حاصل ہے کہ وہ چاروں کو مانتے ہیں۔ حضرات گرامی! چار کو مانے بغیر کسی کا گزارہ نہیں ہے کیونکہ

روشن کے بھی چار حروف ہیں
سورج کے بھی چار حروف ہیں
چاند کے بھی چار حروف ہیں
دھوپ کے بھی چار حروف ہیں
لائٹ کے بھی چار حروف ہیں

جو روشنی کو مانتا ہے اسے چار کو ماننا پڑے گا جو روشنی کو نہیں مانتے وہ اندھیروں کے راہی ہیں۔ ان کی مثل اُلو کی طرح ہے جو جانتے ہوئے خود کو اندھا رکھتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو چار یاروں کا غلام بنائے۔

کر سکو گے کس طرح ان سے صحابہ کو جدا
گرد مدنی چاند کے تاروں کا ہالہ چار ہے

مشرک موحد بن گیا

روایت میں آتا ہے کہ ہجرت کو تیرہ مہینے گزر چکے تھے۔ایک شخص کرز بن جابر فہری مکہ سے مدینہ آیا اور اہل مدینہ کے اونٹ جو شہر سے باہر چراگاہ میں چر رہے تھے۔ لوٹ کر لے گیا۔اس بات کی خبر جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوتی ہے تو آپ حضرت زید بن حارثہ کو عامل مدینہ مقرر فرماتے ہیں اور جھنڈا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکرم کے حوالے کر کے مہاجروں کی ایک جماعت کے ساتھ اس کے تعاقب میں بدر کے قریب وادی سفوان تک جاتے ہیں مگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نہیں آتا اور آپ اپنے اصحاب کے ساتھ وادی سفوان سے ہی مدینے واپس تشریف لے آتے ہیں۔(بحوالہ سیرت کبریٰ جلد دوم صفحہ نمبر 910)

عزیزان گرامی!

کرز بن جابر فہری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ہاتھ آ جاتے تو یقیناً ان کا تیا پانچا ہو جاتا مگر اس علام الغیوب نے کرز بن جابر کو ان کے ہاتھ آنے ہی نہ دیا کیوں کہ رب العزت نے تو کرز کو مسلمان کر کے ہمیشہ کے لئے پیغمبر کا غلام اور اسلام کا شیدائی بنانا تھا۔ چنانچہ پھر کرز بن جابر اسلام لائے اور سنہ ۸ ہجری کو فتح مکہ کے دن جام شہادت نوش کیا۔

فقیر کو کہنے دیجئے کہ قدرت خداوندی دیکھئے کہ:

جو اونٹ لوٹنے آیا تھا وہ خود اپنا سب کچھ اسلام کے لئے لٹا گیا۔
جو مسلمان کی جان لینے آیا تھا وہ خود اپنی جان اسلام کے لئے قربان کر گیا۔
جو مسلمان کو تکلیف دینے آیا وہ خود زخم اٹھا کر چلا گیا۔

جو جہنمی بننے آیا تھا وہ خود جنتی بن کے چلا گیا۔

جو اونٹ بھگا کر لے گیا تھا وہ خود بھاگ کر اسلام کے دامن میں آ گیا۔

جب آیا تھا تو اسلام کی نگاہ میں سب سے ذلیل تھا۔

جب گیا تو اسلام کی نگاہ میں سب سے عظیم ہو گیا۔

جب آیا تو مشرک تھا جب گیا تو موحد ہو گیا

جب آیا تو جہنمی تھا جب گیا تو جنتی ہو گیا

جب آیا تو بت پرست تھا جب گیا تو رب پرست تھا

جب آیا تو لعنت اللہ تھا جب گیا تو رضی اللہ تھا

جب آیا تو ذلیل تھا جب گیا تو مردِ جلیل تھا

وہ آدمی جو تیغ جفا کی قتیل ہے
کردار ہو عظیم تو بطل جلیل ہے

جس کو اسلام نے باحیا بنا دیا تو وہ بے حیا کیسے ہو سکتا ہے

جس کو اسلام نے باشعور بنا دیا تو وہ بے شعور کیسے ہو سکتا ہے

جس کو اسلام نے باغیرت بنا دیا تو وہ بے غیرت کیسے ہو سکتا ہے

سبحان اللہ العظیم

نابینا صحابی رسول اللہ

روایت ہے کہ رمضان المبارک کے اختتام میں ابھی کئی دن باقی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلتے ہیں اور اپنی جگہ امامت کے لئے حضرت عبداللہ بن ام کلثوم رضی اللہ عنہ کو متعین فرماتے ہیں۔ ماشاء اللہ

ایک صحابی اور وہ بھی نابینا۔ ان کا مقدر چمک اٹھا اسے وہ اعزاز ملا جو کسی آنکھ والے کو نہ ملا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم موجودگی میں اس نابینا صحابی نے امامت

کرائی اور صحابہ نے ان کے پیچھے نمازیں ادا فرمائیں۔

اب مجھے کہہ دیجئے کہ:

کوئی صدر کا قائم مقام ہوتا ہے تو اس پر فخر کرتا ہے

کوئی وزیر اعظم کا قائم مقام ہوتا ہے تو اس پر فخر کرتا ہے

اگر کوئی کسی مرشد کی گدی پر براجمان ہوتا ہے تو مخدوم زادہ کہلاتا ہے۔

اگر کوئی کسی وزیر کی گدی پر بیٹھتا ہے تو وزیر زادہ کہلاتا ہے

اگر کوئی کسی سید کی گدی پر بیٹھتا ہے تو سید زادہ کہلاتا ہے۔

لیکن قربان جائیں ایسے پیر صلی اللہ علیہ وسلم کے

جس سے بہتر کائنات میں کوئی پیر نہیں ہے۔

جس سے بہتر کائنات میں کوئی مرشد نہیں ہے۔

جس سے بہتر کائنات میں کوئی سید نہیں ہے۔

جس سے بہتر کائنات میں کوئی سردار نہیں ہے۔

آج اس پیر کی گدی پر

آج اس مرشد کی سند پر

آج اس سید کے مصلے پر

ایک نابینا صحابی امامت کروا رہا ہے۔ سبحان اللہ

یہ وہی نابینا ہے جس سے قریش کے سردار ملتے ہیں۔

یہ وہی نابینا ہے جس سے مشرک ناراض تھے۔

یہ وہی نابینا ہے جس سے مکہ کے سردار خفا تھے۔

یہ وہی مسکین ہے جسے مکہ کے رئیس پسند نہ کرتے تھے۔

لیکن آج اسے سرورِ کائنات نے اپنے مصلے پر کھڑا ہونے کی اجازت دے

دی۔

آج استاد نے شاگرد کو اپنے مصلے پر کھڑا کر دیا۔

آج مرید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے راہنما پیر کے مصلے پر امامت کرانے کے قابل ہو گیا ہے۔

شمع رسالت کے پروانے:

کفار کے دو آدمی قتل ہو جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی دیت فرماتے ہیں۔

اور اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون کون تھا۔

روایات میں ہے کہ اسی سلسلہ میں بات کرنے کی غرض سے بنو نظیر کی طرف جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت کون کون تھا۔

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

سبحان اللہ

فقیر کہتا ہے کہ

"اگر شمع رسالت جا رہے تھے تو ساتھ رسالت کے پروانے بھی جا رہے تھے"

اگر نبی جا رہے تھے تو ساتھ امتی بھی جا رہے تھے

اگر استاد جا رہے تھے تو ساتھ شاگرد بھی جا رہے تھے

اگر عرب کا چاند جا رہا تھا تو ساتھ ستارے بھی جا رہے تھے۔ سبحان اللہ العظیم

فقیر کو کہنے دیجئے کہ:۔

صاحب قرآن کے ساتھ قاری قرآن بھی تھے

صاحب نبوت کے ساتھ خادمانِ نبوت بھی تھے

صاحب صداقت کے ساتھ صاحبانِ صداقت بھی تھے

صاحب امامت کے ساتھ صاحبانِ امانت بھی تھے

صاحب دیانت کے ساتھ صاحبانِ دیانت بھی تھے

امام المرسلین کے ساتھ امام المتقین بھی تھے۔ سبحان اللہ

فقیر کو کہنے دیجئے کہ وہ کیا منظر ہوگا۔

جب حضور آگے ہوں گے صحابہ پیچھے ہوں گے۔

جب صاحب جمال آگے ہوں گے اور عاشقانِ کمال پیچھے ہوں گے۔

جب سردار انبیاء آگے ہوں گے اور سردارانِ امت پیچھے ہوں گے۔

جب حبیب رحمان آگے ہوں گے اور بندگان رحمان پیچھے ہوں گے۔

جب صاحب معراج آگے ہوں گے

جب صاحب لولاک آگے ہوگا

جب ساقی کوثر آگے ہوگا

جب شافع محشر آگے ہوگا اور

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہ چل رہے ہوں گے تو یقیناً درود یوار سے آواز آرہی ہوگی کہ:

سید کونین تیرے جاں نثاروں کو سلام
یعنی گردون نبوت کے ستاروں کو سلام

فقیر کو کہنے دیجئے کہ:۔

یہ نہیں ہوسکتا کہ

چاند ہو اور ستارے نہ ہوں

سورج ہو اور کرنیں نہ ہوں

سمندر ہو اور لہریں نہ ہوں

پھول ہوں اور خوشبوئیں نہ ہوں

محبوب ہو اور دیوانے نہ ہوں۔

شمع ہو اور پروانے نہ ہوں

مصطفیٰ ہو اور صحابہ نہ ہوں۔ سبحان اللہ

نعرہ تحقیق۔ حق چار یار

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان:

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت فیض کا اثر ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان ہے جس کی بدولت

ابوبکر۔ صدیق بنے۔

عمر۔ فاروق بنے

عثمان، ذی النورین بنے

علی، حیدر کرار بنے

ہاں ہاں

یہ وہی زبان ہے جو دشمنوں کو دوست بناتی ہے جو بیگانوں کو اپنا بناتی ہے۔

جو غلام کو آقا بناتی ہے، جو کمترین کو بہترین بناتی ہے۔

جو جہنمیوں کو جنتی بناتی ہے۔ جو ازل کو افضل بناتی ہے۔

جو خالی کو ولی بناتی ہے جو ذرّے کو آفتاب بناتی ہے۔

جو قطرہ کو دریا بناتی ہے

اور یہ لعاب دہن وہی لعاب دہن ہے

جو کٹے بازو پر لگے تو بازو درست

دکھتی آنکھوں پر لگے تو آنکھیں درست

کڑوے کنویں میں پڑے تو میٹھا ہو جائے۔

حضرت قتادہ کی کٹی آنکھ پر لگے تو بالکل ٹھیک

حضرت صدیق کی ایڑھی پر لگے تو زہر کا اثر زائل

حضرت عبداللہ بن عباس کے دہن میں آئے تو مفسر قرآن بناڈالے۔

صادق وامین

جس عبداللہ کے لخت جگر کو آج تک صادق وامین کہتے رہے ہو۔ جس خدا کے پیغمبر کی صداقت کی گواہی تم خود دیتے رہے ہو۔ جس نفیس انسان کے کردار واطوار کو پورا مکہ جانتا ہے وہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔

اس نے جو بھی کہا سچا کہا سب کچھ ہو سکتا ہے۔

ستارے ٹوٹ سکتے ہیں۔

چاند بے نور ہو سکتا ہے

سورج سیاہی میں بدل سکتا ہے

پہاڑ روئی بن کر اڑ سکتے ہیں

دریا اپنا رخ بدل سکتے ہیں لیکن

زبان نبوت جھوٹ نہیں بول سکتی

پیغمبر سچا ہے

پیغمبر کا خدا سچا ہے

پیغمبر کا دین سچا ہے
پیغمبر کا مذہب سچا ہے
پیغمبر کا اخلاق سچا ہے
پیغمبر کا کردار سچا ہے
مشرک جھوٹا ہے
مشرک کا مذہب جھوٹا ہے
مشرک کے معبود جھوٹے ہیں
مشرک کی زبان جھوٹی ہے اور

جن جھوٹے لوگوں نے جن کذاب انسانوں نے ایک سچے انسان پر ایک سچے پیغمبر پر ستم کیا۔ ایک رحم دل رسول کو پتھر مارے تو کیا اب ان کے گھروں میں پتھر نہ پڑیں گے۔

یہی وجہ تھی کہ عاتکہ کو خواب میں دکھایا یہ کہ مکہ کے ہر گھر میں پتھر پڑے۔

ابوجہل کی دوڑ

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ:۔

حضرت عباس مسجد حرام کی طرف جا رہے تھے کہ سامنے سے ابوجہل آتا دکھائی دیا یہ اسے دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف جاتے ہیں تاکہ خواب کا ذکر کر کے اسے اشتعال دلائیں اور جب وہ بکواس کرے تو اس کی مناسب مرمت کریں۔ ابھی حضرت عباس اس کی طرف بڑھے ہی تھے کہ وہ بہت جلدی اور تیزی سے مسجد حرام کے دروازہ کی طرف بھاگ گیا۔

کہ ابوجہل کوئی پہلی مرتبہ نہیں بھاگا۔ یہ ساری زندگی بھاگتا ہی رہا ہے۔
پیغمبر کی شرافت سے یہ بھاگا

پیغمبر کی نبوت سے بھاگا

پیغمبر کی امانت سے بھاگا

پیغمبر کی دیانت سے بھاگا

پیغمبر کی رسالت سے بھاگا

پیغمبر کی متانت سے بھاگا

پیغمبر کی عدالت سے بھاگا

پیغمبر کی تلاوت سے بھاگا

خدا کی توحید سے بھاگا

خدا کی عبادت سے یہ بھاگا

خدا کی برکت سے یہ بھاگا

خدا کی رحمت سے یہ بھاگا

مگر آج یہ اپنی خباثت کی طرف بھاگتا ہے

آج یہ اپنی رذالت کی طرف بھاگتا ہے

آج اپنی حماقت کی طرف بھاگتا تھا

آج بھی لوگ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے بھاگتے ہیں

وہ ابوجہل ہی کے پیروکار ہیں۔

شہادت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ

- شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کا گواہ قرآن ہوگا

کسی کی شہادت کی گواہی مکہ کی گلیاں دیں گی

کسی کی شہادت کی گواہی مدینہ کی گلیاں دیں گی

کسی کی شہادت کی گواہی میدان بدر دے گا

کسی کی شہادت کی گواہی میدان احد دے گا

کسی کی شہادت کی گواہی حجاز کے صحرا دیں گے

کسی کی شہادت کی گواہی میدان کربلا دے گا

لیکن قربان جاؤں تیرے اے عثمان!

تیری شہادت کی گواہی اللہ تعالیٰ کا قرآن دے گا۔

اور ایک انداز!

روضہ کھلے گا تو اندر سے صدیق و فاروق نکلیں گے

قرآن کھلے گا تو اندر سے شہید عثمان نکلیں گے

روضہ انور کی چابی بھی رحمان کے پاس ہے

قرآن حکیم کی چابی بھی رحمان کے پاس ہے

صدیق و فاروق کے دشمنوں کو روضہ انور نصیب نہیں ہوگا

عثمان رضی اللہ عنہ کے دشمنوں کو قرآن نصیب نہیں ہوگا

جو سینہ عشق عثمان سے خالی وہ سینہ حفظ قرآن سے خالی

یا حی یا قیوم ، برحمتك استغیث

عثمان رضی اللہ عنہ کے دشمن ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حفظ قرآن اور خدمت قرآن سے محروم ہو گئے۔

مسجد یں قرآن سے آباد اور قرآن اہل سنت کے پاس!

مدارس قرآن سے آباد اور قرآن اہل سنت کے پاس!

سینے قرآن سے آباد اور قرآن اہل سنت کے پاس!

مکہ مدینہ قرآن سے آباد اور قرآن اہل سنت کے پاس!

قرآن اہل سنت کے سینے میں

قرآن اہل سنت کے مدینے میں
قرآن کی تشہیر اہل سنت نے کی
قرآن کی تفسیر اہل سنت نے کی
قرآن، رمضان، عثمان تینوں اہل سنت کا سرمایہ ہیں

سبحان اللہ!
مخلص اعظم کے قدم مشرک اعظم کے سینہ پر

روایات میں آتا ہے کہ قتل کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود ابوجہل کی چھاتی پر سوار ہو جاتے ہیں اور اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیتے ہیں۔
ابوجہل کہتا ہے کہ اے بھیڑوں کے چروانے والے تو بہت اونچی جگہ چڑھتا ہے

میں کہتا ہوں۔

آج مظلوم نے ظالم سے بدلہ لے لیا۔
آج مخلص نے شرک سے بدلہ لے لیا
آج کمزور نے طاقت ور سے بدلہ لے لیا
آج ضعیف نے توان سے بدلہ لے لیا
آج پیدل نے سوار سے بدلہ لے لیا
آج نہتے نے مسلح سے بدلہ لے لیا
آج عبداللہ بن مسعود نے ابوجہل سے بدلہ لے لیا
آج عبداللہ بن مسعود نے اپنے منہ پر لگے طمانچے کا بدلہ لے لیا
آج عبداللہ کفر کے سردار کے سینہ پر چڑھ گیا
آج عبداللہ شرک کے مینار پر چڑھ گیا
آج عبداللہ غلاظت کے ڈھیر پر چڑھ گیا

آج عبداللہ شرارت کے ٹیلے پر چڑھ گیا
آج عبداللہ خباثت کے محل پر چڑھ گیا
آج عبداللہ جہالت کے گنبد پر چڑھ گیا
آج عبداللہ حماقت کے گنبد پر چڑھ گیا
آج عبداللہ ابوجہل کے سینہ پر چڑھ گیا۔ سبحان اللہ
تو مجھے کہنے دیجئے کہ:۔
آج پتلی ٹانگوں والا عبداللہ پتلے عقیدے والے سینہ پر کھڑا ہے
آج بھیڑ چرانے والے قدموں کے نیچے شرک کا سردار بھیڑ کی طرح لیٹا ہے
آج مظلوم ظالم کے سینہ پر کھڑا مسکرا رہا ہے
آج قرآن کی تلاوت کرنے والا شیطان کی عبادت کرنے والے کے سینہ پر دندنا رہا ہے
آج رحمان کا بندہ شیطان کے بندے کی گردن پاؤں سے دبا رہا ہے۔
آج مخلص اعظم کے قدم شرک اعظم کے سینہ پر ہے۔ (سبحان اللہ)
اے لوگو! غور کرو خدا تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے۔
نیچے کفر کا امام، اوپر اخلاص کا امام ہے
نیچے شرک کا امام اوپر شرک کا امام ہے
نیچے تکبر کا امام ہے اوپر تکبیر کا امام ہے
نیچے تحقیر کا امام ہے اوپر تقریر کا امام ہے
نیچے تقصیر کا امام ہے اوپر تفسیر کا امام ہے
نیچے تفریق کرنے والا ہے اور اوپر قرآن کی تفصیل کرنے والا ہے
نیچے ابوجہل تکدر والا ہے اس کے سینہ پر عبداللہ مقدر والا ہے

یعنی ابوجہل اپنے لاغر والا ہے اور عبداللہ اپنے حضور والا ہے
(سبحان اللہ)

یارانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یاران مصطفیٰ دنیا میں سچے ترین انسان ہیں
ان سے بڑھ کر ایمان دار کوئی نہیں
ان سے بڑھ کر متقی اور دیانت دار کوئی نہیں
ان سے بڑھ کر صادق اور عادل کوئی نہیں
ان سے بڑھ کر عاشقان مصطفیٰ کوئی نہیں
یہ لوگ اسلام کے پہلے مبلغ اور خادم ہیں
یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاواسطہ شاگرد ہیں
یہی لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کریم نے اپنی رضا کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے۔
یہاں فقیر کو یہ جملہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ
جس کعب صحابی نے ایک مرتبہ سچ بولا وہ نجات پا گیا
جس کا نام ہی صدیق ہے وہ نجات کیسے نہ پائے گا اور
جو اس صدیق کے صدق میں شک کرے گا
جو صدیق کے ایمان میں شک کرے گا
وہ دنیا اور آخرت میں زندیق کہلائے گا
خسر الدنیا والآخرۃ
تو مجھے کہنے دیجئے کہ
جو صدیق کو سچا نہیں مانتا وہ جہاں میں سچا نہیں ہے

جو صدیق کو سچا نہیں مانتا وہ ایمان میں خود سچا نہیں ہے

جو صدیق کو سچا نہیں مانتا وہ اسلام میں سچا نہیں ہے

جو صدیق کو سچا نہیں مانتا وہ کلام میں سچا نہیں ہے (سبحان اللہ)

صدیق جہان میں سچا ہے

صدیق ایمان میں سچا ہے

صدیق اسلام میں سچا ہے

صدیق کلام میں سچا ہے

صدیق قرآن میں سچا ہے

صدیق فرقان میں سچا ہے

صدیق بارگاہ رسالت مآب میں سچا ہے

صدیق اصحاب میں سچا ہے

صدیق احباب میں سچا ہے

صدیق خدا کی جناب میں سچا ہے (سبحان اللہ)

صدیق کو رحمان سچا کہتا ہے

صدیق کو قرآن سچا کہتا ہے

صدیق کو صاحب قرآن سچا کہتا ہے

صدیق کو عمر ذی شان سچا کہتا ہے

چار

اللہ کے حرف	چار
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حرف	چار

احمد کے حرف چار
رسول کے حرف چار
قرآن میں ذکر محمد چار
ان چار حرف ہی سے تو کل کائنات ہے
ان چار حرف سے ہی ہماری نجات ہے
خالق کے حرف چار ہیں
واحد کے حرف چار
وحدت کے حرف چار
قادر کے حرف چار
قدرت کے حرف چار
ساقی کے حرف چار
کوثر کے حرف چار
شافع کے حرف چار
محشر کے حرف چار

چار چار حرف ہیں رکوع و قیام میں
چار چار حرف ہیں درود و سلام میں
حیدر کے چار چار ہیں زہرا کے نام میں
ہیں چار چار حرف حسین امام میں

پوری کائنات کی تخلیق بھی چار سے ہوئی۔
چار رسل، چار فرشتے، چار کتب، چار دین
لطف عجب ہے چار میں

آتش و آب و خاک و باد میں سب کا انہی سے اثبات
چار کا ماجرا ختم ہے چار یار میں

اطراف چار
موسم چار
دن رات کی حالتیں چار
عمر کی منزلیں چار
اہم اعضاء وانسانی چار
عورت کے روپ چار

اصحابِ صفہ

حاضرین گرامی قدر!

تحویل قبلہ کے بعد جب مسجد نبوی کا رخ بیت اللہ شریف کی طرف ہو گیا تو قبلہ اول کی طرف دیوار اور اس کے متصل جو جگہ تھی اوران فقراء اور غراباء کے رہنے کے لئے چھوڑ دی گئی جن کے لئے کوئی ٹھکانہ اور گھر بار نہ تھا۔ یہ جگہ صفہ کے نام سے مشہور تھی۔ صفہ دراصل سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہتے ہیں۔ وہ کمزور مسلمان اور فقراء جو اپنے فقیر پر فقط صابر ہی نہ تھے بلکہ امراء اور اغنیاء سے زیادہ خوش وخرم تھے اوران اصحاب ثروت سے زیادہ شاکر و صابر تھے۔

وہ فقراء جن کے دلوں میں خدا کی محبت تھی
وہ فقراء جن کے دلوں میں نبی کی قدر تھی
وہ فقراء جن کے دلوں میں قرآن کی عظمت تھی
وہ فقراء جن کی جبین نیاز خدا کے حضور جھکتی تھی

وہ فقراء جن کی نگاہ میں دنیا کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی

وہ جب ارشادات نبی سننے کے لئے حاضر ہوتے تو اسی جگہ بیٹھ جاتے اور جب نبی علیہ السلام کا وعظ ختم ہوتا تو اسی سایہ دار جگہ میں لیٹ جاتے چنانچہ لوگوں نے انہیں اس صفہ پر پڑے دیکھا تو انہیں اصحابِ صفہ کہنا شروع کر دیا یعنی صفہ والے۔

یہ اصحابِ صفہ کون تھے؟

میرے محترم دوستو!

کوئی اصحاب اخدود کہلاتے ہیں یعنی خندق والے

کوئی اصحاب فیل کہلاتے تھے یعنی ہاتھیوں والے

کوئی اصحاب جنہ کہلاتے ہیں یعنی باغ والے

کوئی اصحاب کہف کہلاتے ہیں یعنی نماز والے

کوئی اصحاب قریہ کہلاتے ہیں یعنی بستی والے

کوئی اصحاب سبت کہلاتے ہیں یعنی ہفتہ والے

کوئی اصحاب رس کہلاتے ہیں یعنی کنویں والے۔ سبحان اللہ

تو پھر مجھے کہنے دیجئے کہ

کئی گروہ کو اصحاب ثروت کہا جاتا ہے

کسی گروہ کو اصحاب شرافت کہا جاتا ہے

کسی گروہ کو اصحاب صداقت کہا جاتا ہے

کسی گروہ کو اصحاب ظرافت کہا جاتا ہے

کسی گروہ کو اصحاب لطافت کہا جاتا ہے

لیکن جو بھوکے اور مفلس تھے مگر درس نبوت کے متعلم تھے انہیں

اصحاب صفہ کہا جاتا ہے۔ سبحان اللہ

اصحابِ ثروت کو دیکھا مگر مروت نظر نہ آئی

اصحاب شرافت کو دیکھا تو مگر طہارت نظر نہ آئی

اصحاب صداقت کو دیکھا مگر امانت نظر نہ آئی

اصحاب ظرافت کو دیکھا مگر فقاہت نظر نہ آئی

اصحاب لطافت کو دیکھا مگر نظامت نظر نہ آئی

اصحاب دیانت کو دیکھا تو صداقت نظر نہ آئی اور

جب اصحاب صفہ کو دیکھتا ہے تو

اسے پہلے صفہ نظر آتا ہے پھر

اصحابِ صفہ نظر آتے ہیں اور

جب ان کو دیکھتا ہے تو انہیں تعلیم قرآن دیتے مصطفیٰ نظر آتے ہیں جن کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم دیں گے تو وہ اگر:

ایک طرف اصحاب صفہ ہوں گے

تو دوسری طرف اصحاب صداقت بھی ہوں گے

ایک طرف اصحاب صفہ ہوں گے

تو دوسری طرف اصحاب دیانت بھی ہوں گے

ایک طرف اصحاب صفہ ہوں گے

تو دوسری طرف اصحاب طہارت بھی ہوں گے

ایک طرف اصحاب صفہ ہوں گے

تو دوسری طرف اصحاب فقاہت ہوں گے

ایک طرف اصحاب صفہ ہوں گے

تو دوسری طرف اصحاب مروت بھی ہوں گے

ایک طرف اصحاب صفہ ہوں گے

تو دوسری طرف اصحاب نظامت بھی ہوں گے

اگر ایک طرف یہ غریب ہوں گے تو دوسری طرف یہ مصطفیٰ کے حبیب ہوں گے۔ ظاہر میں مفلس ہوں گے مگر باطن میں مخلص ہوں گے۔

ظاہر میں خاموش ہوں گے مگر اندر سے پر جوش ہوں گے۔

دیکھنے میں وہ کمزور ہیں مگر اندر سے شاہ زور ہیں۔

دیکھنے میں یہ فرشی ہیں حقیقت میں یہ عرشی ہیں

دیکھنے میں یہ میلے ہیں حقیقت میں یہ مولیٰ والے ہیں

دیکھنے میں موکل ہیں حقیقت میں ارباب توکل ہیں

حضرات گرامی!

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ارباب توکل کہا جاتا ہے

انہی لوگوں کو اصحاب تجمل کہا جاتا ہے

انہی لوگوں کو پیغمبر کے ارشادات سننے کا شب و روز موقع ملتا تھا۔

یہی لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتے تھے۔

انہی غرباء نے اپنی آنکھوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لئے وقف کر دیا تھا۔

انہی مساکین نے اپنے کانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات سننے کے لئے وقف کر دیا تھا۔

انہی بے کسوں اور مجبوروں نے اپنے جسموں کو نبی کی محبت و معیت کے لئے وقف کر دیا تھا۔

یہ نبی کے مدرسے کے طلبا تھے جنہیں نہ تو تجارت سے کوئی مطلب تھا اور نہ ہی زراعت سے کوئی سروکار تھا۔ انہیں تو فقط خدا اور اس کے رسول سے پیار تھا۔ سبحان اللہ العظیم

عاشقانِ عشق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عشاقان نام محمد نے بھی کمال کر دیا ہے۔ اہل سنت و جماعت کے عظیم خطیب سلطان الواعظین علامہ ابوالنور محمد بشیر صاحب کوٹلوی نے حضور کے اسم گرامی کے ایک ایک حرف پر ایک ایک مصرعہ لکھ کر نام محمد کی تعریف و ثناء لکھی ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔

میم سے ہیں محبوب وہ ربّ کے
ح سے حاکم، عجم و عرب کے
دوسری میم سے مالک سب کے
دال سے داتا جہاں کے جود ہے انکا عام؟
شہد سے میٹھا نام محمد نام شہد سے میٹھا محمد نام
میم محبت کی مئے لایا
ح نے حق کا جام ہے پلایا
دوسری میم مئے مست بنایا
دال بچا کر دوزخ سے جنت کا دے پیغام
شہد سے میٹھا محمد نام شہد سے میٹھا محمد نام

شہد کی مکھی کا عشق مصطفیٰ

مولانا رومی فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شہد کی مکھی کو پکڑا اور پوچھا کہ اے مکھی بتا تو شہد کس طرح تیار کرتی ہے۔

مکھی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں باغات میں جاتی ہوں پھولوں کا رس چوستی ہوں جب اس کا مجھ سے خروج ہوتا ہے تو شہد بن جاتا ہے۔

فرمایا! اے مکھی بات صحیح اور سچ کر، تجھے پتا نہیں تو کس کے ہاتھ میں ہے۔

عرض کیا حضور میں بھی اس کلام کو طویل کر رہی ہوں۔

میں جانتی ہوں کہاں میں مکھی اور کہاں چودہ طبق کے سلطان کا ہاتھ۔

اگر قسمت سے میں اس ید اللہ والے ہاتھ میں آ گئی ہوں تو رج رج کے بوسے لے لوں۔ فرمایا تو پھر صحیح بات بتا!

مکھی نے عرض کی!

گفت چوں خوانیم بر احمد درود!
می شود شیریں و تلخی رار بود؟

جب میں عرق لے کر چلتی ہوں تو وہ پھیکا ہوتا ہے اور جب میں حضور کا نام نامی پڑھتی ہوں تو میرا پھیکا میٹھا ہو جاتا ہے۔

دونوں ہونٹ ملتے ہیں!

ایک مرتبہ سب کہیں اللہ اور دیکھیں کہ ہونٹ آپس میں ملتے ہیں نہیں ملتے۔

اب کہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دیکھئے دونوں ہونٹ آپس میں ملتے ہیں ایک مرتبہ نہیں بلکہ دو مرتبہ ملتے ہیں۔

لب چمٹ جاتے ہیں لے لے جو کوئی نام نبی
اور اس نام سے بڑھ کر کوئی میٹھا کیا ہے

گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ اللہ کرتے رہو میں تو تجھے کیا ملوں گا۔ تیرے ہونٹ بھی آپس میں نہیں ملیں گے اور میرے محبوب کا نام نامی ایک مرتبہ لو گے تو ہونٹ دو مرتبہ آپس میں ملیں گے۔

شیریں نام محمد والا جدوں کوئی الادے
اک لب دوجے نال بھی یارو گھٹ گھٹ جھپیاں پاوے
(صلی اللہ علیہ وسلم)

کفر و اسلام آمنے سامنے

حضرات گرامی! دونوں طرف کے لشکر صفیں باندھ کر آمنے سامنے کھڑے تھے
یوں سمجھ لیں کہ

آج دولت غربت کو شکست دینے آئی تھی
آج جہالت علم سے ٹکرانے آئی تھی
آج خباثت طہارت سے لڑنے کے لئے آئی تھی
آج غرور والے حضور والوں سے ٹکرانے آئے تھے
آج شیطان والے رحمان والوں سے بھڑنے آئے تھے
آج شیطان کے چیلے رحمان کے بندوں کے مقابل تھے۔ سبحان اللہ
آج نور اور ظلمت کی جنگ ہونے والی ہے۔
آج تہی دامنوں کی ساز و سامان والوں سے لڑائی ہونے والی ہے
آج غریب امیر سے ٹکرائے گا۔
آج بلال امیہ سے ٹکرائے گا
آج صہیب ظالم آقا سے ٹکرائے گا۔ (سبحان اللہ العظیم)
ایک طرف آہنی خود والے ہیں۔ ایک طرف ایک خدا والے ہیں
ایک طرف شیطان والے ہیں، ایک طرف رحمان والے ہیں
ایک طرف سامان والے ہیں، ایک طرف قرآن والے ہیں
ایک طرف حیا سے عاری ہیں، دوسری طرف قرآن کے قاری ہیں

ایک طرف بے شرم ہیں، دوسری طرف باشرم ہیں

ایک طرف بے حیا ہیں، دوسری طرف باحیا ہیں

ایک طرف بے وفا ہیں، دوسری طرف باوفا ہیں

ایک طرف مشرکین ہیں، دوسری طرف موحدین ہیں

ایک طرف بت پرست ہیں، دوسری طرف خدا پرست ہیں

ایک طرف نبی کے دشمن ہیں، دوسری طرف نبی کے محسن ہیں

ایک طرف اسلام کے قزاق ہیں، دوسری طرف اسلام کے عشاق ہیں

فضائل اہل بیت

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں، طلوع صبح کے وقت سرکار دو عالم سیاہ رنگ کا اُونی کمبل اوڑھے ہوئے تھے کہ امام حسن اور امام حسین تشریف لائے تو آپ نے ان دونوں کو کمبل کے اندر داخل فرمایا۔ حضرت فاطمہ آئیں انہیں بھی داخل فرمایا پھر جناب علی المرتضٰی شیر خدا تشریف لائے۔ آپ نے ان کو بھی داخل فرمایا اور پھر قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ

تفسیر ابن جریر طبری تفسیر در منثور امام سیوطی مسند امام احمد بن حنبل میں یہ روایت موجود ہے اور پھر بیدم وارثی پکار اٹھے۔

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصودِ کائنات
خیر النساء حسین و حسن مصطفیٰ علی

اور تب سے ہی پانچ تن پاک کہا جانے لگا!

پھر اعلیٰ حضرت شاہ احمد خان بریلوی پکار اٹھے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

ظاہری طور پر تو ہمیں پنجتن پاک کے لئے جو سرکار کے فرمان پر اعزاز ہوا قرآن پاک کی یہ آیت مبارکہ سے ظاہر ہوا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور پھر جبریل سے فرمایا اے جبریل ذرا آدم کو جنت کی سیر تو کراؤ حضرت جبریل اور حضرت آدم جنت میں گئے وہاں ایک محفل کے دروازے پر ایک نورانی تختی دیکھی۔ اس پرنورانی تحریر لکھی ہوئی تھی۔

انا المعمود هذا محمد میں محمد ہوں یہ محمد ہیں۔ انا الاعلی، هذا علی، میں علی ہوں یہ علی ہے۔ انا الفاطرؓ هذا الفاطمه میں انا العسن هذا الحسن میں محسن ہوں یہ حسن ہیں منی الاحسان هذا الحسین میں احسان ہوں یہ حسین ہیں۔

حضرت آدم نے پوچھا جبریل یہ کیا ہے۔

عرض کی! ان ناموں کو یاد کرلیں ہوسکتا ہے آپ کے کام آجائیں۔

النزهۃ المجالس میں علامہ عبدالرحمٰن صفوری لکھتے ہیں۔

حضرت آدم نے ساڑھے تین سو سال تک توبہ کی مگر توبہ قبول نہ ہوئی حضرت جبریل آئے اور پوچھا یا آدم کیا بنا؟

آپ نے فرمایا ابھی کچھ نہیں بنا۔

حضرت جبریل نے کہا وہ نام یاد ہیں جو جنت میں دیکھے تھے۔ ان کے وسیلے سے دعا کریں۔

حضرت آدم نے دعا کی۔

اللھم لحق محمد و علی و فاطمہ و حسن و حسین یا اعلیٰ یافاطر یا محسن ، دعا کی تھی کہ پھر جبریل آ گئے اور کہا اے آدم اگر اس وسیلہ سے آپ نے اپنی تمام اولاد کی بخشش کی دعا کی ہوتی وہ بھی قبول فرماتے۔

نزہتہ المجالس (۲۳۲ جلد ۲)

ہیں کائنات حسن کے انوار پانچ تن
خالق کا بے مثال ہیں شہکار پانچ تن
ان کے ہی دم سے رونق کونین ہے تمام
کونین کے ہیں مالک و مختار پانچ تن
ہیں مصطفیٰ و مرتضیٰ زہرا حسن حسین
ہر جلوہ گاہِ نور کا سنگھار پانچ تن
خود جھیلتے ہیں جاں پہ ہزاروں مصیبتیں
کرتے ہیں دور خلق کے آزاد پانچ تن
کانپے نصاریٰ چھوڑ کر بھاگے مباہلہ
دیکھے جو آتے سامنے سرکار پانچ تن
صائم میں ایک کس طرح بخشا نہ جاؤں
ہوں گے جو میرے حشر میں غم خوار پانچ تن

انبیاء کی تبلیغ کا صلہ

آئیں دیکھیں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا سورۃ ہود آیت ۲۹ اور اے قوم میں تجھ سے اس پر مال طلب نہیں کرتا میرا اجر تو اللہ کے پاس ہے۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا۔ سورۃ ہود آیت (51) اے قوم میں تم سے صلہ

نہیں مانگتا میرا صلہ تو اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔

حضرت صالح علیہ السلام نے کہا سورۃ الشعراء آیت (۱۴۵)

اور میں تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو تمام جہانوں کے پالنے والے کے ذمہ ہے۔

حضرت لوط علیہ اسلام نے کہا۔

سورۃ الشعراء آیت (۱۶۴) اور میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا میرا اجر تو عالمین کے پروردگار کے ذمہ ہے۔

اور جب باری آئی کملی والے کی
جب باری آئی رحمت عالم کی
جب باری آئی سرکار دو عالم کی
جب باری آئی آمنہ کے لال کی
جب باری آئی محبوب ربّ ذوالجلال کی
جب باری آئی بیمثلی و بیمثال کی
جب باری آئی نور الانوار کی
جب باری آئی تمام جہانوں کے سردار کی

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محبوب ان کو فرما دیجئے کہ ہم اپنی تبلیغ کا صلہ تم سے صرف یہ مانگیں گے وہ یہ ہے کہ تم میرے قریبیوں سے محبت کرو۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى!

جب یہ آیت کریم نازل ہوئی صحابہ نے پوچھا آقا یہ آیت کس کے حق میں نازل ہوئی۔ سرکار نے فرمایا۔

فاطمہ وعلی حسن وحسین ھولاء اہل بیتی یہ چار میرے قریبی ہیں میرے اہل بیت

میرے پیارے ہیں تم ان سے محبت کرو۔
اشرف المقدید، امام نبھانی، انوارِ محمدیہ، امام نبھانی، زرقانی تفسیر خازن معالم التنزیل،
ابن جریر، تفسیر صادی اور تفسیر کبیر کے حوالے سے بات کرر ہا ہوں تو پھر کیوں نہ کیوں!

جیہدا پنجتن نال پیار نہیں اوہدے کلمے دا اعتبار نہیں
جیہڑا پنجتن پاک دا منکر اے اوہدا ہونا بیڑا پار نہیں

جس کو جو کچھ ملا اسی در سے ملا
فضیلت ہے تو اسی گھر میں ہے
سخاوت ہے تو اسی گھر میں ہے
عدالت ہے تو اسی گھر میں ہے
امامت ہے تو اسی گھر میں ہے
شجاعت ہے تو اسی گھر میں ہے
شہادت ہے تو اسی گھر میں ہے
نبوت ہے تو اسی گھر میں ہے
رسالت ہے تو اسی گھر میں ہے
قیادت ہے تو اسی گھر میں ہے
سیادت ہے تو اسی گھر میں ہے
عنایت ہے تو اسی گھر میں ہے
رحمت ہے تو اس گھر میں ہے
ایمان ملا تو یہیں سے ملا ہے
فیضان ملا تو یہیں سے ملا ہے
رحمان ملا تو یہیں سے ملا ہے

مصطفیٰ و مرتضیٰ شبیر و شبر فاطمہ
ترجمہ پانچوں ہیں صائم آئن تطہیر کا

علامہ صائم چشتی کہتے ہیں کہ

پنجتن پاک دے نام دی پھیر مالا مال نہ ہویں تے مینوں پھڑ لئیں
باکمال داو یکھ کمال من کے باکمال نہ ہویں تے مینوں پھڑ لئیں
خاکیا خاک نجف دی چم جا کے سچا لعل نہ ہویں تے مینوں پھڑ لئیں
اتھے بن جا علی دا ملنگ صائم اوتھے نال نہ ہویں تے مینوں پھڑ لئیں

اس گھر چوں نورِ عشق تے عرفان مینوں لبھیا
پڑھ پڑھ قصیدے انہاندے ایمان مینوں لبھیا
ایہناں دے کولوں عجلوہ جاناں مینوں لبھیا
اس گھر دے گائے گیت تے رحمان مینوں لبھیا

دامن نوں رنگ و نور تھیں رنگن دی مینوں جاچ اے
سد دے ہر اک بال توں منگن دی مینوں جاچ اے

میں سیداں کرم تے حسن دی سخاوت جاناں
منگتا ہاں اہل بیت دا اس گھر دی عادت جاناں

جد تیک دی ایہہ سلسلہ ساہواں دا قائم رہوے گا
مدحت نبی دی آل دی کردا اے صائم رہوے گا

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

بے گور و کفن لاش، وادی احد میں آدمیت کا بول بالا کر گیا۔ وادی احد خون شہید سے مشک بار ہو گئی جن گردنوں میں حضرت حمزہ کے ٹکڑے ہار بن کر لٹکے۔

یا تو وہ گردنیں خدا کے حضور ہمیشہ کے لئے جھک گئیں یا ہمیشہ کے لئے شکست کھا کر اہل حق کے ہاتھوں کٹ گئیں۔

خدا کے حضور گردنیں جھک گئیں تو بھی حمزہ کی جیت

اہل حق کے ہاتھوں کٹ گئیں تو بھی حمزہ کی جیت

زندہ رہا تو حق کا بول بولا

شہید ہوا تو حق کا بول بولا

فقیر کہتا ہے

بندہ! یہ ہار گلے میں نہ ڈال

گلہ حق کے سامنے ہار کھا جائے گا

یہ ہار گردن میں نہ ڈال

یہ گردن حق کے سامنے جھک جائے گی

یہ پھولوں کا ہار نہیں

یہ سونے کا ہار نہیں

یہ چاندی کا ہار نہیں

یہ حمزہ کی کٹی ہوئی زبان کا ہار ہے

یہ حمزہ کی کٹی ہوئی بوٹیوں کا ہار ہے

یہ حمزہ کی کٹی ہوئی انگلیوں کا ہار ہے

یہ حمزہ کے کٹے ہوئے جسم کا ہار ہے

یہ حمزہ کے جگر پاروں کا ہار ہے

یہ ہار تیری اکڑی ہوئی گردن کو خدا کے حضور جھکا دے گا۔

یہ ہار تیری انگشت شہادت کو کلمہ توحید کے لئے اٹھا دے گا

یہ ہار تیری زبان پر توحید رسالت کی صداقت جاری کرا دے گا

یہ ہار تیرے مغرور جسم کو رکعا و سجدہ کی تصویر بنا دے گا

یہ ہار   یہ ہار

اور   حمزہ کی فتح

خدا کی   نصرت

اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح کا اعلان ثابت ہوگا اور بالآخر تجھے دامن توحید ورسالت میں لے آئے گا۔

زمانہ جانتا ہے کہ

شہید اعظم سیدنا امیر حمزہ کا خون رنگ لایا اور ہندہ کو رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں ہی پناہ لینا پڑی۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

۱۔ ایمان علی کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو کشتی میں سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جو پیچھے رہ گیا وہ ڈوب گیا جو علی کی کشتی میں سوار ہو گیا وہ کامیاب ہو گیا۔

۲۔ ایمان علی کی مثال، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی سی ہے کہ سینکڑوں اس کے سامنے بے حقیقت ہو گئے۔ اس طرح کفر اور گناہ ایمان کے سامنے بے حقیقت ہو جاتے ہیں۔ علی کی محبت کفر ختم کر دیتی ہے۔

۳۔ ایمان علی کی مثال، حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کی سی ہے جو حضرت

سلیمان کی عزت اور توقیر کا باعث کی یہی حال ایمان کا ہے جس نے ایمان قبول کر لیا وہ مالک اور بادشاہ بن گیا جس نے قبول نہیں کیا وہ ہلاک ہو گیا۔ علی سے تعلق والا نا کام نہیں ہو سکتا۔

۴۔ ایمان علی کی مثال، عرش کی سی ہے اور عرش ہر چیز کے اوپر ہے بلند ہے علی کی نگاہ آسمانوں کے پار چلی جاتی ہے۔

۵۔ علی کی مثال، آسمان کی سی ہے کہ نور اس میں گردش کر رہا ہے۔ علی کا نور آسمان کے نور کے پار چلا جاتا ہے۔

۶۔ ایمان علی کی مثال، آفتاب کی سی ہے، جب نکلتا ہے تو روئے زمین پر اندھیرا نہیں رہتا۔ نور کفر کے اندھیروں کو روشن کر دیتا ہے۔ علی کی محبت آفتاب سے زیادہ روشن کر دیتی ہے۔

۷۔ ایمان علی کی مثال، ستاروں کی سی ہے۔ راہ بھولا اس سبب سے راہ پا لیتا ہے۔ علی کفر و طغیان کے پیکروں کو نور ایمان سے منور کر دیتے ہیں۔

۸۔ ایمان علی کی مثال، مٹی کی سی ہے کہ ہر چیز اس پر رگ جاتی ہے۔ علی مٹی سے سونا بن سکتا ہے۔

۹۔ ایمان علی کی مثال، سونے سی ہے کہ ہر ایک چیز اس سے خریدی جا سکتی ہے۔ علی سے کائنات کی ہر چیز مل جاتی ہے۔

۱۰۔ ایمان علی کی مثال، چاندی کی سی ہے کہ دس درہم میں ایک درہم تانبے کا ہو تو پہچانا جاتا ہے۔ علی کا غلام جہاں بھی ہوں پہچانا جاتا ہے۔

۱۱۔ ایمان علی کی مثال، دریا کی سی ہے کہ دریا نجاست قبول نہیں کرتا علی گندگی دور کر کے نور ایمان دیتا ہے۔

۱۲۔ ایمان علی کی مثال، مشک کی سی ہے کہ اس کی خوشبو ہر ایک قریب و بعید سونگھتا ہے

علی کی خوشبو سے پوری دنیا معطر ہو جاتی ہے۔

۱۳- ایمان علی کی مثال، گلِ لالہ کی سی ہے کہ زمین اس سے آراستہ ہو جاتی ہے۔ علی ولایت سے پوری کائنات کو ایمان کی دولت سے آراستہ کر سکتا ہے۔

۱۴- ایمان علی کی مثال کا نور کی سی ہے کہ وہ گنہگار کے دل کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ اس طرح علی کی محبت جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔

مدح علی رضی اللہ عنہ

سچ ہے دین و دنیا کا سلطان علی ہے
پھر قبر کا اور حشر کا سامان علی ہے
ایمان کے متلاشیو ایما کی کہہ دوں
ایمان کی قسم میرا تو ایمان علی ہے

جسے علی کی ولایت کا اعتراف نہیں
ہزار سجدے کرے یہ گناہ معاف نہیں
بدن پہ حج کا ہو احرام دل میں بغض علی
یہ کعبے پاک کے پھیرے تو ہیں طواف نہیں

جا کے ہوتے ہیں مسجد میں صف آراء تو غریب
رحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب
نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا تو غریب
پردہ رکھتا ہے اگر کوئی تمہارا تو غریب

امراء نشہ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ہے ملت بیضاء غربا کے دم سے
(اقبال)

حضرات محترم!

اس کائنات میں ایک ایسا گھر ہے
جسے بیت اللہ کہتے ہیں
بیت اللہ کی شان و رفعت کیا کہنا
کعبہ مہبط نور ہے
کعبہ اہل اسلام کا قبلہ ہے
کعبہ حرم محترم ہے
کعبہ بیت الھدیٰ ہے
کعبہ منبع خیر و برکت ہے
کعبہ سر چشمہ و ہدایت ہے
کعبہ مقام تقدیس و عظمت ہے
کعبہ منزل عبادت ہے
کعبہ مرکز جمال ہے
کعبہ محورِ کمال ہے
کعبہ پیکر جلال ہے
کعبہ لازوال تھا کعبہ لازوال ہے
کعبہ بے مثال تھا کعبہ بے مثال ہے

پھر رضی رسول زوج بتول اسد اللہ الغالب کی شان و عظمت کا اظہار کرنے کے

لئے اسے ولادت گہہ علی بنا دیا گیا۔

کعبہ پر ہمارا ایمان ہے تو
علی جانِ ایمان ہے
کعبہ اگر بیت اللہ ہے
تو علی اسد اللہ ہے
کعبہ مرکز تجلیات خدا ہے
تو علی کا دل عرش خدا ہے
کعبے کی زیارت سے گناہ دُھل جاتے ہیں
تو علی کی زیارت سے عبادت ہو جاتی ہے
کعبے کا طواف کرنے سے رُکن حج ادا ہوتا ہے
کعبہ علی کی زیارت سے ہزاروں حج کا ثواب ملتا ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ

کعبہ بھی محترم ہے	علی بھی محترم ہے
کعبہ بھی مکرم ہے	علی بھی مکرم ہے
کعبہ بھی معظم ہے	علی بھی معظم ہے
کعبہ بھی محتشم ہے	علی بھی محتشم ہے

دونوں عالم میں علی کا فیض عام ہے
اللہ کے نام سے علی کا نام ہے
عقلوں سے بالا علی کا مقام ہے
علی نفس رسول انام ہے
علی علی کا وظیفہ قاطع آلام ہے

علی کی محبت معرفت کا جام ہے

علی کا دشمن ولدالحرام ہے

کیونکہ!

علی تارا نبی دی انجمن دا

علی وارث محمد دے چمن دا

علی اوہ گل اے صائم جس تھیں ہویا

ایہہ گلدستہ مکمل پنجتن دا

اس لئے کہ!

علی کی زیارت خدا کی عبادت ہے

علی کی معرفت خدا کی معرفت ہے

علی کی محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت خدا کی محبت ہے۔ خدا کی محبت راہ نجات ہے

علی سے محبت کرو اس لئے کہ جنت علی کی ہے

انا دار الحکمة و علی بابها

میں حکمت کا گھر ہوں علی اس کا دروازہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

من کنت مولاہ فهذا علی مولا

جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا۔ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

انا مدینة العلم و علی بابها

میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

انا و علی من نور واحد

میں اور علی ایک ہی نور سے پیدا کیے گئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

علی دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! علی سے محبت ایمان کی نشانی۔ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! علی سے نفرت منافقت کی علامت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! علی تمام مومنین کے مولا ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جس نے علی کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! علی کا جسم میرا جسم ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! علی کا گوشت میرا گوشت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! علی کی روح میری روح ہے

حضرات مولا علی کی فضیلت کوئی بھی بیان نہیں کر سکتا۔ صحابہ کرام کے اقوال کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ محبت شیر ہل اتی علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے فرماتے ہیں اور تمام صحابہ کرام بھی علی کی فضیلت کے قائل تھے اور منافقین کو مولا علی کے ذکر سے پہچان لیتے تھے۔

علی کے دشمن پر جنت حرام ہے

عجب شان معلے ہے علی دا عجب حسن تجلی ہے علی دا

میں صائم اس لئی حیدر توں منگناں

علی اللہ دا اللہ ہے علی دا!!!

حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے!

علي يحب الله و رسوله و الله و رسوله يحيبه

حضرات گرامی!

مولا علی کا تذکرہ بھی عین عبادت ہے

مولا علی کے بارے میں گفتگو کرنا بھی عین عبادت ہے

کیونکہ علی اللہ کے محبوب ہیں

میں ایس لئی حید توں منگناں

علی اللہ دا اللہ ہے علی دا!!!

علی منی فرمان حضور دا اے ملاں ونڈیاں پان دی لوڑ کی اے

سدھا چھڈ کے راہ فردوس والا ایویں دوزخ دل جان دی لوڑ کی اے

جو گستاخ ہووے مولا علی دا اُس تھیں یاریاں لان دی لوڑ کی اے

ساجد علی نوں حق جو نہیں من دا رب نوں اوہدے ایمان کی لوڑ کی اے

علی وہ ہیں جن کی ولادت بھی خدا کے گھر ہوئی اور شہادت بھی علی کی خدا کے گھر ہوئی۔

کسے را میسر نہ شد ایں سعادت

بکعبہ ولادت بمسجد شہادت

علی وہ ہیں جن کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے

اظر الي وجهه علي عبادة (المستدرک حاکم)

علی وہ ہے جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بھائی قرار دیا۔

انت اخي في الدنيا و الآخرة

علی وہ ہیں جن کو حضور رسالت مآب نے اپنی جان کہا ہے

علی وہ ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باب مدینۃ العلم کہا ہے۔
علی وہ ہیں جنہیں سرکار دو عالم نے باب راوالحکمۃ فرمایا ہے
علی کے فضائل کا حصر واحاطہ کون کر سکتا ہے
علی کی تیغ مسلول ہے
علی مردِ مقبول ہے
علی نفس رسول ہے
علی زوج بتول ہے
علی کا دوست خدا مقبول دوست ہے
علی کا دشمن مرتد جھول ہے
کیونکہ علی مولا کی شان وڈی لوڑی ہے
علی امیر المومنین ہے
علی امام المتقین ہے
علی شفیع المذنبین ہے
علی خلیفۃ المسلمین ہے
علی وسیلہء دنیا دین ہے
علی مصطفیٰ کی جان ہیں
علی منار الایمان ہے
علی معرفت کا آسمان ہے
علی شمع عرفان ہیں
علی گلشن مصطفیٰ کا باغبان ہے
علی کی محبت روح ایمان ہے

علی خدا کی برہان ہے

علی خدا کی شان ہے

علی اسلام کی آن بان ہے

علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلوان ہے

علی ناطق قرآن ہے

علی حافظ قرآن ہے

علی جامع قرآن ہے

علی کی شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے

علی اولیاء کا سلطان ہے

علی صداقت کا نشان ہے

حضرت علی کی شان و عظمت کا اندازہ کون کر سکتا ہے میں علی کی شان بیاں کروں تو کہوں!

علی اولیاء کا امام ہے

علی کا کلام محمد کا کلام ہے

علی جان اسلام اور حق کا امام ہے

علی کے ہاتھوں میں ولایت کا نظام ہے

علی کا لقب کا سرالاصفام ہے

علی کا مولد بیت الحرام ہے

علی کا احترام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام ہے

علی کی سلطنت سلطنت دوام ہے

دونوں عالم میں علی کا فیض عام ہے

اللہ کے نام سے علی کا نام ہے

علی سلطانِ اولیاء ہے

علی سرتاج الاصفیاء ہے

علی امام الاتقیاء ہے

علی دامادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی نفسِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی جانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی نائبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی اخیِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی وصی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی وارثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی رازدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی تنویرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی تصویرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی محبوبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی عکسِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی ظلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی فنا فی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی طالبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی جانثارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی یارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی بہارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

علی شیر خدا ہیں

علی سیف خدا ہیں

علی رازِ خدا ہیں

علی منبع فیض وعطا ہیں

علی مرکز مہر ووفا ہیں

علی نیر برج سخا ہیں

علی شمع بزم ھدیٰ ہیں

علی مرتضی مشکل کشا ہیں

علی قاتل الکفار ہیں

علی مرکز انوار ہیں

علی مطلع انوار ہیں

علی شیخ المہاجرین ہیں

علی شیخ الاصفیاء ہیں

علی قیسم یعسوب الدین ہیں

علی امام المتقین ہیں

علی امام المومنین ہیں

علی سید المسلمین ہیں

علی قاتل کفار ومشرکین ہیں

علی سید الرکعین ہیں

علی سید الناسخین ہیں
علی خاتم الواصلین ہیں
علی سید الصالحین ہیں
علی قاضی دین ہیں
علی امام عادلین ہیں
علی زینت العارفین ہیں
علی اوّل المومنین ہیں
علی سید الساجدین ہیں
علی حامل انوارِ رحمتہ اللعالمین ہیں
علی وصی رسول ہیں
علی امین رسول ہیں
علی شاہد رسول ہیں
علی وزیر رسول ہیں
علی حبیب رسول ہیں
علی رفیق رسول ہیں
علی علمبردار رسول ہیں
علی ناصر رسول ہیں
علی محبوب رسول ہیں
عزیزانِ محترم!
یہی نہیں بلکہ
علی اسد اللہ ہیں

علی کرم اللہ ہیں

علی وجہ اللہ ہیں

علی ید اللہ ہیں

علی حجۃ اللہ ہیں

علی نور اللہ ہیں

علی ولی ہیں

علی منصوص فی الذات اللہ ہیں

علی قائم بامر اللہ ہیں

علی اعظم عند اللہ ہیں

علی مع اللہ ہیں

علی سیف اللہ ہیں

علی حبیب اللہ ہیں

علی سید العرب ہیں

علی علی والعلے ہیں

علی ولی دنیا وفی الآخرہ ہیں

حضرات گرامی!

سیدنا علی المرتضٰی مومنین کے مولا ہیں۔

علی علی مولا علی مولا غوث قطب سارے علی علی کردے

حکم علی دا چلے اسمان اتے سورج چن تارے علی علی کردے

غنچے پھل پتے علی علی کردے سارے ماہ پارے علی علی کردے

غم خوشی اندر بدل جان صائم جدوں غماں مارے علی علی کردے

مولا تیرے نوکر کے برابر

دل جب سے ہے خاک رہ قنبر کے برابر
میں خود کو سمجھتا ہوں سکندر کے برابر
سر نقش کف پائے ابوذر پہ ہے جب سے
دنیا ہے مرے پاؤں کی ٹھوکر کے برابر
مشکل ہے کوئی رتبہ حیدر کو سمجھ لے
ممکن نہیں قطرہ ہو سمندر کے برابر
صد شکر مری تشنہ لبی یاد ہے جس کو
بیٹھا ہے وہی ساقی کوثر کے برابر
نسبت نہ دو خورشید کو رخسار علی سے
کنکر کو نہ لاؤ رخ گوہر کے برابر
شبیر کے ہاتھوں پہ تو اصغر تھا وہ لیکن
نکلا سر میدان علی اکبر کے برابر
محسن کو نہیں خوف "نکیرین" لحد میں
کون آئے گا مولا ترے نوکر کے برابر

یا علی کہنے کے بعد

نفس امارہ کو مارا یا علی کہنے کے بعد
اور اپنا مستقبل سنوارا یا علی کہنے کے بعد
پہلے میں مشکل میں تھا مشکلیں اب مشکل میں ہیں
اک بدلا ہے نظارہ یا علی کہنے کے بعد

اس لئے بارہ مہینے چین سے رہتا ہوں میں
اسم پڑھتا ہوں گیارہ یا علی کہنے کے بعد
راہِ زیست پر چلنا سکھانے کے لئے
ماں نے گود سے اتارا یا علی کہنے کے بعد
گناہ دھو دے جو ساری زندگی کے
تیرے محبت میں وہ نکلا اک آنسو اچھا

علی علی مولا ، مولا علی مولا
غوث قطب سارے علی علی کر دے
حکم علی دا چلے آسمان اُتے
سورج چن ستارے علی علی کر دے
غنچے پھل پتے علی علی کر دے
سارے ماہ پارے علی علی کر دے
غم خوشی اندر بدل جان صائم
جدوں غماں مارے علی علی کردے

باراں سال دے بھانویں تو رکھ روزے
مان کریں نہ یار تراویحاں دا
دامن علی دا چھڈ کے ٹرے جیہڑا
رستہ ناپیاں اوہناں خرابیاں دا
باجھوں علی دے پل نئیں پار ہونا
بس چلنا نئیں اوتھے حاجیاں دا

حب علی دے وچ جیہڑا مرے دردی
وارث اوہو ای فردوس دی چابیاں دا

مشکل میں تیرا ہی ساتھ کام آیا ہے
مجھ پر تیرے ہی فضل کا سایہ ہے
اب وقت پڑا تو دے مجھے منہ مانگا
تیرا ہی دیا تو عمر بھر کھایا ہے

تجلی حسن احمد مولا علی کی بستی
حسنین کے نظارے غوث جلی کی بستی
کلیہ ولی کی بلبلیں بھی کرتی ہیں گل پرستی
اجمیر میں جا کے دیکھو رحمت خدا برستی

ہجرت کی رات

ہجرت کی رات آئی۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی میرا بستر ہے سو جا صبح امانتیں واپس کر کے میرے پیچھے چلے آنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے۔ کفار سمجھتے رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں لیکن جب صبح حضرت علی بیدار ہوئے تو کفار آپس میں لڑ پڑے ہیں کوئی کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کوئی کہتا ہے علی ایک کافر پکار کے یہ کہتا ہے۔

کپڑے وہی چادر وہی دستار وہی ہے
چلتا ہے تو لگتا ہے اللہ کا نبی ہے

انگشت بدنداں ہیں سب مکہ کے کافر
سویا تو محمد تھا یہ جاگا کیوں علی ہے

(ایک کافر بھی پھر کہتا ہے کہ)

وہ رحمت یزداں تھا کہ قہر جلی ہے
قضا تو اس کے محلہ کی گلی ہے
احباب جان بچانی ہے تو بھاگو یہاں سے
سمجھتے تھے جسے احمد یہ تو علی ہے

رباعی

علی کے ایک نعرے نے فضا بھی کانپ جاتی ہے
مصیبت میں محبوب کے مقدر جیت جاتے ہیں
اے نادانو چ تمہیں غلط فہمی ہے کہ تم ہمیں مٹا دو گے
ہمارے ہاں تو لاکھوں سے بہتر جیت جاتے ہیں

رک گیا روداد اوصاف جلی کہتے ہوئے
کیوں جھجکتا ہے تو علی کو ولی کہتے ہوئے
جب اسے مولائے کل تسلیم کرتا ہے
موت کیوں آتی ہے تجھے یا علی کہتے ہوئے

خدا مصطفیٰ مرتضیٰ کا اقرار واجب ہے
نبی پیغمبر کے ہر دشمن کا انکار واجب ہے

ہم کسی فتوے ترمیم سے نہیں ڈرتے شوکت
شریعت بس ہے وہ جس میں علی کا پیار واجب ہے

ہم بے خبر نہیں ہمیں اتنی تمیز ہے
جنت علی ولی کے در کی کنیز ہے
تم متقیو ڈھونڈو کوئی اور میکدہ
جنت تو پیر علی کے پینے کی چیز ہے

رُباعی

دو ٹکڑے ہو گیا، چاند بھی سورج پلٹ آیا
گواہی دیتے پتھر ہیں بتوں کا سر بھی جھکا آیا
بسجدے ہو گیا کعبہ فلک نے کیسے خم کھایا
ہوا نے جوشِ مستی میں ترانہ نور کا گایا

بادِ بہاری

خوشبوئیں ساتھ لیے باد بہاری آئی
دل نے یہ جان لیا کہ ان کی سواری آئی
ان کے آنے سے جو شر بھاگا تو سارا بھاگا
خیر جو آئی تو وہ ساری کی ساری آئی
جی رہا ہوں مدینے کی تڑپ میں نازش
کاش کہہ دے کوئی چل اٹھ تیری باری آئی

احباب میں اعداء کی طرح تیر بکف ہیں
اب موت بھٹکتی ہے صف چارہ گراں میں
سنسان ہے مقتل کی طرح شہر تصور
سہمی ہوئی رہتی ہے فغاں خیمۂ جاں میں

☆☆☆☆☆

علی کا عشق مقدر سنوار دیتا ہے
علی کا بغض تو چہرہ بگاڑ دیتا ہے
تو اس کے ذکر کو ادنیٰ سمجھ رہا ہے لعین
جو اک ہاتھ سے خیبر اکھاڑ دیتا ہے

لجپال

جینے کا ملا ہے تیری سیرت سے قرینہ
قرآن مجسم تیری ہر ایک ادا ہے
ہٹتی ہی نہیں تیری سیرت سے نگاہیں
ہر وقت میرے سامنے قرآن کھلا ہے
کیوں میری خطاؤں کی طرف دیکھ رہے ہو
جس کو ہے میری لاج وہ لجپال بڑا ہے

سفینہ نظر آیا

گرداب میں جس وقت سفینہ نظر آیا
میں ڈوب رہا تھا کہ مدینہ نظر آیا
سرکارِ دو عالم ﷺ کا لیا جو نام ناصر

طوفان کے ماتھے پہ پسینہ نظر آیا
تیری شان رحمت کا کہنا ہی کیا ہے
نہیں ہے الٰہی تیرا کوئی ہمسر
یہ ہے تیری عظمت کی برہاں محکم
محمد ﷺ کا رب ہے تو اللہ اکبر
ہر قلب علی جسم علی ہے
مجھ بے سروسامان کا سامان علی ہے
ایمان کے متلاشیو ایمان کی کہہ دوں
ایمان تو یہ ہے کہ میرا ایمان علی ہے
مجھے وجدانِ جامی مل گیا ہے
وہی ذوق دوامی مل گیا ہے
وظیفے کے لیے صائم کو آقا ﷺ
تیرا اسم گرامی مل گیا ہے
عرش سے بھی اونچا ہے روضہ حضور ﷺ کا
جلوہ احمد ہے یا رب غفور کا
دامن جلایا تھا جس نے کوہ طور کا

☆☆☆☆☆

میں یہ قرینہ دیکھا
رقص کرتا ہوا خشکی پہ سفینہ دیکھا
جب بھی مشکل میں لیا نامِ علی گھبرا کر
میں نے مشکل کی جبیں پر بھی پسینہ دیکھا

سیّدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا

سیّدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کا گھر
نہ کوئی اعلیٰ بلڈنگ
نہ کوئی بیڈروم
نہ کوئی کچن
نہ کوئی ڈرائنگ روم
نہ کوئی مخملیں بستر
نہ کوئی بچھونے
بلکہ
چھوٹی چھوٹی دیواریں
ٹپکتی ہوئی چھت
کھجور کی چٹائی
یہ کس کا گھر ہے
یہ جنت کی ملکہ کا گھر ہے
یہ عورتوں کی سردار کا گھر ہے
یہ جگر گوشہ رسول ﷺ کا گھر ہے
یہ مخدرمہ کونین کا گھر ہے
یہ والدۂ حسنین کا گھر ہے
یہ علی علیہ السلام کے دل کا چین ہے
یہ خاتون جنت کا گھر ہے
یہ سیّدۂ دارین کا گھر ہے

یہ فاطمہ زہرہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا گھر ہے

کون فاطمہ؟

وہ عبداللہ کی پوتی آمنہ کے پور کی بیٹی
وہ کملی اوڑھنے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نور کی بیٹی

☆☆☆☆☆

ملا تھا وہ بھی حصہ اسے عز و شرافت کا
اس کی گود سے دریا ابلنا تھا شہادت کا

کون فاطمہ!

جس کی سیرت، سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈھلی ہوئی ہے
جس کی صورت نقشہ صورت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے
جس کے لہجہ میں جھلک گفتارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور
جس کی رفتار میں نظارۂ رفتارِ رسول ہے

کون فاطمہ!

سیّدہ، طاہرہ، زاہدہ، عابدہ، راکعہ، ساجدہ، نیرہ، منورہ، عالمہ، ل، عاملہ، فاضلہ، کاملہ، ناحمہ، راشدہ، مرشدہ، ہادیہ، مہدیہ، فاطمہ زاہرہ رضی اللہ عنہا

جس دی تربت تے دھون نوان باجھوں!
نہ کوئی غوث ہووے نہ کوئی ولی ہووے
جس دے پتر حسنین جیے لال ہوون
تے سرتاج جس دا مولا علی ہووے
جس کے در اُتے خدمت کرن خاطر
ہر اک ہور بہشت دی کھلی ہووے

اوہدی تے دیاں مثال کیویں
جو محمد ﷺ دی گود وچہ پلی ہووے

سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا:

علامہ صائم چشتی اپنی مقبول ومعروف تصنیف البتول میں خاتونِ قیامت سیّدہ طیبہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی شانِ اقدس میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے رقم طراز ہیں!

ان کے القاب صائم کیسے ہوں بیاں
ہیں خرد سے دری سیّدہ فاطمہ

عظمت کی مالک ہیں تو زہرا بتول
رفعت کی مالک ہیں تو زہرا بتول
عصمت کی مالک ہیں تو زہرا بتول
عفت کی مالک ہیں تو زہرا بتول
رحمت کی مالک ہیں تو زہرا بتول
جنت کی مالک ہیں تو زہرا بتول
عظمت فاطمہ کی لونڈی
رفعت فاطمہ کی کنیز
عفت فاطمہ کا زیور
رحمت فاطمہ پہ صدقے
جنت فاطمہ کی جاگیر
ہاں ہاں!
شہزادیٔ کون ومکاں ہیں تو فاطمہ
ملکہ ملکِ جاں ہیں تو فاطمہ

عصمت کا دریناں ہیں تو فاطمہ

عقیقہ ہیں تو فاطمہ

صدیقہ ہیں تو فاطمہ

مکرمہ ہیں تو فاطمہ

معلّمہ ہیں تو فاطمہ

مخدومہ ہیں تو فاطمہ

معصومہ ہیں تو فاطمہ

منورہ ہیں تو فاطمہ

مطہرہ ہیں تو فاطمہ

عفیفہ ہیں تو فاطمہ

منیفہ ہیں تو فاطمہ

رحیمہ ہیں تو فاطمہ

کریمہ ہیں تو فاطمہ

رفیقہ ہیں تو فاطمہ

شفیقہ ہیں تو فاطمہ

محدثہ ہیں تو فاطمہ

مجتہدہ ہیں تو فاطمہ

امینہ ہیں تو فاطمہ

ثمینہ ہیں تو فاطمہ

ہاشمہ ہیں تو فاطمہ قرشیہ ہیں تو فاطمہ

سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی شان و عظمت کا احاطہ امر نا ممکن ہی نہیں امر محال ہے

اس لیے کہ

ولایت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
امامت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
شہادت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
صداقت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
شجاعت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
ہدایت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
سیادت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
کرامت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

یہی نہیں بلکہ

اصالت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
بنات ہے تو فاطمہ کے گھر میں
تلاوت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
رحمت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
راحت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

یہی نہیں بلکہ

شفاعت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
جنت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
نبوت ہے تو فاطمہ کے گھر میں
رسالت ہے تو فاطمہ کے گھر میں

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر کی کیا بات ہے

جہاں پر اصولِ دین مرتب ہوتے ہیں
جہاں سے دستورِ اسلام کا نفاذ ہوتا ہے
جہاں سے قانونِ خداوندی کا نفاذ کیا جاتا ہے
جہاں سے کائناتِ عالم کو درسِ حیات ملتا ہے
جہاں سے زندگی کی پرپیچ راہوں کی رہبری ہوتی ہے
جہاں سے منزلِ طریقت وشریعت اور حقیقت ومعرفت کی انتہا ہوتی ہے
یہی تو وہ دولت کدہ بتول ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی تمام نعمتیں جمع فرمادی ہیں

جنت پہ کس کا قبضہ زہرہ بتول کا
رحمت ہے کس کا صدقہ زہرا بتول کا
عفت کی کون مالک بیٹی رسول ﷺ کی
عصمت کی کون مالک بیٹی رسول ﷺ کی
رحمت ہے عام کس کی بنت رسول ﷺ کی
حوریں غلام کس کی بنت رسول ﷺ کی
جس کو ہے جو بھی صائم لینا حضور ﷺ سے
کرنا طلب ہے پڑنا زہرا بتول رضی اللہ عنہا سے

سیّدہ فاطمۃ الزہرا کے حضور خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں!

طیب طاہرہ عابدہ زاہدہ
بنت خیر الوریٰ سیّدہ فاطمہ
سیّدہ صالحہ راکعہ ساجدہ

نورِ شمس الضحیٰ سیّدہ فاطمہ

راضیہ، مرضیہ، صائمہ، عاصمہ

نیرہ، انورہ، ناظمہ، ناصرہ

ذاکیہ، ازکیہ، اکرمہ، اعظمہ

عکس ظل خدا سیّدہ فاطمہ

کاملہ، فاضلہ، راحمہ، راشدہ

شاہدہ، شافعہ، قاسمیہ، آمنہ

عذرا، خیر النسا سیّدہ فاطمہ

ہادیہ، مہدیہ، جیدہ، ناصحہ

مکیہ، مدینہ، قرشیہ، سرور

مشفقہ، محسنہ، ذاکرہ، زاہرہ

حافظہ، حامدہ، سیّدہ فاطمہ

خازنہ، حاکمہ، صابرہ، شاکرہ

حاذقہ، قائدہ، احسنہ، افضلہ

وارثہ، پارسا، سیّدہ فاطمہ

واعظہ، واصفہ، شافعہ، کافیہ

رہبرہ، فائقہ، واقفہ، عارضہ

عالیہ، اشرفہ، قاطعہ، ساطعہ

عاقلہ، اطہرہ مسی ہ فاطمہ

امجدہ، اجملہ، مخلصہ، تارکہ

ثابتہ، ثاقبہ، سیّدہ فاطمہ

عفت کا دُرِ نہاں ہیں تو فاطمہ

عفت کا گنج گراں ہیں تو فاطمہ

کرم کا بحر بیکراں ہیں تو فاطمہ

نبی ﷺ کی روح رواں ہیں تو فاطمہ

عظمتوں کا آسماں ہیں تو فاطمہ

رفعتوں کا ارفع نشاں ہیں تو فاطمہ

شہیدوں کی مادرِ مہرباں ہیں تو فاطمہ

عزیزان من!

پیکرِ شرم وحیا ہیں تو فاطمہ

علی کے گھر کی ضیاء ہیں تو فاطمہ

مخزنِ لطف وعطا ہیں تو فاطمہ

مرکزِ مہر ووفا ہیں تو فاطمہ

محورِ صدق وصفا ہیں تو فاطمہ

مصدرِ جود وسخا ہیں تو فاطمہ

فقر کی ابتداء وانتہاء ہیں تو فاطمہ

سراپائے صبر ورضا ہیں تو فاطمہ

نقشۂ خیر الوریٰ ہیں تو فاطمہ

راحت مصطفیٰ ﷺ ہیں تو فاطمہ

ناموسِ رسولِ خدا ﷺ ہیں تو فاطمہ

منزہ ہیں تو فاطمہ

مقدسہ ہیں تو فاطمہ

حمیدہ ہیں تو فاطمہ

محمودہ ہیں تو فاطمہ

حضراتِ محترم!

تاجدارِ دو عالم ﷺ کی صاحبزادی مکرمہ خطیبہ بھی ہیں اور ادیبہ بھی

مرشدہ بھی ہیں مجدہ بھی

ولیہ بھی ہیں اور علیہ بھی

شہیدہ بھی ہیں اور مجیدہ بھی

آیت اللہ بھی ہیں اور امت تفیہ بھی

ناصرہ بھی ہیں اور منصورہ بھی

ظاہرہ بھی ہیں اور مستورہ بھی

سعیدہ بھی ہیں اور مسعودہ بھی

حمیدہ بھی ہیں اور مسعودہ بھی

جمیلہ بھی ہیں اور جلیلہ بھی

سلیمہ بھی ہیں اور حلیمہ بھی

سیّدہ النساء العالمین بھی ہیں اور سیّدہ النساء اہل الجنۃ بھی

عذرا بھی ہیں اور بتول بھی

مبارکہ بھی ہیں اور مخیرہ بھی

بضعۃ الرسول ﷺ بھی ہیں اور جانِ رسول ﷺ بھی

ریحانۃ النبی ﷺ بھی ہیں اور زینت کاشانہ علی بھی

امام الانبیاء کی تصویر بھی ہیں اور مالک رِدائے تطہیر بھی

حلیمہ بھی ہیں اور عظیمہ بھی

تہامیہ بھی ہیں اور ابطحیہ بھی

مخزن رشد و ہدایت بھی ہیں اور مخزن امامت بھی

میرے دوستو اور بزرگو!

چمن زار مصطفیٰ ﷺ کی بہار ہیں تو زہرا بتول

سراپا ایثار ہیں تو زہرا بتول

عصمت و عفت کا درِ شہوار ہیں تو فاطمہ

جنت کی عورتوں کی سردار ہیں تو فاطمہ

تمام عورتوں کی جا جوار ہیں تو فاطمہ

انبیاء علیہم السلام کی مائیں ہوں یا بہنیں، بیویاں ہوں یا بیٹیاں شہزادیٔ رسول ﷺ جناب سیّدہ کی شان اقدس سب سے ارفع و اعلیٰ ہے۔

الغرض

شہزادیٔ سرورِ کونین ﷺ ہیں تو فاطمہ

مخدومہ ثقلین ہیں تو فاطمہ

حامل عظمت دارین ہیں تو فاطمہ

مادرِ حسنین ہیں تو فاطمہ

عزیزانِ من

فقر و سلطانی کا مرکز ہیں تو فاطمہ

الطاف ربانی کا مرکز ہیں تو فاطمہ

اولیاء فاطمہ کے اولیائی فاطمہ کی

اصفیا فاطمہ کے اصفیائی فاطمہ کی

مرتضیٰ فاطمہ کے مرتضائی فاطمہ کی

مصطفائی ﷺ فاطمہ کے مصطفائی فاطمہ کی

خدا فاطمہ کا خدائی فاطمہ کی

چمنستانِ نبوت کی کلی ہیں تو فاطمہ

راحت خانۂ علی ہیں تو فاطمہ

طاہرہ بتول ہیں تو فاطمہ

دین کی اصل اصول ہیں تو فاطمہ سلام اللہ علیہا

جناب سیّدہ طیبہ طاہرہ مخدومہ کائنات شہزادیٔ رسول سیّدہ زہرا بتول کی شان اقدس کی ابتداء اس مقام ذوالکرم سے ہوتی ہے جہاں

الفاظ دم توڑ دیتے ہیں

قلم ٹوٹ جاتے ہیں

سیاہی خشک ہو جاتی ہے

تصورات بکھر جاتے ہیں

تخیلات ٹوٹ جاتے ہیں

علم کلام ششدر رہ جاتا ہے

فلسفہ متحیر ہو جاتا ہے

منطق کے نطق پر مہر لگ جاتی ہے

شہباز لسانیت کے پر کترے جاتے ہیں

بیان ختم ہو جاتے ہیں

زبان گنگ ہو جاتی ہے

قلم کاریاں فنا ہو جاتی ہیں

نکتہ آفرینوں کا دم نکل جاتا ہے

اس ملکۂ ملک تقدس وطہارت کے حضور خراجِ عقیدت و مودّت پیش کرنے کے لیے الفاظ کہاں سے لائے جائیں

ہاں!

آپ کا اسمِ گرامی لیتے وقت اِحترام وعقیدت سے لینا چاہیے۔

کیونکہ!

سیّدہ پاک عصمت رسول ﷺ ہیں

سیّدہ پاک عفت رسول ﷺ ہیں

سیّدہ پاک عزتِ رسول ﷺ ہیں

سیّدہ پاک جانِ رسول ﷺ ہیں

سیّدہ پاک شانِ رسول ﷺ ہیں۔

سیّدہ پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے امامت کے خصائص رکھے ہیں۔

کیونکہ آپ کی گود میں امامت کو پروان چڑھنا تھا جنت کے سردار کو پروان چڑھنا تھا

رُتبہ ہے سب سے ارفع و اعلیٰ بتول کا
اُخی رسول پاک ﷺ ہے دولہا بتول کا
نبیوں کے تاجدار کی بیٹی بتول ہے
ولیوں کا تاجدار ہے بیٹا بتول کا
ان کو بنایا سرورِ عالم ﷺ نے ہے قسیم
ملتا ہے دو جہان کو صدقہ بتول کا
نارِ سقر کا کس طرح کچھ خوف ہو اسے
صائم تو اک غلام ہے ادنیٰ بتول کا

امام حسن رضی اللہ عنہ

محبت وعقیدت سے با آواز بلند درود شریف پڑھیں!

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضراتِ گرامی!

جس ہستی کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں وہ ہستی کملی والے آقا ﷺ کے نہایت ہی پیارے شہزادے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ہستی ہے

کون امام حسن! جو شبیہ مصطفیٰ ﷺ ہیں
کون امام حسن! جو مصطفیٰ ﷺ کا پیکر ہیں
کون امام حسن! جن پر درود پڑھنے کے بغیر نماز نہیں ہوتی
کون امام حسن! جو شہزادہ رسول ہیں
کون امام حسن! جو چین بتول ہیں
کون امام حسن! جو باغ نبوت کا پھول ہیں
کون امام حسن! جو بدر اہل بیت ہیں

کون امام حسن! جو امت مصطفیٰ ﷺ کا امن ہیں

کون امام حسن! جو غلاموں کے لیے جنت کا ضامن ہیں

کون امام حسن! جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساجن ہیں

کون امام حسن! جو اسلام کے محسنین ہیں

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت کی کیا بات ہے۔

آپ کی ذات ارفع و اعلیٰ ہے

آپ کی ذات بالا و والا ہے

حسن! مملکت شہادت کا تاجدار ہے

حسن! کانِ نبوت کا در شہسوار ہے

حسن! بحر رسالت دُرِ تابدار ہے

حسن! گلشن امامت کا گل نو بہار ہے

حسن! ملک ولایت کا سلطان ذی وقار ہے

حسن! سلطنت روحانیت کا شہریار ہے

حسن! میدان عشق و محبت کا شہسوار ہے

حسن! نوجوان فردوس کا سردار ہے

حسن! دنیائے معرفت کا مالک و مختار ہے

حسن! تقدیس و عظمت کا روشن مینار ہے

حسن! سر الاسرار ہے

حسن! نورِ نوار ہے

حسن! قافلہ سالارِ عشق ہے

حسن! مرکز پرکارِ عشق ہے

حسن! ضبط انوار عشق ہے

حسن! گرمی بازار عشق ہے

حسن! فرحت گلزارِ عشق ہے

حسن! مخزنِ انوارِ عشق ہے

حسن! نازش دربارِ عشق ہے

حسن! کشتۂ تلوارِ عشق ہے

حسن! رونق ریاضِ بتول ہے

حسن! گل گلشنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

حسن! نواسۂ سیّد الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم ہے

حسن! زینت بزم کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہے

حسن! زہرا کا نورِ عین ہے

حسن! حیدر کے دِل کا چین ہے

حضراتِ گرامی!

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے فضائل و خصائل کیا بیان کروں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرا بیٹا حسن سردار ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے اپنا خلق حسن کو عطا کر دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حسن میرا پھول ہے۔

حضراتِ گرامی!

جب امام حسن مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لاتے تو سرکارِ خطبہ چھوڑ کر امام حسن کو اٹھا لیا کرتے۔ جتنی محبت سرکار نے اپنے نواسوں سے کی ہے اور جتنے فضائل سرکار کے نواسوں کے ہیں، ساری خدائی میں ایسے فضائل کسی کو عطا نہیں

ہوئے۔

امام حسن وہ ہستی ہیں جن سے حضرت سیّدنا علی کی روحانی خلافت شروع ہوئی ہے۔ حضراتِ گرامی!

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں:

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

☆☆☆☆☆

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

سیّدالشہداء امام حسین!

نبی رحمت ﷺ کے ارشاد کے مطابق خانوادۂ نبوت کے اس بے مثال شہزادے نے اپنے قدم میمنت نزوم سے اس کرۂ ارض کو سرفراز فرمایا تو سرکارِ دو عالم ﷺ اپنی لختِ جگر کے ہاں خراماں خراماں تشریف لے گئے اور اپنے بیٹے کو اپنی گود میں لے لیا اور دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت فرمائی۔

لوگو! ذرا یہ تو دیکھو؟

یہ کس کی ولادت ہے اور تشریف لانے والا کون ہے؟

آج کسی کے بیٹے کی ولادت ہو تو اگر اس کا پیرو مرشد تشریف لے آئے تو بڑی خوشی ہوتی ہے' ساری عمر مرید کہتا ہے میرا یہ نورِ نظر وہ ہے جس کی ولادت پر میرے مرشد گرامی تشریف لائے تھے مگر یہ پیدا ہونے والا سیّد الشہداء ہے اور تشریف لانے والا سیّد الانبیاء۔

یہ بیٹا کیسا پیارا بیٹا ہے جس کی ولادت پر دونوں عالم کا تاجدار تشریف لایا۔

یہ بچہ پیارا بچہ چاند ہے عرشِ ہدایت کا
یہ بانی ہے بناء لا الٰہ کی ولایت کا
یہ بچہ جب جواں ہوگا جہاں میں دھوم ڈالے گا
مدینہ چھوڑ کر جنگل میں اپنا گھر بنا لے گا
یہ وہ بچہ ہے جس کی مدح خواں ارض وسما ہوں گے
یہ وہ بچہ ہے جس بچے کے بچے بھی فدا ہوں گے

یہ وہ فرزندِ دلبند رسول ﷺ ہے
جس کا نانا سیّد الانبیاء
جس کا بابا سیّد الاولیاء
جس کی ماں سیّدۃ النساء
جس کا بھائی سیّد السخیاء
اور جو خود ہے سیّد الشہداء
اللہ اکبر!

حسین اس بات کا بیٹا ہے جو ولیوں کا ولی ہے
حسین اس ماں کا بچہ ہے جو ہر نسبت میں عالی ہے
حسین اس باپ کا بیٹا ہے رتبہ اہل اتی جس کا
حسین اس ماں کا بچہ ہے لقب خیر النساء جس کا
حسین اس بات کا بیٹا ہے جو کانِ سخاوت ہے
حسین اس ماں کا بچہ ہے جو بستانِ مروت ہے
حسین اس بات کا بیٹا ہے جو دانائے قرآن ہے
حسین اس بات کا بچہ ہے جو ہمدردِ غریباں ہے

☆☆☆☆☆

یہ بچہ مسکراتا ہے دوعالم جھوم جاتے ہیں
فرشتے فاطمہ کے لال کو جھولا جھلاتے ہیں

اللہ اکبر!

یہ کیسا پیارا بچہ ہے کہ:

جس کی تنویر، تنویرِ مصطفیٰ ﷺ

جس کی تصویر، تصویرِ مصطفیٰ ﷺ

جس کی تشہیر، تشہیر مصطفیٰ ﷺ

جس کی تاثیر، تاثیر مصطفیٰ ﷺ

جس کا جمال، جمالِ رسول ﷺ

جس کا کمال، کمالِ رسول ﷺ

جس کا خیال، خیالِ رسول ﷺ

جس کا وصال، وصالِ رسول ﷺ

جس کا قال، قالِ رسول ﷺ

جس کا حال، حالِ رسول ﷺ

جس کا نانا نبی جس کا بابا علی
اس حسین ابن حیدر پہ لاکھوں سلام
کر لیا نوشین جس نے شہادت کا جام
اس حسین ابن حیدر پہ لاکھوں سلام

"وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی ط"

خدا بولدا انہیں اوہ بے مثل ذات اے خدا بولدا اے جہاں بولے محمد ﷺ

...ی حسین رضی اللہ عنہ کی:

اروجب یہ لال بے مثال ہے تو اسے گھٹی بھی بے مثال دی گئی

کسی کو گھٹی ملتی ہے کھجور کی

کسی کو گھٹی ملتی ہے چینی کی

کسی کو گھٹی ملتی ہے شہد کی

مگر اس شہزادے کو گھٹی ملی

زبانِ مصطفیٰ ﷺ کی

لعابِ دہن رسول ﷺ کی

وہ زبان کہ جس کا لعاب کھاری کنویں میٹھے کر دے

اور وہ زبان جو امر کن کی مظہر ہے

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھارے کنویں شیرہ جاں بنے

اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

یہ وہی زبان ہے جس سے حرام و حلال کے فیصلے صادر ہوتے ہیں' یہ وہی زبان ہے جس سے

اذان حسین رضی اللہ عنہ

ہاں ہاں!

کسی کے کان میں اذان کسی مولوی نے دی

کسی کے کان میں اذان کسی مفتی نے دی

کسی کے کان میں اذان کسی درویش نے دی
کسی کے کان میں اذان کسی پیر نے دی
کسی کے کان میں اذان کسی فقیر نے دی
کسی کے کان میں اذان کسی مفسر نے دی
کسی کے کان میں اذان کسی محدث نے دی
کسی کے کان میں اذان کسی مجدد نے دی
کسی کے کان میں اذان داتا ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے دی
کسی کے کان میں اذان خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے دی
کسی کے کان میں اذان مہر علی نے دی
کسی کے کان میں اذان غوث جلی نے دی
کسی کے کان میں اذان مولا علی علیہ السلام نے دی
کسی کے کان میں اذان عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دی
کسی کے کان میں اذان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دی
کسی کے کان میں اذان کسی رسول نے دی
کسی کے کان میں اذان کسی نبی نے دی

مگر حسین کے کان میں اذان اس نے دی جس کے لبوں پر خدا کلام فرماتا ہے۔

نیزے پر کی جس نے قرآن کی تلاوت وہ حسین
ہنس کے جس نے پی لیا جامِ شہادت وہ حسین

امام حسین رضی اللہ عنہ نے خوب اس زبان مبارک اور لعاب دہن کو چوسا اور تاثیر لعاب دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امین بن گئے اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس چرخ نیلی فام کے نیچے اور اس کرۂ ارض پر چشم فلک نے ایسا قرآن کا قاری نہ پہلے ملاحظہ کیا اور

نہ اس کے بعد

پنجتن کے گھرانے کی عادت تو ذرا دیکھو!
سر نیزے پر ہے پھر بھی قرآن سناتے ہیں!

باکمال اور بے مثال کھلاڑی' باکمال اور بے مثال گراؤنڈ:

جب امام حسین رضی اللہ عنہ کی شخصیت بے مثال ننھیال' بے مثال ددھیال' بے مثال ان کے کانوں میں اذان وتکبیر' بے مثال ان کی گھٹی' بے مثال ان کے کھیلنے کی گراؤنڈ بھی۔ لوگو!

کسی کے کھیلنے کے لیے گراؤنڈ فیصل آباد کا دھوبی گھاٹ ہے
کسی کے کھیلنے کے لیے گراؤنڈ لاہور کا قذافی سٹیڈیم ہے
کسی کے کھیلنے کے لیے گراؤنڈ پشاور کا قصہ خالی بازار ہے
کسی کے کھیلنے کے لیے گراؤنڈ کراچی کا آرام باغ ہے

مگر اے بے مثال حسین تیرے کھیلنے کی گراؤنڈ امر نشرح کا سینہ ہے یا مہر نبوت ہے یہ بھی بے مثال ہے

ایہدے نانے جیہا کسے دا نئیں نانا
ایہدی ماں جئی کسی دی ماں وی نئیں

امام حسن علیہ السلام کا آخری خطبہ:

امام عالی مقام نے یزید کی فوجوں میں جا کر اتمام حجت کے لیے فصیح وبلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ:

اے گروہ اشقیا اور یزید کے سپاہیو! آج بھی تم میں رسول ﷺ کے صحابی موجود ہیں۔ ضعیف العمر انس بن مالک سے پوچھو! کیا تمہارا نبی ﷺ جن کا تم کلمہ پڑھتے ہو اور میرے نانا جان جناب محمد ﷺ نے میرے اور میرے بھائی کے متعلق

سید شباب اهل الجنة ط

ہونے کا ارشاد فرمایا؟ کیا میں اس نبی ﷺ کا نواسہ نہیں ہوں جس کا تم کلمہ پڑھتے ہو؟ کیا میں اس اعلیٰ المرتضیٰ کا شہزادہ ہیں ہوں جن کے پیچھے تم نے نمازیں پڑھیں؟ کیا میری اماں بنت رسول اللہ ﷺ نہیں ہیں؟

یاد رکھو! اگر تم مجھے شہید کر دو گے تو اس روئے زمین پر کوئی نواسہ رسول ﷺ نہ رہے گا کیونکہ میرے سوا کسی نبی کا کوئی نواسہ زمین کے اوپر موجود نہیں ہے اور پھر تم نے خود ہی تو مجھے بلایا تھا' میری بیعتیں کی تھیں اور میری خاطر مر مٹنے کے عہد کیے تھے۔

میں خود نہیں آیا تمہارا ہی بلایا ہوا ہوں' میرا حق پہچانو اور جہنم کی آگ سے بچ جاؤ۔

سنیے اور فیصلہ کیجئے؟

ایک شخص تو نبی کی بددعا سے واصل جہنم ہوتا ہے اور
دوسرا ہمیشہ کے لیے جنت کا حقدار ہوتا ہے

ایک بدبخت تو پیغمبر کے چہرہ کو لہولہان کر کے جہنمی بن جاتا ہے اور دوسرا مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سنان چہرۂ نبوت سے اپنی زبان کے ساتھ سارا خون چوس کر جنتی بن جاتا ہے اور حضور ﷺ مالک بن سنار سے فرماتے ہیں:

لن تمسك النار (زرقانی)

تجھ کو جہنم کی آگ ہرگز نہ لگے گی۔

مجھے کہنے دیجئے کہ جس نے نبی ﷺ کے چہرہ سے بہنے والا خون چوس لیا اس کو تو دوزخ کی آگ کبھی نہ لگے گی لیکن جس حسین رضی اللہ عنہ کی رگوں میں مصطفیٰ ﷺ کا خون گردش کر رہا ہو اس حسین رضی اللہ عنہ کو دوزخ کی آگ کیسے چھو سکتی ہے۔ جو خارجی لوگ حضرت حسین علیہ السلام کی ذات پر طعن و تشنیع کرتے ہیں انہیں اپنے باطل عقائد سے تائب ہونا چاہیے تا کہ وہ آخرت کے عذاب سے بچ سکیں۔ خداتعالیٰ

ہمیں صحابہ اور اہل بیت کے ساتھ محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رکھو!

جو نبی کے جسم سے رِستا ہوا خون چوسے وہ جنتی

جو نبی کیلئے اپنا خون بہائے وہ جنتی

جو نبی کے لیے اپنا مال لٹائے وہ جنتی

جو نبی کے لیے زخم کھائے وہ جنتی

جو نبی کے لیے سانپ سے ڈسوائے وہ جنتی

جو نبی کے لیے تکیہ بن جائے وہ جنتی

جو نبی کے لیے سواری بن جائے وہ جنتی

جو نبی کے لیے حواری بن جائے وہ جنتی

سبحان اللہ!

رباعی

خلوص والے کلیجے کا چین کہتے ہیں
اہل ایمان شاہِ مشرقین کہتے ہیں
جسے خدا کے سوا نہ کچھ یاد رہے
زبانِ عشق میں اسے حسین کہتے ہیں

☆☆☆☆☆

کربلا شریف دے ٹبیاں وچ
سب کچھ سخر حسین نے وار دتا
ظلم و ستم دی اگ جو بھڑکدی سی
دے کے خون شبیر دا ٹھار دتا

چھو لا عباس دے بازوواں دے
بیڑا پاک اسلام دا تار دتا
کر کے پت قربان سردار میاں
ابراہیم دا قرض اتار دتا

☆☆☆☆☆

(نبی پاک ﷺ سجدے میں تھے سیّدنا حسین کندھے پہ سوار ہو گئے۔ شاعر نے نقشہ کھینچا)

طہارتوں کے مقدس کا زین بیٹھا ہے
میری بتول کے جیون کا چین بیٹھا ہے
میرے محبوب سجدے کو ذرا لمبا کرا رہے
تیری پشت پہ میرا حسین بیٹھا ہے

☆☆☆☆☆

دنیا میں بے مثل ہے شجاعت حسین کی
دشمن سے بھی نہیں ہے عداوت حسین کی
بازار کے ہجوم سے کہہ دو کہ چپ رہے
قرآن کر رہا ہے تلاوت حسین کی

رباعی

سرکار کی الفت ہے ایمان کا سودا ہے
محبوب کی صورت تو قرآن کا سودا ہے
پہچان محمد ﷺ میں رحمان کا سودا ہے
ہر جام کی بستی میں تو جان کا سودا ہے

آل عبا پور بتول

راکب دوش نبی آل عبا پور بتول
یہی شبیر ہیں ظالم کو خبر ہے کہ نہیں؟

آج تک سوگ میں ہے دشت کا ذرہ ذرہ
کربلا ان کے لیے خاک بہ سر ہے کہ نہیں؟

ختم کب ہو گی یہ آرزو جفا کی ظلمت
یوم عاشور! تری شب کی سحر ہے کہ نہیں؟

خلق معصوم کو کیوں تیر سے چھیدا تو نے
حرملہ! کچھ تجھے اللہ کا ڈر ہے کہ نہیں؟

کربلا میں شہیدوں کا لہو نور فگن
رخ زمانے کا ادھر ہے کہ نہیں؟

میرے دل میں ہیں مکیں سبط نبی کے جلوے
رشک فردوس نصیر! آج یہ گھر ہے کہ نہیں؟

حسین رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر!

حضرات گرامی! میدانِ کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے وہ تمام سبق دہرائے جو مدینہ یونیورسٹی میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پڑھے تھے۔

کونسی یونیورسٹی؟

جس کا پرنسپل عثمان رضی اللہ عنہ تھا

جس کا شاگرد رشید حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہ تھا

کون عثمان؟ جس نے زخمی جسم سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خطبہ دیا

کون حسین؟ جس نے زخمی دل سے کربلا میں خطبہ دیا

کون عثمان؟ جو دامادِ نبی ﷺ تھا

کون حسین؟ جو نواسۂ نبی ﷺ تھا

کون عثمان؟ جو پیاسۂ مدینہ تھا

کون حسین؟ جو پیاسۂ کربلا تھا

کون عثمان؟ جو محسن علی تھا

کون حسین؟ جو محافظ دامادِ نبی ﷺ تھا

کون عثمان؟ جس نے خون سے غسل کر کے مدینہ میں خطبہ دیا

کون حسین؟ جس نے خون سے غسل کر کے کربلا میں خطبہ دیا

کون عثمان؟ جو چالیس دن پیاسا رہا مگر تلاوت قرآن مجید نہ چھوڑی

کون حسین؟ جو تین دن تک پیاسا رہا مگر تلاوتِ قرآن نہ چھوڑی

کون عثمان؟ جو خون میں نہا کر خدا کے حضور سجدہ ریز ہوا

کون حسین؟ جو خون میں نہا کر خدا کے حضور سجدہ ریز ہوا

شہادت حسین رضی اللہ عنہ

مسلمانوں!

کوئی کسی گراؤنڈ میں کرکٹ کھیلتا ہے

کوئی فٹ بال کھیلتا ہے

کوئی بیڈمنٹن سے گیم کرتا ہے

مگر حسین مصطفیٰ ﷺ کے کندھوں پر بیٹھ کر والّیل کی زلفوں سے کھلتا ہے

اس کی لگا میں بناتا ہے

اور جب صحابہ رضی اللہ عنہم دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں اے حسین علیہ السلام! مبارک ہو

نعم الحر کب ھذا ط

یہ سواری جو تجھے ملی ہے بڑی بے مثال ہے

نبی ﷺ جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

نعم الراکب ط

سواری کو بے مثال کہنے والو! سوار کو بھی دیکھو یہ بھی تو بے مثال ہے

جسدی مثل مثال نہ کوئی اوہ تے اکو ذاتِ شبیرا ے

حسبوں نسبوں ارفع اعلیٰ اساں منیاں جگ دا پیرا ے

ساعت آہ و بکا و بیقراری آ گئی

سیّد مظلوم کی دن میں سواری آ گئی

ساتھ والے بھائی بیٹے ہو چکے ہیں سب شہید

اب حسین بے کس و تنہا کی باری آ گئی

☆☆☆☆☆

ننھے سے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی وہ تشنہ کام

بتلائیے مجھے کہ یتیمی ہے کس کا نام

بیٹی نہ پوچھ مجھ سے مصیبت عظیم ہے

دنیا سے جائے باپ تو بچہ یتیم ہے

☆☆☆☆☆

کیوں راہ روکی آ نکے مجھ ملول کو

جاتا ہوں بخشوانے میں امت رسول ﷺ کو

☆☆☆☆☆

اگے ہوئی وی نہیں، اج کوئی وی نہیں
اگوں ہوون دا کوئی امکان وی نہیں

☆☆☆☆☆

چڑھ کے مہر نبوت تے کھیڈدا اے
ایسی لبھی کسے نوں تھا وی نہیں!

رباعی

ہر سمت ہے رنج و غم و آلام کی بارش
سینے میں ہر اک سانس بھی نیزے کی انی ہے
اب آنکھ کا آئینہ سنبھالوں میں کہاں تک
جو اشک بھی بہتا ہے وہ ہیرے کی کنی ہے

رسول اللہ ﷺ

اللہ کا گھر کعبہ ملا لیکن اللہ نہ ملا
پورے کعبے کے نظام پر قبضہ ہے لیکن اللہ نہ ملا
ان کی کعبے میں بات چلتی ہے لیکن اللہ نہ ملا
کعبہ کا طواف کیا لیکن اللہ نہ ملا
نیز اب رحمت کے نیچے کھڑے ہیں لیکن اللہ نہ ملا
غلاف کعبہ پر قبضہ ہے لیکن اللہ نہ ملا
مقام ابراہیم علیہ السلام پر قبضہ ہے لیکن اللہ نہ ملا
چاہ زم زم پر بھی قبضہ ہے لیکن اللہ نہ ملا
کعبے کے ہر مقام پر قبضہ ہے لیکن اللہ نہ ملا

کعبے کے درودیوار پر قبضہ ہے لیکن اللہ نہ ملا

مسلمان بھائیو غور کرو سیّد فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زندگی نے مسلمانوں کو بتا دیا کہ کعبے پر قبضہ کرنے سے اللہ نہیں ملتا' حاجیوں کی خدمت سے اللہ نہیں ملتا۔ اللہ کب ملتا ہے؟ جب رسول اللہ ﷺ ملیں' جب رسول اللہ ﷺ ملیں گے تب ہی اللہ ملے گا۔

منزل ملی مراد ملی مدعا ملا
گر ملیں حضور ﷺ تو سمجھو خدا ملا

ادھر بھی......ادھر بھی

فرشتوں کو نبی اللہ ﷺ سے محبت تھی	کفر سے بچ گئے
ابلیس کو نبی اللہ ﷺ سے محبت نہ تھی	کفر کر بیٹھا
اللہ کی توہین کرنے والے	ابلیس کے ساتھی ہیں
ادھر بھی علم ہیں	ادھر بھی عبادت ہے
ادھر بھی ریاضت ہے	ادھر بھی ریاضت ہے
ادھر قرآن پڑھا جارہا ہے	ادھر بھی قرآن پڑھا جارہا ہے
ادھر بھی تقریر کی جارہی ہے	ادھر بھی تقریر کی جارہی ہے
ادھر اللہ کے سامنے اکڑا جارہا ہے	ادھر محبت سے جھکا جارہا ہے
ادھر کدورت ہے	ادھر محبت ہے
ادھر اللہ کے سامنے اکڑ ہے	ادھر نبی ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم ہے
ادھر تعظیم نہیں ہے	ادھر قیام وسلام ہے

اللہ ہمیں فرشتوں کی طرح تعظیم قیام وسلام نصیب فرمائے اور نبی ﷺ کی محبت عطا فرمائے کیونکہ جب نبی ﷺ مل گئے اللہ مل جائیگا۔

آپ دنیا میں بھی محمد ﷺ ہیں

آپ دنیا میں بھی محمد ﷺ ہیں
آپ آخرت میں بھی محمد ﷺ ہیں
آپ اس جہاں میں بھی محمد ﷺ ہیں
آپ اُس جہاں میں بھی محمد ﷺ ہیں
آپ انسانوں کے بھی محمد ﷺ ہیں
آپ جنوں کے بھی محمد ﷺ ہیں
آپ حوروں کے بھی محمد ﷺ ہیں
آپ غلماں کے بھی محمد ﷺ ہیں
آپ خالق کے بھی محمد ﷺ ہیں
آپ مخلوق کے بھی محمد ﷺ ہیں

☆☆☆☆☆

خدا کے ماننے والا مسلماں ہو نہیں سکتا
بجز حب نبی ﷺ کامل ایماں ہو نہیں سکتا

☆☆☆☆☆

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگا لیے تیری ہی داستان ہے

زمین کے رسول ﷺ

حضور ﷺ زمین کے رسول ہیں
حضور ﷺ زمین کے رسول ہیں

حضور ﷺ عرش کے رسول ہیں
حضور ﷺ فرش کے رسول ہیں
حضور ﷺ سورج کے رسول ہیں
حضور ﷺ چاند کے رسول ہیں
حضور ﷺ جنت کے رسول ہیں
حضور ﷺ فرشتوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ بادلوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ اپنوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ بیگانوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ دوستوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ دشمنوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ دیوانوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ پرندوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ درندوں کے رسول ہیں
حضور ﷺ اتقیاء کے رسول ہیں
حضور ﷺ اولیاء کے رسول ہیں
حضور ﷺ نقباء کے رسول ہیں
حضور ﷺ انبیاء کے رسول ہیں

ہمارا رسول خدا نہیں

اللہ نے رسول کو سب سے پہلے مکان میں پیدا کیا تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے
اے رسول میں نے تمہیں عبداللہ کی صلب میں رکھا تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تمہیں حلیمہ کی گود میں رکھا تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تمہیں مکہ میں پیدا کیا تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے حلیمہ کا دودھ پلوایا تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے ابوطالب کا بھتیجا بنایا تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے ابوطالب سے انگلی پکڑوائی تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے عبداللہ کا بیٹا بنایا تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے زمین پر چلایا تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے گھٹنے کے بل چلنے کو کہا تا کہ تمہیں کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی رونا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی ہنسنا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے کہا کہ کبھی کبھی سڑکوں پر پیدل چلنا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ تم خدیجہ کا کاروبار بھی کرنا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ مکہ سے سفر کرنا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کرنا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی بھوکا بھی رہنا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی پیٹ پر پتھر بھی باندھنا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی میدان جنگ میں تلوار اٹھانا تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی راتوں کو جاگ کر عبادت کرنا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی غار حرا جا کر میری عظمت بیان کرنا تا کہ تجھے

کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی پتھر کھا کر دعا کرنا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی غار ثور میں راتیں بھی گزارنا تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ کبھی کبھی طائف کے بازاروں میں پتھر کھانا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کہا کہ میری عظمت بیان کرنا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے بشر کی شکل بنایا تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے پانی پلوایا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے روٹی کھلوائی تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے کھانا کھلایا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے سونے کو کہا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے مکان میں پیدا کیا تا کہ تجھے کوئی خدا نہ کہہ دے

اے رسول میں نے تجھے لامکان میں اس لیے بلایا کہ تا کہ کوئی تجھے خدا نہ کہہ دے

اے رسول تم مکان میں اس لیے ہو کہ تم خدا نہیں ہو لامکان میں اس لیے ہو کہ مجھ سے جدا نہیں ہو

خدا نے لامکان میں اس لیے بلایا کہ رسول خدا نہ ہو تو مکان میں نظر آئے جدا نہ ہو تو لامکان نظر آئے یہ شان ہے ہمارے رسول ﷺ کی

منزل عشق پر تنہا پہنچے کوئی بھی ساتھی ساتھ نہ تھا
تھک تھک کے اس راہ میں آخر ہر ایک ساتھی چھوٹ گیا

☆☆☆☆☆

ہمارا نبی ﷺ ناپاک کو پاک فرماتا ہے

ہمارا نبی ﷺ معلم کتاب ہے ہمیں کتاب سکھاتا ہے

ہمارا نبی ﷺ صاحب حکمت ہے ہمیں دانائی سکھاتا ہے

ہمارا نبی ﷺ کفر وطغیان کے پیکروں کو مجسمۂ دین وامان بناتا ہے

ہمارا نبی ﷺ بتوں کے پجاریوں کو ایک خدا کا پرستار بناتا ہے

ہمارا نبی ﷺ لات ومنات کے ماننے والوں کو کعبے کے سامنے جھکاتا ہے

ہمارا نبی ﷺ کئی خداؤں کے ماننے والوں کو ایک ہی خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکاتا ہے

☆☆☆☆☆

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

عظمت رسول کریم ﷺ

مومن ہے وہ جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو میرے دل سے
واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کہ کوئی فریاد کرے دل سے
بچھڑی ہے گلی کیسی بگڑی ہے بنی کیسی
پوچھو یہ کوئی صدمہ ارمان جس بھرے دل سے

کیا اس کو گرائے دہر جس پر تو نظر رکھے
خاک اس کو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے
بہکا ہے کہاں مجنوں لے ڈالی بنوں کی خاک
دم بھر نہ کیا خیمہ لیلیٰ نے پرے دل سے
سونے کو تپائیں جب کچھ میل ہو یا کچھ میل
کیا کام جہنم کے دھرے کو کھرے دل سے
تا ہے در والا یوں ذوق طواف آقا
دل جان سے صدقے ہو سرگرد پھرے دل سے
کرتا تو ہے یاد ان کی غفلت کو ذرا روکے
للہ رضا دل سے باب دل سے ارے دل سے

یارسول اللہ ﷺ

(ایک بدو رسول ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں کہو۔ بدو نے عرض کیا:

یارسول اللہ میں امیر (غنی) بننا چاہتا ہوں
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قناعت اختیار کرو امیر ہو جاؤ گے۔
یارسول اللہ ﷺ میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو عالم بن جاؤ گے۔
یارسول اللہ ﷺ میں عزت والا بننا چاہتا ہوں
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانا بند کر دو با عزت ہو جاؤ گے۔
یارسول اللہ ﷺ میں اچھا آدمی بننا چاہتا ہوں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو نفع پہنچاؤ۔

یارسول اللہ ﷺ میں عادل بننا چاہتا ہوں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر توکل کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں اللہ کے دربار میں خاص درجہ چاہتا ہوں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں رزق کی کشادگی چاہتا ہوں

حضور ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ باوضو رہو۔

یارسول اللہ ﷺ میں دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں

حضور ﷺ نے فرمایا: حرام نہ کھاؤ۔

یارسول اللہ ﷺ میں ایمان کی تکمیل چاہتا ہوں

حضور ﷺ نے فرمایا: اخلاق اچھے کرلو۔

یارسول اللہ ﷺ میں قیامت کے روز اللہ سے گناہوں سے پاک ہوکر ملنا چاہتا ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: جنابت کے فوراً بعد غسل کرلیا کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں گناہون میں کمی چاہتا ہوں

رسول ﷺ نے فرمایا: کثرت سے استغفار کیا کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں قیامت کے روز نور میں اٹھنا چاہتا ہوں

حضور ﷺ نے فرمایا: ظلم کرنا چھوڑ دو۔

یارسول اللہ ﷺ میں چاہتا ہوں اللہ مجھ پر رحم کرے

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں پر رحم کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں چاہتا ہوں اللہ میری پردہ پوشی کرے

سرکار نے فرمایا: لوگوں کی پردہ پوشی کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں رسوائی سے بچنا چاہتا ہوں

حضور ﷺ نے فرمایا زنا سے بچو۔

یارسول اللہ ﷺ میں ایک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب بنا چاہتا ہوں

حضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب ہو اسے اپنا محبوب بنا لو۔

یارسول اللہ ﷺ میں اللہ کا فرمانبردار بنا چاہتا ہوں

حضور ﷺ نے فرمایا: فرائض کا اہتمام کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں احسان کرنے والا بنا چاہتا ہوں

حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کی یوں بندگی کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو۔

یارسول اللہ ﷺ میں اللہ کے غصے سے بچنا چاہتا ہوں

حضور ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر غصہ کرنا چھوڑ دو۔

یارسول اللہ ﷺ کیا چیز گناہوں سے معافی دلائے گی؟

حضور ﷺ نے فرمایا: آنسو عاجزی اور بیماری۔

یارسول اللہ ﷺ کیا چیز دوزخ کی آگ ٹھنڈا کرے گی؟

حضور نے فرمایا: دنیا کی مصیبتوں پر صبر کرو

یارسول اللہ ﷺ کیا چیز اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کرے گی؟

حضور ﷺ نے فرمایا: چپکے چپکے صدقہ اور صلہ رحمی۔

یارسول اللہ ﷺ سب سے بڑی برائی کیا ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: بد اخلاقی اور بخل۔

یارسول اللہ ﷺ سب سے بڑی اچھائی کیا ہے؟

حضور نے فرمایا: اچھا اخلاق، تواضع اور صبر۔

نورِ مصطفیٰ ﷺ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضور ﷺ کو بغور دیکھ رہا تھا کہ حضور ﷺ نے چہرۂ انور اٹھا کر میری طرف دیکھا اور پوچھا جابر رضی اللہ عنہ کیا سوچ رہے ہو؟ میں نے برجستہ حضور ﷺ سے کہا: خبر نہیں اللہ نے آپ ﷺ کو بنایا کس وقت تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اول ما خلق اللہ نوری" اے جابر رضی اللہ عنہ تو پوچھتا ہے میں کس وقت تھا؟

اس وقت

نہ حیوانات تھے نہ نباتات

نہ جنات تھے نہ جمادات

نہ محقیات تھے نہ تجلیات

اس وقت نہ شجر تھے نہ قمر

نہ زمین تھی نہ آسمان

نہ فلک تھا نہ ملک

نہ دماغ تھا نہ دھیان

نہ جان تھی نہ جسان

نہ ارواح تھیں نہ اصلیت

نہ خلقت تھی نہ سکون

نہ قصبہ تھا نہ بستی

نہ عدم تھا نہ ہستی

نہ عشق تھا نہ مستی

فرمایا: اول ما خلق اللہ نوری

اس وقت ہر طرف یارب کا ظہور تھا یا محمد محمد ﷺ کا نور تھا۔

وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن
اس کے جلوے اس سے ملنے اسی کی طرف گئے تھے
پڑی ہے جب مشکل آپ ﷺ ہی نے دستگیری کی
لگی ہے جب بھی ٹھوکر آپ ﷺ نے مجھ کو سنبھالا ہے

☆☆☆☆☆

مقصودِ کائنات ہے سیرت حضور ﷺ کی
تسکین قلب و جان ہے مدت حضور ﷺ کی
آنکھوں کی روشنی ہے تو دل کا سرور ہے
کس درجہ دلفریب ہے صورت حضور ﷺ کی

☆☆☆☆☆

طفل سے کیا بو آئے ماں باپ کے اطوار کی
دودھ تو ڈبوں کا ہے تعلیم ہے سرکار ﷺ کی

☆☆☆☆☆

بستیاں چاند ستاروں پہ بسانے والو
کرۂ ارض پہ بجھتے چلے جاتے ہیں چراغ

نعت

دونوں عالم میں ہے دن رات اُجالا تیرا
چھپ انوکھی ہے تیری حسن نرالا تیرا

غنچہ و گل میں تیرے نقش کف پا کی جھلک
ہے بہار چمنستان میں اُجالا تیرا
اے شاہِ حسن دو عالم تیرے قدموں پہ نثار
خود بھی شیدائی ہے اللہ تعالیٰ تیرا
جس جگہ تیری جھلک ہو تیری رعنائی ہو
جا ٹھہرتا ہے وہیں دیکھنے والا تیرا
شب معراج ہے عنوان تیری رفعت کا
ذات ارفع ہے تیری ذکر ہے اعلیٰ تیرا
قبر میں آ کے نکرین پلٹ جائیں گے
ان کو مل جائے گا جس وقت حوالہ تیرا
صدق دل سے ہے نکھیر اہل طلب میں شامل
آسرا حشر میں ہے اے شاہ والا تیرا

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے یعنی اس کی تعلیم دے۔

نعت خوانی

نعت گوئی سنت رحمان ہے
جس پہ شاہد خود یہ قرآن ہے
نعت ہے ایمان کی روح رواں
نعت سے اللہ کی رضوان ہے

نعت سے مقصود ہے محبوب کل
نعت قول و فعل کا عنوان ہے
نعت ہوتی ہے قبول اس شخص کی

....

جس کے دل میں عشق کا فیضان ہے
نعت کی توفیق جس کو ملی
کس قدر خوش بخت وہ انسان ہے
لائق تعظیم ہے ہر نعت گو
کیونکہ وہ سرکار ﷺ کا مہمان ہے

☆☆☆☆☆

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جان تجلا کہوں تجھے
مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں کیا
یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے
اس مردہ دل کو مژدہ حیات ابد کا دوں
تاب و توان جان مسیحا کہوں تجھے
تیرے وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

☆☆☆☆☆
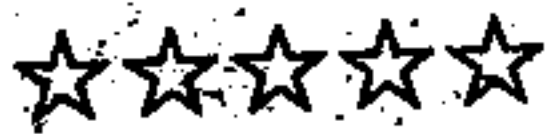
بزم کونین کو خالق نے سجا رکھا ہے
آنے والا ہے جو دلدار بنا رکھا ہے

ساری دنیا کے چراغ اس کو سلامی دیں گے
جو دیا خالق نے مدینے میں جلا رکھا ہے

ان کا میلاد منایا ہے خدا نے ایسے
محفل خاص میں نبیوں کو بلا رکھا ہے

ان کی تعریف میں گر لب نہیں کھلتے تیرے
چھوڑ تنقید کو تنقید میں کیا رکھا ہے

ہے کوئی پیار کی حد، حد ہے کرم کی کوئی
یاد امت کو سر عرش علیٰ رکھا ہے

جس گھڑی چاہے کوئی مانگنے والا مانگے
اپنے دروازے کو ہر وقت کھلا رکھا ہے

کتنا ناصر ہے کرم مجھ پر میرے مولا کا
مجھ کو رکھا بھی تو بس ان کا گدا رکھا ہے

جشنِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

اسمائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قاسم نعمائے ربانی — واقف اسرار رحمانی

عالم علوم عرفانی — سید وسردار کل

مرکز دیدار کل — قافلہ سالار کل

حامل اوصاف کل — مصدر انوار کل

سرور کونین — رسول الثقلین

نبی الحرمین — صاحب قاب قوسین

محبوب رب المشرقین — والمغربین

جد الحسن والحسین — سرور کائنات

فخر موجودات — وجہ تخلیق کائنات

آیہ مقصد حیات — جمیع البرکات

جامع الحسنات — منبع فیوضات

مطلع انوار تجلیات — یٰسین وطٰہٰ

مزمل ومدثر — طیب وطاہر

حامد ومحمود — مسعود ومقصود

ناصر ومنصور — صادق وامین

سید نیک نام	شاہ خیر الانام
مرجع خاص و عام	شفیع المذنبین
خاتم النبیین	رحمۃ اللعالمین
رہبر السالکین	سید العارفین
راحت العاشقین	سید الساجدین
صبیح البیان	فصیح اللسان
مسیح الزمان	عادل بے عدیل
دعائے خلیل	لطف رب جلیل
عالم ہست و بود	بزم غیب و شہود
جمیل الشیم	بارگاہ ہشم
شہریار ارم	تاجدار حرم
سحاب کرم	شفیع امم
سید العرب والعجم	صاحب الجود والکرم
ذات قدسی شیم	عارف کیف و کم
طالع نجم امم	نور انور رقدم
نیر برج کرم	سید الاصفیاء
گوہر ارتقاء	در بحر صفا
ماہتاب عطا	آفتاب ہدیٰ
عکس نورِ خدا	جلوہ حق نما
بحر رشد و ہدیٰ	واجب حل اتی
منبع جود و سخا	مشعل بزم وفا

چراغ خانہ صفاء — سرخیل جملہ انبیاء
مظہر شان کبریا — نور شمس وقمر
ذات والا گوہر — رہدان رہبر
مطلوب بام وتر — نطق شیریں اثر
راقب بحر وبر — نازش دو جہاں
فخر کون ومکاں — رحمت بر سماں
مونس بے کساں — راحت عاشقاں
راحت عاصیاں — ہادی انس وجاں
مشفق ومہرباں — شفقت بیقراں
حامل عین وعاں — نجیب الادب
کبیر الحسب — امی لقب
انتہائے کمال — منتہائے جمال
ماورائے خیال — مقصود کائنات
بہار کائنات — مرکز کائنات
جان کائنات — سرور کائنات
مدنی تاجدار — آقائے نامدار
حبیب کردگار — ابر جود وعام
چراغ حرم — شفیع الامم
نبی محتشم — مالک کون ومکاں
مقصود این وآں — مقصود کل
موجود کل — علم کل

حلیمِ کل — دانائے سبل

نورِ کل — حسنِ کل

قاسمِ کل — معلمِ کل

ختم الرسل — احمد مجتبیٰ ﷺ

یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ

پیار کی باتیں

آؤ ہم سرکار کی باتیں کریں
ان کے خلق و پیار کی باتیں کریں
زندگی کی روشنی ہم کو ملے
نور کے مینار کی باتیں کریں
ہم بڑے کاموں پہ قابو پا سکیں
اس بڑی سرکار کی باتیں کریں
محسنِ عالم آج پیدا ہو سکے
اس بڑے کردار کی باتیں کریں
تیری عظمت ہے جلالی ان کا نام
ہر گھڑی بس یار کی باتیں کریں

یارسول اللہ ﷺ میرا دین بھی تو ایمان بھی تو

مجھے پستیوں کی شرم ہے — تیری رفعتوں کا خیال ہے
مگر اپنے دل کا میں کیا کروں — اسے پھر بھی شوق وصال ہے
میرا درد بھی تو درمان بھی تو — میرا دامن تو داماں بھی تو

میرا یار بھی تو غم خوار بھی تو   میری ہستی اور خصار بھی تو
میرا علم بھی تو عرفان بھی تو   میری جان بھی تو پہچان بھی تو
میری آن بھی تو اور بان بھی تو   میرا مان بھی تو اور تان بھی تو
میرا کار بھی تو بیوپار بھی تو   اظہار بھی تو پرچار بھی تو
میری دولت تو دلالت تو   صورت اور اصالت تو
ترودھان بھی تو ایمان بھی تو   دیوان بھی تو سلطان بھی تو
آئین بھی تو ایوان بھی تو   ارکان بھی تو اعلان بھی تو
میرا راج بھی تو مہاراج بھی تو   میرا تخت بھی تو اور تاج بھی تو
میرا دار بھی تو مدار بھی تو   سرکار بھی تو دربار بھی تو
میرا پاس بھی تو انفاس بھی تو   آس بھی تو اور راس بھی تو
میرا قیاس بھی تو مقیاس بھی تو   بو باس بھی تو بن باس بھی تو
میری ذات بھی تو اوقات بھی تو   حاجات بھی تو برکات بھی تو

تے میں مکدی گل مکا دیواں
میںڈا دین وی تو تے ایمان بھی تو

نعت کیا ہے؟

نعت کیا ہے قصر حسن و عشق کی تکمیل ہے
نعت کیا ہے حکم ربی کی فقط تعمیل ہے
نعت کیا ہے عشق کے ساگر میں غرقابی کا نام
نعت کیا ہے میرے ہر جذبے کی سیرابی کا نام
نعت ابواب محبت کا جلی عنوان ہے
ہم غلامان پیغمبر ﷺ کی یہی پہچان ہے

دل کے بنجر کھیت میں کرنیں اگا دیتی ہے نعت
نقش باطل کی جبینوں سے مٹا دیتی ہے نعت
نعت کیا ہے دست بستہ ان کی ربانی کا نام
نعت کیا ہے روضۂ اقدس پہ حیرانی کا نام
نعت کیا ہے نکہتوں کی سرزمین کا تذکرہ
نعت کیا ہے سب حسینوں سے حسین کا تذکرہ
نعت کیا ہے ہجر میں سانسوں کی بے تابی کا نام
نعت کیا ہے گنبد خضریٰ کی شادابی کا نام
نعت کیا ہے شہ جاں میں گرمی صل علیٰ
نعت کیا ہے دل کے آئینے میں عکس مصطفیٰ ﷺ
نعت کہنے کے لیے دل پاک ہونا چاہیے
غرق الفت دیدہ نمناک ہونا چاہیے

☆☆☆☆☆

نگاہ لطف خدا کے رسول ہو جائے
کلی طلب کھلے، کھل کے پھول ہو جائے
بیان کرنے لگا ہوں نعت حضرت والا
خدا کرے میری یہ کاوش مقبول ہو جائے
کبھی جو خواب میں آ کر نواز دیں آقا ﷺ
تو نعت گوئی کی قیمت وصول ہو جائے

محمد ﷺ کا محمد ﷺ کا محمد ﷺ کا

نہ ہو ذکر مبارک آپ ﷺ کا ورد زباں کیونکر
میں ہوں روز ازل سے عاشق وشیدا محمد ﷺ کا
فرشتے قبر میں پوچھیں گے مگر مجھ سے تو کہہ دوں گا
کہ بندہ ہوں خدا کا اور شیدا محمد ﷺ کا
خدایا جب اس قالب خاکی سے جان نکلے
زبان پر اس گھڑی جاری رہے کلمہ محمد ﷺ کا
خدا بھی حشر میں پوچھے گا گر عاشق تو کس کا ہے
تو کہہ دوں گا محمد ﷺ کا محمد ﷺ کا محمد ﷺ کا

نعت شریف

انکی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
اک دل ہمارا کیا ہے آزاد اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں
ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفی ﷺ نے دریا بہا دیئے ہیں

میرے کرم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں
ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

فلک بولا

فلک بولا مجھ میں ماہ خورشید درخشاں ہیں
زمیں بولی کہ مجھ میں لعل ہیں گلہائے خنداں ہیں
فلک بولا زمین سے کہ مجھ میں انوار الٰہی ہیں
زمین بولی فلک سے کہ مجھ میں اسرارِ الٰہی ہیں
فلک بولا کہ مجھ میں کہکشاں تاروں کی جڑی ہوگی
زمین سن کر یہ بولی مجھ میں پھولوں کی لڑی ہوگی
فلک بولا گھٹا اٹھ کر میری تجھ کو ہوا دے گی
زمیں بولی کہ مجھ کو عاجزی تجھ سے بڑھا دے گی
فلک بولا بلندی دی خدا نے ہر طرف مجھ کو
زمیں بولی ملا ہے خاکساری کا شرف مجھ کو
فلک بولا کہ میرے اوپر ملائک کے محل ہوں گے
فلک بولا کہ مجھ پر کرسی و عرشِ علی علیہ السلام ہوں گے
زمین بولی کہ مجھ پر اولیاء و انبیاء ہوں گے
فلک بولا ستاروں سے مزین میرا سینہ ہے
زمین بولی کہ مجھ پر طور ہے مکہ مدینہ ہے

تیرے پیار کی باتیں

آقا ﷺ تیرے پیار کی باتیں ہیں
رخ کی ابرو کی رخسار کی باتیں ہیں

پھول کی پتی میں جس کی مہک ہے نہاں
اس گلشن نوری کے نکھار کی باتیں ہیں

جس کی ایک جھلک ہیں یہ سورج تارے
اس نور کے پیکر کے انوار کی باتیں ہیں

حضور ﷺ کے دیوانو ادب سے بیٹھو محفل میں
دلدار کی باتیں، من ٹھار کی باتیں ہیں

کفر کے سینوں کو زور سے جس نے چیرا تھا
اس حق کی روشن تلوار کی باتیں ہیں

اگر نعت سے دل کسی کا جلتا ہے تو جلنے دو
یہ عشق کی باتیں ہیں پیار کی باتیں ہیں

☆☆☆☆☆

محمد ﷺ کی چاہت دماغوں کی شاہی
محمد ﷺ کی نفرت دلوں کی تباہی
محمد ﷺ کی بخشش خدا کا خزانہ
محمد ﷺ کی رنجش عذاب الٰہی

☆☆☆☆☆

عرش سے نور چلا اور حرم تک پہنچا
سلسلہ میرے گناہوں کا کرم تک پہنچا

تیری معراج کہ تو عرش بریں تک پہنچا
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

☆☆☆☆☆

کون ہے جو سرکار کی رحمت کا طلبگار نہیں
ساری دنیا میں کوئی آپ سا غمخوار نہیں
طالب زار بھی آیا ہے تیرے دربار پر
تیری رحمت کے سوا کچھ اسے درکار نہیں

☆☆☆☆☆

وہ نگہدار محمد ﷺ وہ نگہبان حرم
وہ جھلستے ریگزاروں کے لیے ابر کرم
وہ عرب زادوں کے لہجے میں انیس محترم
وہ شبستان رسالت میں چراغاں کا بھرم
آیہ تطہیر ہے جس کے گھرانے کے لیے
جس کی نسلیں کٹ گئیں حق کو بچانے کے لیے
جس کے سنگ در پر جھکتی ہو زمانے کی جبیں
جس کا پیکر ہو پیغمبر ﷺ کی صداقت کار میں
جس کی قربت میں سکوں پائے امام المرسلیں
وہ بھٹک جائے رہ حق؟ نہیں ممکن نہیں
اس کی ہستی کو خدا کی شان کہنا چاہیے
اس کی جاں کو محور ایمان کہنا چاہیے

وارث دین

جس نے ہر مشکل میں کی ہو وارث دیں کی مدد
جس کی گرد پا کو چومے فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد
جو علی علیہ السلام سے مہدی دین تک امامت کی موجد
جس کے بیٹے کو ملی لہو کل ایمان کی سند

☆☆☆☆☆

کون کہتا ہے کہ اس کے دل میں جذبۂ دل نہ تھا
کون کہتا ہے کہ وہ خود مومن کامل نہ تھا

☆☆☆☆☆

جس کے لب سر چشمہ اعجاز صد حمد و درود
جس کے لہجے میں خمار آیہ حق کا درود
جس کا پیکر جلوہ صد رنگ کی جائے نمود
توڑ ڈالیں جس نے عصر جہل کی ساری قیود
جس کی مہبائے تفکر عافیت آمیز تھی
جس کے احساس انا کی لو قیامت خیز تھی

وہ کمال حسن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے

وہ کمال حسن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کسی کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
وہی لا مکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں جو تجھ پہ عیاں نہیں
کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں دل بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں
نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کا گل کہے کیا، نبی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں
کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارہ ناں نہیں

توقیرِ ثناء خواں

ہر سمت برسی ہوئی رحمت کی جھڑی ہے
یہ سرور کونین ﷺ کے آنے کی گھڑی ہے
سرکار ﷺ کے احسان کے منبر پہ بٹھایا
آقا ﷺ کے ثناء خوان کی توقیر بڑی ہے
جب چاہوں ظہوری کروں روضے کا نظارہ
تصویر مدینے کی میرے دل میں جڑی ہے

نبی ﷺ کا کرم

جو میرے نبی کا کرم ہوا وہ میں لاؤں کیسے حساب میں
مجھے در پہ اپنے بلا لیا کبھی جاگتے کبھی خواب میں
جو مہک سینے میں ہے تیرے وہ جو رنگ تیرے شباب میں
نہ مدینے میں وہ مہک ملی نہ وہ حسن دیکھا گلاب میں
کبھی جالیوں کے قرب میں کبھی دوریوں میں مزے لیے
جو کرم ہوئے ہیں کریم کے وہ حساب میں نہ کتاب میں
میرے لب پہ ذکر حضور ﷺ ہے بڑا میٹھا میٹھا سرور ہے
تیرے ذکر میں جو خمار ہے وہ شباب میں نہ شراب میں
کوئی بھیجے تحفے سلام کے کوئی گائے گن تیرے نام کے
کوئی آنسوؤں کا خراج دے یا نبی ﷺ تیرے جناب میں
وہ دیار پاک کی وادیاں وہ درِ نبی ﷺ کی تجلیاں
میں نظر جھکاؤں تو دیکھ لوں نہیں اب مدینہ حجاب میں
وہ قریب سے بھی قریب تر ہیں یہ فلسفہ بھی عجیب تر ہے
نظر نظر سما کے بھی ہیں چھپے ہوئے نقاب میں

ہمہ تن کرم

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بنایا تجھے حمد ہے خدایا
تمہیں حاکم برایا، تمہیں قاسم عطایا
فاذا فرغت فانصب یہ ملا ہے تم کو منصب

جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقتِ بخشش آیا کوئی تم سا کون آیا
والی الا اللہ فارغ کرو عرض سب کے مطلب
کہ تمہی کو تکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سایہ بنو شافع خطایا
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا نہ کوئی گیا نہ آیا
ہمیں اے رضا تیرے دل کا پتا چلا بہ مشکل
درِ روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا یہ نہ پوچھ کیا پایا

سراپا حضور ﷺ کا

لکھنے کو لکھ رہا ہوں سراپا حضور ﷺ کا
ممکن نہیں اگرچہ احاطہ حضور ﷺ کا
چہرے کو ان کے چاند کہوں یہ بھی ہے غلط
میں پھر خاموش رہوں یہ بھی ہے غلط
یکتا تھا بے مثال تھا چہرہ حضور ﷺ کا
بس اتنا جان لیجئے منبع تھا نور کا
معصوم تھیں شکیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی
انصاف کی دلیل تھیں آنکھیں حضور ﷺ کی
ہاں رحمتوں کی جھیل تھیں آنکھیں حضور کی ﷺ
جو دنیا کو شعور کا رستہ دکھا گئیں
انسان کو رحیم کا جلوہ دکھا گئیں
وہی لب مثال لعل بدخشاں نہیں نہیں
پاکیزہ ان لبوں کے یہ عنواں نہیں نہیں

کافی ہے بس یہی کہ وہ لب تھے حضور ﷺ کے
جن سے سنے جہان نے صحیفے غفور کے
ابرو کو میں ہلال کہوں کچھ بجا نہیں
خالق نے کچھ اس طرح اتارے محمد ﷺ
ہر دور میں ہر شخص کو پیارے محمد ﷺ
اکثر در زہرا ؓ پہ یہ جبریل علیہ السلام نے سوچا
پیغام کیسے دوں کہ یہ سارے ہیں محمد ﷺ

زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ

رہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ
مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا
ملک خادماں سرائے محمد ﷺ
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
دم نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد ﷺ محمد ﷺ خدائے محمد ﷺ
عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا
گروں کا سہارا عصائے محمد ﷺ
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ
رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے اب مسلم صدائے محمد ﷺ

نعمتیں بانٹتا جس سمت

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلم دان گیا
لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولا میرے آقا تیرے قربان گیا

آہ وہ آنکھ کہ ناکام تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو تیرے در سے پر ارمان گیا

دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
الحمدللہ میں دنیا سے مسلمان گیا

اور تم پر میرے آقا ﷺ کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

واہ کیا جود و کرم ہے

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

فرش والے تیرے شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

آسماں خوان زمین خوان زمانہ خوان
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

ایک میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کی شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلہ بیٹا تیرا

بخششوں کا حقدار

خدا کی بخششوں کا وہ بشر حقدار ہو جائے
شہنشاہ مدینہ کا جسے دیدار ہو جائے

لپٹ کر دامنِ حضرت سے دم میں توڑ دوں اپنا
اگر جانا مدینے میں میرا اک بار ہو جائے

غلامِ مصطفیٰ ﷺ بن کر میں بک جاؤں مدینے میں
محمد ﷺ نام پر سودا سرِ بازار ہو جائے

اگر طوفان اٹھتے ہیں تو کیا غم ہے رہیں اٹھتے
محمد ﷺ نام لینے سے ہی بیڑا پار ہو جائے

اے مسلم دیکھ لے صورت جو سرکارِ مدینہ ﷺ کی
خداوند دو عالم کا اسے دیدار ہو جائے

☆☆☆☆☆

دل کی تمنا جز نہیں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ
میں دیکھوں جا کے جیتے جی گلزار مصطفیٰ ﷺ

ہے کون سی جگہ جہاں موجود سرکار نہیں
دنیا میں پھیلی ہر سو ہے مہکار مصطفیٰ ﷺ

مصطفیٰ ﷺ کی گلی

بزم تصورات سجی تھی ابھی ابھی
نظروں میں مصطفیٰ ﷺ کی گلی تھی ابھی ابھی
سینے میں رک گیا تھا میرا دل اسی لیے
طیبہ سے دل کی ڈور ہلی تھی ابھی ابھی
اتنا کرم ہوا کہ مقدر بدل گئے
معلوم کر رہے تھے فرشتوں سے جبرائیل علیہ السلام
یہ کس کی زباں پہ نعت تھی ابھی ابھی
شبیر چشم تر کی حقیقت نہ پوچھیے
ماہ عرب سے آنکھ ملی تھی ابھی ابھی

محبوب کے جلوے

کوئی کہتا ہے کہ کعبے میں خدا رہتا ہے
کوئی کہتا ہے سرعرش اولیٰ رہتا ہے
ہم فقیروں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ معبود برحق
اپنے محبوب کے جلووں میں چھپا رہتا ہے

صدا

تم ہو جاتے کہاں صدا کے لیے
ہے مدینہ تو ہر گدا کے لیے
ان کی گلیوں میں آنکھ روتی ہے
ہاتھ اٹھتے نہیں دعا کے لیے

یہ ٹھکانہ نہیں ہے غیروں کا
دل بنایا ہے مصطفیٰ ﷺ کے لیے

مر کے پہنچا ہوں ان کی چوکھٹ پر
اب نہ روکو مجھے خدا کے لیے

جس میں خوشبو ہو ان کی زلفوں کی
میں تڑپتا ہوں اس ہوا کے لیے

مر ہی جاتا ہجر میں یہ صائم
جی رہا ہے تیری ثناء کے لیے

سیّدِ ابرار کی باتیں

آؤ تسکین دلِ زار کی باتیں کریں
ہجر کی شب سیّدِ ابرار کی باتیں کریں
بلبلیں کرتی رہیں گل کی چمن کی گفتگو
ہم محمد ﷺ کے لب ورخسار کی باتیں کریں

کیونکہ!

محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتے
خدا کی قسم یہ خدائی نہ ہوتی

زمین وزماں تمہارے لیے

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے دو جہاں تمہارے لیے

دہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے
کلیم و نجی مسیح و صفی خلیل و رضی رسول و نبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لیے
اصالت کل امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لیے
یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و قمر یہ حکم رواں تمہارے لیے
اشارے سے چاند کو چیر دیا چھپے ہوئے مہر کو پھیر دیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لیے
صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
نوا کے تلے ثناء میں کھلے رضا کی زبان تمہارے لیے

☆☆☆

ہم درِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم پہ سر اپنا

ہم درِ آقا پہ سر اپنا جھکا لیتے ہیں
سچ بتانا اری دنیا تیرا کیا لیتے ہیں
جب نہیں ملتی کہیں سے بھی سکوں کی دولت
تیری محفل تیرے دیوانے سجا لیتے ہیں
گنبد خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں

جب سے دیکھا ہے نیازی وہ ریاض الجنۃ
ہم تو گھر بیٹھے ہی جنت کا مزہ لیتے ہیں
میں سجاتا تھا سرکار ﷺ کی محفلیں
مجھ کو ہر غم سے رب نے بری کر دیا

حضور نور ہیں

سرکارِ دو عالم ﷺ نے وصلی روزے رکھنے سے منع فرمایا جس کی وجہ یہ تھی کہ ایک مرتبہ سرکار نے خود وصلی روزے رکھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ عشاقانِ رسالت مآب تھے انہوں نے آپ ﷺ کی ادا کو اپناتے ہوئے وصلی روزے رکھنے شروع کر دیئے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ چند دن میں رنگ زرد پڑ گئے اور کمزور ہو گئے تو سرکار ﷺ نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ عرض کیا: ہم نے آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے وصلی روزے رکھے ہیں۔ فرمایا کہ!

ایکم مثلی ط
”تم میں سے کون ہے میری مثل“

آبیت عند ربی ھو یطعمنی ویسقنی ط
”میں تو رات اپنے رب کے پاس گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی“

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں!

قسمیں دے دے کر کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ تعالیٰ تیرا چاہنے والا تیرا

فرمایا اے ابوبکر!

تم صداقت کے تاجدار ہو، مگر میری مثل نہیں۔

اے عمر رضی اللہ عنہ! تم عدالت کے شہسوار ہو مگر میری مثل نہیں۔

اے عثمان رضی اللہ عنہ! تم سخاوت کے شہریار ہو مگر میری مثل نہیں۔

اے حیدر رضی اللہ عنہ! تم شجاعت کے علمبردار ہو مگر میری مثل نہیں۔

مگر سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے تمام اراکین کہتے ہیں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جیسے ہیں۔ (استغفر اللہ)

جناب دائم اقبال جناب دائم مرحوم نے کیا خواب کہا!

جیہڑا نبی نوں سمجھے مثل اپنی دھروں دھکیا اوہ قہار دا اے

توبہ اسی نجیف کثیف بندے جسم نور ای نور سرکار دا اے

بے خبراں نوں خبر حضور دی کیہہ اینوں کوڑیاں لافاں پیا ماردا اے

مکھی بیٹھے نہ بدن حضور صلی اللہ علیہ وسلم دے تے منکر منہ وچ مکھیاں ماردا اے

کائنات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کے نبی ہیں!

جو کائنات میں ہو گا — اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جو زمین پر ہو گا — اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جو آسمانوں پر ہو گا — اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جو خدا کی مخلوق میں ہو گا — اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

تو پھر بتایا جائے کہ مرزا آئے قادیان کس کے لیے آیا ہے؟

انسانوں میں تو نبی کی اب گنجائش نہیں

زمینوں میں تو نبی کی اب گنجائش نہیں
آسمانوں میں تو نبی کی اب گنجائش نہیں

تو پھر کہنے دیجئے کہ مرزائے قادیان ایک ایسی بدبودار اور متعفن لاش ہے جس کے لیے اب صرف اور صرف غلاظت ڈالنے والے سٹور کے سوا کوئی مقام نہیں؟ اب آیت کریمہ میں الذی لہ السموات والارض کہہ کر بھی یہ بتایا گیا ہے جس ذات باری تعالیٰ کی جہاں جہاں حکمرانی ہے وہیں وہیں محمد الرسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کا آفتاب چمکے گا۔

ملدی مکاواں؟

جھناں چیزاں دا اللہ رب اے
ایہناں چیزاں دا محمد ﷺ رسول اے
جن چیزوں کا خدا رب ہے
ان چیزوں کے حضور ﷺ رسول ہیں
(سبحان اللہ)

نبوت کے جھوٹے مدعیو!
یا تو خدا کی خدائی سے نکلو
یا پھر میرے مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کا اقرار کرو (ماشاءاللہ سبحان اللہ)

نبی ﷺ کی تلوار

نبی کی تلوار بے سہارا پر حملہ آور نہیں ہوتی نبی کی تلوار بے سہاروں کے لیے سہارا ہے اور مظلوموں کے لیے ڈھال ہے۔

نبی ﷺ کی تلوار دشمنانِ خدا کے لیے ہے۔

نبی ﷺ کی تلوار دشمنانِ اسلام کے لیے ہے۔
نبی ﷺ کی تلوار دشمنانِ قرآن کے لیے ہے۔
نبی ﷺ کی تلوار ظالموں کے لیے ہے۔
نبی ﷺ کی تلوار کافروں کے لیے ہے۔
نبی ﷺ کی تلوار تلوار جفا کاروں کے لیے ہے۔
نبی ﷺ کی تلوار مشرکوں کے لیے ہے۔
نبی ﷺ کی تلوار ضعیفوں، عورتوں، بچوں پر نہیں اٹھتی۔
نبی ﷺ کی تلوار اسلام کے پختہ کار دشمنوں پر اٹھتی ہے۔ سبحان اللہ!

لفظ محمد ﷺ کی تشریح

کرم وہ م کہ جس پر ہے محبت کا مدار
اور ح وہ ح ہے جس سے ہوا حمد خدا کا اقرار
اور م وہ م ہے جس پر آتا ہے ملائک کو پیار
اور د پہ دین بھی دنیا بھی دل و جان بھی نثار
اور چاند بھی دیکھ کے اس نور کو شرماتا ہے
کوئی نکتہ نہیں بے داغ نظر آتا ہے

اور ہماری پوری کائنات صرف ایک حرف یعنی م پر قائم ہے اور اس کائنات میں جتنے اچھے لفظ ہیں ان میں اگر م شامل ہے تو ذرا ان کی جلوہ فرمائی پر غور کیجیے کہ سرکار کی تجلیات آپ کو کہاں کہاں دکھائی دیں گی۔ میں صرف عرض کر رہا ہوں آپ لفظوں پر غور کریں اور

م کے جلوے دیکھیں!

پیغام میں ہے م تو پیغمبر میں م ہے
مقدور میں ہے م تو مقدر میں م ہے
منصور میں ہے م تو مظفر میں م ہے
قلزم میں ہے م تو سمندر میں م ہے
میزان میں ہے م تو محشر میں م ہے
محراب میں ہے م تو منبر میں م ہے
انجم میں ہے م تو قمر میں م ہے
ماہِ جبیں میں ہے م تو مہر مبیں میں م ہے
یہ م ہے ثمر میں تو چمن میں بھی م ہے
عالم میں گر ہے م تو رحمت میں م ہے
مرکز میں گر ہے م تو محبت میں م ہے
قاسم میں گر ہے م تو نعمت میں م ہے
معراج میں ہے م تو مدحت میں م ہے
مومن میں گر ہے م تو ایمان میں م ہے
معراج میں ہے م تو رمضان میں م ہے
شفق میں گر ہے م تو مہرباں میں م ہے
مونس میں گر ہے م تو داماں میں بھی م ہے
ہے محترم میں م تو مکرم میں بھی م ہے
احرام میں ہے م تو زم زم میں بھی م ہے
یہ م ہے کرم میں تو بھرم میں بھی م ہے

ہے آمنہ میں م تو حلیمہ میں بھی م ہے
اجمل میں گر ہے م تو مدثر میں م ہے
روح الامیں میں م تو کلمے میں بھی م ہے
یہ م ہے نماز میں تو مبشر میں بھی م ہے
مکہ میں م ہے تو مدینہ میں م ہے
عمار میں م تو تسمیہ میں بھی م ہے
کیا کیا فضیلتیں ہیں محمد ﷺ کی م میں

تو سامعین محترم!

اس میم کی جلوہ فرمائی پوری کائنات پر محیط ہے
اس عروج تک نہ جائے گی پستی شعور کی
پاتا ہے ہر خیال سے ہستی حضور ﷺ کی

آمد مصطفیٰ ﷺ سے پہلے!

آمد مصطفیٰ ﷺ کریم سے پہلے
جسم تھے احساس نہ تھا
عام تھے مگر وہ خاص نہ تھا
زمین تھی سبزہ نہ تھا
سر تھے قرار نہ تھا سر تھے وقار نہ تھا
دل تھے دھڑکن نہ تھی گلشن تھی پھبن نہ تھی
پھول تھے مہک نہ تھی ستارے تھے چمک نہ تھی
ہوس تھی محبت نہ تھی ظلمت تھی ہدایت نہ تھی

زبانیں تھیں صداقت نہ تھی غم تھا مسرت نہ تھی
آنکھیں تھیں حیا نہ تھی شرمندگی تھی بندگی نہ تھی
زندگی تھی بندگی نہ تھی
ظلم تھا حلم نہ تھا جہالت تھی علم نہ تھا

ان حالات میں رحمت خداوندی جوش میں آئی اور کوئی پکارنے والا پکار اٹھا کہ مبارک ہو‘ مبارک ہو۔

غمگسار آ گئے‘ تاجدار آ گئے‘ راہنما آ گئے
دلربا آ گئے‘ رحمت عالم آ گئے‘ عظمتِ آدم آ گئے
چارہ گر آ گئے‘ ساقی کوثر آ گئے

پھر!

کلیاں چٹخنے لگیں‘ پھول مہکنے لگے‘ غنچے کھلنے لگے
گلستاں مہکنے لگے‘ چاند مسکرانے لگا‘ ستارے دمکنے لگے

ہر طرف نور ہو گیا!

رات ڈھلنے لگی‘ بات بننے لگی‘ احساس جگنے لگا
شیطان بھاگنے لگا‘ دل کھلنے لگا‘ قدم سنبھلنے لگا
آنسو تھمنے لگا‘ ہونٹ مسکرانے لگے‘ ابرِ رحمت برسنے لگی

بس کیا تھا

ہر اک لب پہ سوال سا تھا
کہاں سے اتنے سرور آئے
ہر اک ذرہ پکار اٹھا
حضور ﷺ آئے حضور ﷺ آئے

☆☆☆☆☆

اغیار کا احسان اٹھایا نہیں جاتا
در در پہ یہ سر جھکایا نہیں جاتا
آتے ہیں وہی جن کو سرکار ﷺ بلاتے ہیں
ہر ایک کو محفل میں بلایا نہیں جاتا

☆☆☆☆☆

کبھی جو سوئے غریباں خیال ہو جائے
تو بے کسوں کو بھی حاصل کمال ہو جائے
یہ انہی کی نظر کا ادنیٰ سا اعجاز
کہ جس کو پیار سے دیکھیں بلال ہو جائے

☆☆☆☆☆

نام احمد ﷺ معتبر سوغات ہے
آپ ﷺ کی ہر بات کی کیا بات ہے
نام سرکار ﷺ کا آتا ہے تو کیا کہتے ہیں
مرحبا کہتے ہیں یا صل علیٰ کہتے ہیں

نعت کیا ہے؟

نعت سرشاری کی ایک کیفیت کا نام ہے۔ نعت شریف جب پڑھی جائے اور آپ لوگ جب داد و تحسین سے نوازیں' ماشاء اللہ' سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہوں گی تو آپ اور نعت خواں حضرات میں ایک ربط پیدا ہوگا اور اس ربط کے قائم ہونے سے ہی ماحول کا ایک مجموعی تاثر بھی قائم ہوگا۔

سب فلسفے جہاں کے غلط ہیں فضول ہیں
ہم کو فقط حضور ﷺ کی باتیں قبول ہیں
سن کر نبی ﷺ کی نعت وہ خوشیاں سمیٹ لیں
جو لوگ غمزدہ ہیں، حزیں ہیں، ملول ہیں

☆☆☆☆☆

ذکرِ نبی ﷺ میں دن جو گزرے وہ دن سب سے افضل ہے
یادِ نبی ﷺ میں رات جو گزرے اس سے بہتر رات نہیں

بندہ مٹ جائے نہ آقا ﷺ پر

بندہ مٹ جائے نہ آقا ﷺ پر وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے
مجھ کو پکڑیں جو قیامت میں فرشتے تو کہیں
تو نے دنیا میں عمل نیک کیا کیا ہے
میں یہ رو رو کے پکاروں میرے آقا ﷺ آنا
ورنہ اس درد بھرے دل کا ٹھکانہ کیا ہے
میں سیاہ کار جو چلاؤں تو غوغہ سن کر
لوگ آ جائیں تو دیکھیں یہ تماشا کیا ہے
جھمگٹا دیکھ کر مخلوق کا آ جائے حضور ﷺ
آ کر فرمائیں فرشتوں کو یہ جھگڑا کیا ہے
یوں عرض کریں فرشتے کہ گنہگار ہے ایک
اور ہم یہ کہتے ہیں بتا اب تیرا منشاء کیا ہے

میں جو سرکار ﷺ کو دیکھوں تو پکاروں واللہ
ایسی سرکار کے ہوتے مجھے خطرہ کیا ہے
اور سن کر فرمائیں محمد ﷺ میرے دیوانے کو
ارے چھوڑو اسے اب اس پہ تقاضا کیا ہے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اے محبوب جہاں میرا ذکر کیا جائے گا وہیں آپ کا ذکر کیا جائے گا۔

کلمے میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر

اذان میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر

تکبیر میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر

نماز میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر

نماز جنازہ میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر

قبر میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر

حشر میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

آیئے آج میں آپ کو ایک نام ایک ذکر بتاؤں

محمد ﷺ

جس کی ساری خدائی تعریف کرے

چانداس کی تعریف کرے

سورج اس کی تعریف کرے

ستارے اس کی تعریف کریں،

فرشی اس کی تعریف کرے

عرشی اس کی تعریف کرے

علماء اس کی تعریف کرے

فقہاء اس کی تعریف کریں

اولیاء اس کی تعریف کریں

اتقیاء اس کی تعریف کریں

اصفیاء اس کی تعریف کریں

جگ اس کی تعریف کریں اور

رب اس کی تعریف کرے

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

اس کو محمد ﷺ کہتے ہیں۔

قرآن مجید نے بھی آپ ﷺ کو اسی نام سے موسوم کیا ہے

محمد رسول اللہ

وما محمد الا رسول

کلمہ طیبہ میں بھی یہی نام آتا ہے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نغمۂ اذان بن کر گونجتا ہے نام ان کا
جس طرف نگاہ ڈالو ہے ان کا بول بالا

محمد نام ہی نہیں بلکہ عنوان بن گیا حضور ﷺ کے تمام محاسن کا
یوں سمجھ لیجئے تمام محاسن کا ایک گلدستہ بنالیا جائے

اس میں آدم کی نجات بھی ہو
نوح کی لطافت بھی ہو
ابراہیم کی خلعت بھی ہو
ایوب کا صبر بھی ہو
یعقوب کا غم بھی ہو
یوسف کی استقامت بھی ہو
عیسیٰ کی نظامت بھی ہو
سلیمان کی سیاحت بھی ہو

ان کا گلدستہ بنا کر رکھ دو اور عنوان دے دو (محمد ﷺ)
تو بیک وقت تمام رنگ تمام خوشبوئیں اس سے مہکیں گی اور جناب رسالت مآب محمد ﷺ ان تمام صفات جمالی و جلالی کے مظہر کامل ہوں گے؟ (سبحان اللہ)

مقام رسول ﷺ

کوئی شخص رسالت مآب ﷺ کے مقام اور درجہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔
مصطفیٰ ﷺ اخلاق میں یکتا ہیں

مصطفیٰ ﷺ کردار میں یکتا ہیں

مصطفیٰ ﷺ گفتار میں یکتا ہیں

مصطفیٰ ﷺ رفتار میں یکتا ہیں

مصطفیٰ ﷺ اطوار میں یکتا ہیں

مصطفیٰ ﷺ اطہار میں یکتا ہیں

مصطفیٰ ﷺ اظہار میں یکتا ہیں

مصطفیٰ ﷺ ابرار میں یکتا ہیں۔(سبحان اللہ)

مجھے کہنے دیجئے کہ

مصطفیٰ ﷺ نبوت میں اعلیٰ ہیں

مصطفیٰ ﷺ رسالت میں اعلیٰ ہیں

مصطفیٰ ﷺ عبادت میں اعلیٰ ہیں

مصطفیٰ ﷺ مروت میں اعلیٰ ہیں

مصطفیٰ ﷺ محبت میں اعلیٰ ہیں

مصطفیٰ ﷺ فصاحت میں اعلیٰ ہیں

مصطفیٰ ﷺ بلاغت میں اعلیٰ ہیں

صدقے یارسول اللہ ﷺ

بدر کی فتح کا دن

یہ دن مسلمانوں کے لیے عظیم مسرت کا دن تھا۔

یہ دن مشرکوں کے لیے بدترین رسوائی کا دن تھا۔

حضور ﷺ اپنے خدا کے حضور سجدۂ شکر بجالائے

اور قریش کے اکڑے ہوئے اور سر کشی پر تلے ہوئے قیدیوں کو ہمراہ لے کر مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے۔

مدینہ منورہ میں قیدی حضور ﷺ کی عدالت میں پیش کیے گئے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے قیدیوں کی قسمت کا فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے وزیروں سے اپنے مشیروں سے مشورہ کیا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

مسجد نبوی ﷺ میں　　اسمبلی ہال تھا
مسجد نبوی ﷺ میں　　چیف جسٹس کا آفس تھا
مسجد نبوی ﷺ میں　　قصر صدارت تھا
مسجد نبوی ﷺ میں　　سٹیٹ گیسٹ ہاؤس تھا
مسجد نبوی ﷺ میں　　قرآن وسنت کی یونیورسٹی تھی
مسجد نبوی ﷺ میں　　عبادت وریاضت کا مرکز تھا
مسجد نبوی ﷺ میں　　انوارات خداوندی کا مرکز تھا
مسجد نبوی ﷺ میں　　پوری دنیا کے لیے مرکز ہدایت تھا
مسجد نبوی ﷺ میں　　جبرائیل علیہ السلام امین کی آمدورفت کا مرکز تھا

مسجد نبوی ﷺ میں وہ تمام خوبیاں اور محاسن تھے جو آخری پیغمبر ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیے گئے تھے۔

اس مسجد نبوی ﷺ میں بدر کے قیدیوں کو رکھا گیا تھا۔

ان کو قید کرکے　　سزا دینا مقصود نہیں تھا
ان کو قید کرکے　　خدا کی توحید بتلانا مقصود نہیں تھا
ان کو قید کرکے　　مصطفیٰ ﷺ دینا مقصود تھا
ان کو قید کرکے　　صدیق رضی اللہ عنہ کا صدق ووفا رکھنا مقصود تھا

ان کو قید کر کے — عمر رضی اللہ عنہ کا جلال دکھانا مقصود تھا

صدیق رضی اللہ عنہ کا — جمال دکھانا تھا

عثمان رضی اللہ عنہ کی — حیا دکھانا مقصود تھا

علی رضی اللہ عنہ کی — وفا دکھانا مقصود تھا

صحابہ رضی اللہ عنہم کے — سجدے دکھانا مقصود تھا

اور تہجد کے وقت — آہ و فغاں دکھانا مقصود تھا

آخر دل تھے — متاثر ہوئے

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ادائیں — دیکھ کر

صحابہ رضی اللہ عنہم کی آہ سحر — دیکھ کر

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دعائے ہائے سحرگاہی — دیکھ کر

دنوں میں کئی قیدیوں کے دلوں میں اسلام کا توحید کا بیج بویا گیا

اور وہ رنگ لایا!

اور کئی قیدی اسی اثر سے بعد میں مسلمان ہوئے!

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا کہ ان قیدیوں سے کیا سلوک کیا جائے؟

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے؟

ان کی نسلیں مسلمان ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں اور ان کو بھی احسان کے بعد ندامت ہو گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی کہا۔

اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی یہی رائے دی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اس رائے

کو پسند کیا اور پھر اس کے نتائج دنیا نے دیکھے۔
نعرۂ تکبیر اللہ اکبر
نعرۂ رسالت یا رسول اللہ ﷺ

چہرہ اُمّ الکتاب

تو شاہ خوباں، تو جان جاناں ہے چہرے ام الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مثال تیری جواب تیرا
تو سب سے اوّل تو سب سے آخر ملا ہے حسن دوام تجھ کو
ہے عمر لاکھوں برس کی تیری مگر ہے تازہ شباب تیرا
نظر میں اس کی ہے ہر حقیقت ہو مشک عنبر یا بوئے جنت
ملا ہے جس کو ملا ہے جس نے پسینۂ گلاب تیرا
خدا کی غیرت نے ڈال رکھے ہیں تجھ پر ستر ہزار پردے
جہاں میں بن جاتے طور لاکھوں جو اک بھی اٹھتا حجاب تیرا
ہے تو بھی صائم عجیب انسان، جو خوف محشر سے ہے ہراساں
ارے تو جن کی ہے نعت پڑھتا، وہی تو لیں گے حساب تیرا

مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے ملا

ستاروں کی چمک ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
سیاروں کی چمک ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
آفتاب کی روشنی ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
ماہتاب کی چاندنی ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
دریا کی لہریں ملیں تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے

سمندر کی موجیں ملیں تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
فلک کی چھتری ملیتو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
زمین کی طشتری ملی تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
مکین و مکاں ملے تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
دین و ایماں ملا تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
ارے قرآن ملا تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے
بلکہ خدا کی قسم رحمان تو مصطفیٰ ﷺ کے صدقے سے

سرکار ﷺ کا چہرہ

تاروں کو ضیا دیتا ہے دلدار کا چہرہ
خورشید کو شرماتا ہے سرکار ﷺ کا چہرہ
مجرم کو کہا جائے گا تجھ کو اماں ہے
غمناک ہے تیرے لیے غمخوار کا چہرہ
چہرے پہ میرے مل دو ذرا خاک مدینہ
ہو جائے گا اچھا ابھی بیمار کا چہرہ
محبوب کی سنت کا رہا اس پہ جو غازہ
نکھرے گا نہ کیوں سیرت و کردار کا چہرہ
خود عرش کرے فرش پہ آنے کی تمنا
گر دیکھ لے وہ آپ ﷺ کے دربار کا چہرہ
چومے گی اسے رحمت یزداں بھی جس دم
دامن میں چھپا لیں گے گنہگار کا چہرہ

جو عشق محمد ﷺ میں گیا یار وہ جیتا
تا عمر نہ دیکھے گا کبھی یار کا چہرہ
دھندلائے گا ناصر نہ کبھی گرد جہاں سے
نعتوں سے سجا رکھا ہے اشعار کا چہرہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ شعر

منا شمس و للافاق شمس
وشمسنا تطلع بعد العشاء

سامعین گرامی قدر! دراصل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتانا یہ چاہتی ہیں کہ اے لوگو! ایک سورج کائنات کا سورج ہے اور ایک ہمارا سورج ہے مگر فرق یہ ہے کہ ہمارا سورج اس وقت طلوع ہوتا ہے جب چہار سو اندھیرا چھا جاتا ہے۔

یہ زمین کا سورج ہے — وہ عالمین کا سورج ہے
یہ سورج کائنات میں گھومتا ہے — اس سورج کے گرد کائنات گھومتی ہے
یہ سورج غروب ہو جاتا ہے — وہ سورج عروج پہ رہتا ہے
یہ سورج چلتا ہے تو نیچے آتا ہے — وہ سورج چلتا ہے تو عرش اعلیٰ سے بھی اوپر چلا جاتا ہے
یہ سورج جان کو زندہ رکھتا ہے — وہ سورج ایمان کو تازہ رکھتا ہے
یہ سورج تیز روشنی سے جلا دیتا ہے — وہ سورج اپنی روشنی سے جلا دیتا ہے
یہ سورج اشارے سے واپس آنے والا ہے — وہ سورج اشارے سے بلانے والا ہے

اس سورج کی چمک بلندیوں پہ پڑتی ہے
اس سورج کی چمک پستیوں پہ بھی پڑتی ہے
اس سورج کی روشنی بادل روک لیتے ہیں

اس سورج کی روشنی کوئی نہیں روک سکتا
اس سورج کی روشنی ناگوار ہوتی ہے
اس سورج کی روشنی خوشگوار ہوتی ہے
یہ سورج اشارے سے آنے والا ہے
وہ سورج اشارے سے بلانے والا ہے
وہ سورج منبعِ احیاء ہے
وہ سورج پیکرِ مصطفیٰ ﷺ ہے

سایۂ رحمت

میرے اللہ مجھ کو سایۂ رحمت دے دے
مجھ کو سرکارِ دوعالم ﷺ کی محبت دے دے
میں گنہگار سیاہ کار ہوں پھر بھی تیرا
مجھ کو طیبہ کی زیارت کی سعادت دے دے
ہر گھڑی میرے دل میں رہے گنبد خضریٰ کا خیال
میرے اللہ مجھ کو ایسی عبادت دے دے
تیرے محبوب کی امت کے جواں بھٹکے ہیں
ان کو آقا ﷺ کے توسل سے ہدایت دے دے
کچھ نہ مانگوں میں اس کے سوا مولا
اپنے محبوب مکرم کی شفاعت دے دے
سارے عالم میں جو اسلام کو نافذ کر دے
اہل اسلام کو ایسی قیادت دے دے

خدا کی بخششوں کا حقدار

خدا کی بخششوں کا وہ بشر حقدار ہو جائے
شہنشاہِ مدینہ کا جسے دیدار ہو جائے

لپٹ کر دامن حضرت سے دم میں توڑ دوں اپنا
اگر جانا مدینے میں میرا اک بار ہو جائے

غلام مصطفیٰ ﷺ بن کر بک جاؤں مدینے میں
محمد ﷺ نام پہ سودا سر بازار ہو جائے

اگر طوفان اٹھتے ہیں تو کیا غم رہیں اٹھتے
محمد ﷺ نام لیتے ہی بیڑا پار ہو جائے

اے مسلم دیکھ لے صورت جو سرکارِ مدینہ کی
خداوند دو عالم کا اسے دیدار ہو جائے

محبوب خدا ﷺ

محبوب خدا سیّد و سرور کے برابر
لاؤ تو کوئی میرے پیغمبر کے برابر

لاکھوں ہیں زمانے میں سکندر کے برابر
کوئی نہیں آقا تیرے نوکر کے برابر

رشک آتا ہے فردوس مکینوں کو بھی ان پر
رہتے ہیں جو خوش بخت تیرے گھر کے برابر

جبرائیل علیہ السلام کرتے ہیں جس در کی غلامی
اے کاش رہوں میں بھی اس در کے برابر

سرکار ﷺ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوں
ہیں اگرچہ گناہ میرے سمندر کے برابر
نادان انہیں کہتے ہیں اپنا سا نیازی
ذرہ نہیں ہوتا کبھی گوہر کے برابر

پھول تھے مہک نہ تھی' ستارے تھے چمک نہ تھی
ہوس تھی محبت نہ تھی' ظلمت تھی ہدایت نہ تھی
زبانیں تھیں صداقت نہ تھی' غم تھا مسرت نہ تھی
آنکھیں تھیں مگر حیاء نہ تھی' شرمندگی تھی بندگی نہ تھی
زندگی تھی بندگی نہ تھی
ظلم تھا حلم نہ تھا جہالت تھی علم نہ تھا

ان حالات میں رحمت خداوندی جوش میں آئی اور کوئی پکارنے والا پکار اٹھا کہ!

مبارک ہو مبارک ہو!

غمگسار آ گئے' تاجدار آ گئے' راہنما آ گئے
دلربا آ گئے' رحمت عالم آ گئے' عظمت عالم آ گئے
چارہ گر آ گئے' ساقی کوثر آ گئے

پھر!

کلیاں چٹخنے لگیں' پھول مہکنے لگے' غنچے کھلنے لگے
گلستاں مہکنے لگے' چاند مسکرانے لگا' ستارے دمکنے لگے
ہر طرف نور ہو گیا
رات ڈھلنے لگی' بات بننے لگی' احساس جاگنے لگا
شیطان بھاگنے لگا' دل کھلنے لگا' قدم سنبھلنے لگے
آنسو تھمنے لگے' ہونٹ مسکرانے لگے' ابر رحمت برسنے لگی

فیض گنجور

آ گئیں ہیں بہاریں گلستانوں میں پھر سے دونوں جہاں کو سرور آ گیا
ذرہ ذرہ زمین کا چمکنے لگا! آج مکہ میں خالق کا نور آ گیا
کعبۃ اللہ بھی ہے آج جھکنے لگا دیکھو ظلمت کا طوفان بھی رکنے لگا
سانس باطل کا گھٹ گھٹ کر رکنے لگا صاحب خلق حسن شعور آ گیا
جس کو امت کے غم نے ستایا ہے وہ بن کے شافعی یوم النشور آ گیا
ایسا محفل پہ ہے آج لطف خدا ہر زباں پہ وظیفہ ہے صل علیٰ
باب رحمت کھلا مرحبا مرحبا! جان و دل میں عقیدت کا نور آ گیا
فکر گیا ہے ہمیں جو گنہگار ہیں بے نوا بے سہارا سیاہ کار ہیں
جب سے آئے جہاں میں وہ سرکار ﷺ ہیں اپنے جرموں پر ہم کو غرور آ گیا
ہر صد آج ناصر دعا بن گئی! موت بھی ایک جینے کی راہ بن گئی
کملی والا حبیب خدا دوستو!
بخشوانے ہمارے قصور آ گیا!

محمد ﷺ کسے کہتے ہیں

وہ نام جب ہونٹوں پر آ جائے تو قرار آ جائے
وہ نام جو مشعل بزم وفا ہے احمد مجتبیٰ ﷺ ہے
محمد ﷺ کسے کہتے ہیں؟
جہاں ہر تعریف نکتۂ کمال کو پہنچ جائے
جہاں ساری عظمتیں جھک کر قدموں کو بوسے لے رہی ہوں
جہاں مخلوق کی ساری بلندیاں جھک رہی ہوں

جہاں کائنات کی ساری شانیں بھیک مانگ رہی ہوں
جہاں ساری تعریفیں انتہائے کمال کو پہنچ جائیں
جہاں عرشِ اعظم نعلین کے بوسے لے رہا ہو
بس اسی ہستی کمال کو محمد ﷺ کہتے ہیں
اب ذرا توجہ فرمائیں!
کہ جب نام محمد ﷺ لکھا یا پڑھا جائے تو
ادب کا تقاضا کیا ہے......؟
عشق کیا کہتا......؟
جب نام محمد ﷺ لکھا جائے تو ماحول کیسا ہو......؟

جہاں جہاں ذکرِ خدا

خدا کی عبادت ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی
اس لئے
جہاں جہاں خدا کا ذکر وہاں وہاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوگا۔
خود رب کائنات نے حدیث قدسی میں فرمادیا
اذا ذکرت، ذکرت معی
اے محبوب!
جہاں میرا ذکر ہوگا
وہاں تیرا ذکر ہوگا
کلمے میں پہلے میرا ذکر
پھر تیرا ذکر

نماز پنجگانہ میں پہلے میرا ذکر

پھر تیرا ذکر

نماز جنازہ میں پہلے میرا ذکر پھر تیرا ذکر

قبر میں پہلے میرا ذکر پھر تیرا ذکر

اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں جہاں میری خدائی کے تذکرے ہیں

وہاں وہاں، تیری مصطفائی کے تذکرے ہیں

آنکھوں کو آج ہجر کے غم سے چھڑاؤں گا

صحرائے دل کو شہر مدینہ بناؤں گا

خلوت کدہ بناؤں گا اک وسط شہر میں

گلہائے آرزو سے پھر اس کو سجاؤں گا

پلکوں سے اپنی جھاڑ کے فرش حریم ناز

اک سمت تخت ختم رسالت بناؤں گا

اس تخت نازنیں پہ بصد تزک و احتشام

دو جگ کے تاجدار کو لا کے بٹھاؤں گا

پھر ان کے پائے ناز پہ رکھ کے سر نیاز

سوئے ہوئے نصیب کو اپنے میں جگاؤں گا

درود پڑھ کر

درود پڑھ کے اگر کوئی ابتداء نہ کرے

اسے چاہیے کہ پھر ذکر مصطفیٰ نہ کرے

چراغ جب نبی کر کے دیکھیے روشن
مجال کیا ہے حفاظت جو پھر ہوا نہ کرے
زباں وہ کسی مومن کی ہو نہیں سکتی
خدا کا ذکر کرے اور ذکر مصطفیٰ نہ کرے
دیا ہے یہ درس طائف میں سرورِ دیں نے
کسی کے حق میں کوئی شخص بددعا نہ کرے

خدا کا نور محمد عربی

خدا کا نور — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہے کیف وسرور — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حق کی تنویر — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سراج منیر — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خدا کا جمال — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بے مثل و مثال — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مقبول زمانہ — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مخلوق میں یگانہ — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خدا کا پیارا — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بے کسوں کا سہارا — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دلوں کا چین — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
عاشقوں کی ثروت — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہے پیکر رحمت — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حق کا ستارہ — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہے سنیوں کا نعرہ — محمد عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کملی والا

سارے عالم میں پھیلا ہوا نور ہے جلوہ گر آج ماہ جبیں ہو گیا
مثل خورشید ذرے چمکنے لگے! کملی والا زمین کا مکیں ہو گیا
عرش اعظم سے آنے لگی یہ صدا سب فلک بھی کہنے لگے برملا
اپنا محبوب خالق نے تم کو دیا آج تم پر مکمل ہے دین ہو گیا
دو چلے نور تھے جانب لامکاں ہوگئی عرش پہ اک کی طاقت عیاں
ایک بے خوف آگے ہی بڑھتا رہا اک راہ میں ہی سدرہ نشیں ہو گیا
جب قلم نام احمد تھا لکھنے لگا اے قلم ہوش کر اس کو آئی ندا
خاص ہی بات ہے نام سرکار میں تھا قلم کو بھی پورا یقیں ہو گیا
قدسیوں نے جو آدم کو سجدہ کیا اس کے ماتھے میں آقا ہی کا نور تھا
جب عزرائیل انکار کرنے لگا دو جہانوں میں کافر نہیں ہو گیا
رحمت پیکراں اور رسل ہادی دو جہاں اور میدی کل
ان کا آنا تھا یاروں خدا کی قسم سب زمانہ ہی زیر نگیں ہو گیا
جن کی زلفوں سے فیضان ہے رات کو جن کی خوشبو پر ہے ناز باغات کو
جب لیا نام احمد تو اس نعت کا
ہر اک شعر ناصر حسین ہو گیا!

بت پرستوں کے سر پر

آج دنیا پر برسات ہے نور کی آج دنیا میں ابر کمال آ گیا
دل کی محفل میں رنگینیاں آ گئیں کملی والے کا جب بھی خیال آ گیا
بننے والا ہے خالق کا مہمان جو ساری دنیا سے افضل ہے انسان جو
جس پہ اُترے گا خالق کا قرآن وہ مہر عجم و عرب بے مثال آ گیا
آج جنت کو ہے پھر سجایا گیا قدسیوں کو یہ مژدہ سنایا گیا
غم زدوں کو مقدر بتایا گیا توڑنے ہے وہ ظلمت کے جال آ گیا
باغ اٹھے مقدر ہیں صدیق کے کاندھوں پہ جو اٹھائے گا محبوب کو
اک طرف یار کے گیت گاتا ہوا پیارا پیارا وہ عاشق بلال آ گیا
جس زمین پہ جہالت کا ہی دور تھا سایہ ہر سو تھا ظلمت کی دیوار
آ گئے جب جہاں میں رسول خدا بت پرست کے سر پہ وبال آ گیا
جس جگہ لٹیرے ہی آباد تھے جن کے ہاتھوں کئی لوگ نشاد تھے
راہزن وہ سبھی رہنما بن گئے! حادی ان پر نبی کا جلال آ گیا

سرکار نے احسان کیا

جب مدینے کی طرف جانے کا سامان کیا
ذوق الفت سے دل و جاں کا پیمان کیا
حاضری طیبہ کی ہر نیکی پہ بھاری نکلی
دل ترازو پہ جو اعمال کا میزان کیا
ذکر سرکار نے تسکین مہیا کر دی
جب زمانے کے مسائل نے پریشان کیا

ان کے ہو جاؤ اگر مجھ کو ہے راضی رکھنا
خود خدا نے ہے اس بات کا اعلان کیا
نام لینا ہی عبادت میں ہے شامل جس کا
میری بخشش کا یہ کیا خوب ہے سامان کیا
دم لیا مجھ ایسے خطا کار کو جنت دے کر
اپنا آرام گنہ گار پہ قربان کیا
جس نے چھوڑا ہے درِ آقا پر آنا جانا
گر کیا اپنا ہی اس نے نقصان کیا
ہو بھلا ترا ہمیں نعت سنانے والے
تازہ تو نے تو بڑا آج ہے ایمان کیا
وقت آخر تھے بڑے کرب کے لمحے ناصر
آ کے امداد کو سرکار نے احسان کیا

مہربانی ہو گی

کسی قدر پُرکیف اپنی زندگانی ہو گی
رحمتہ للعالمین کی مہربانی ہو گی
آپ نے جب لامکاں میں رکھ دیئے نوری قدم
ساری محفل کی فضا کتنی سہانی ہو گئی
آ گیا ہے پھر ولادت کا مہینہ دھوم ہے
پھر نبی کے عشق کی تازہ کہانی ہو گئی
جب پکارا یا نبی یا مصطفیٰ محشر کے دن

شعلہ شعلہ نار دوزخ پانی پانی ہو گئی

قبر میں بھی بن گئی تقدیر ناصر یوں میری

سامنے وہ آ گئے اور نعت خوانی ہو گئی

بات بنتی ہے

مرے حضور بناؤ تو بات بنتی ہے

مرے نصیب جگاؤ تو بات بنتی ہے

تمہارے شہر کی ہو خیر یا رسول اللہ

ہمیں مدینہ دکھاؤ تو بات بنتی ہے

غلام بیٹھے رہیں گے بچھا کے آنکھوں کو

نقاب آج اٹھاؤ تو بات بنتی ہے

میرے حضور کی چوکھٹ سے یہ صدا آئے

یہاں پہ سیس جھکاؤ تو بات بنتی ہے

یہ جان ان کی امانت اگر ہے پھر اس میں

انہی کا پیار بساؤ تو بات بنتی ہے

جسے وسیلہ بنایا تمام نبیوں نے

اسے وسیلہ بناؤ تو بات بنتی ہے

فقط سجانا ہی کافی نہیں ہے محفل کا

دلوں کے شہر سجاؤ تو بات بنتی ہے

بلال آ کے مدینے مدینے والو

وہی اذان سناؤ تو بات بنتی ہے

جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کی باتیں
مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بار کی باتیں
لَعَمْرُكَ کا لام	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تاج سر
اِنَّا فَتَحْنَا کی فا	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کا فتح نامہ
اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ کا الف	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کا جھنڈا
طٰہٰ کی ط	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منشور عالی کا طرہ امتیاز
اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کا کمال
وَالضُّحٰی	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا جمال
لَعَمْرُكَ	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی قسم
وَالَّذِیْنَ	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے یاراں کی قسم
وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنت و داماد کی تعریف
اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسوں کی توصیف
سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر شب کا حال
فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت کا کمال

الغرض

مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ترانہ
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا تذکرہ
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کا تذکرہ
وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی باتیں
قُمْ فَاَنْذِرْ	مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی باتیں

ان کی یادوں کو

ان کی یادوں کو جو سینے میں بسا لیتے

اپنے دامن میں انہیں آقا چھپا لیتے

دور رہتے ہیں مدینے سے جو آقا کے غلام

اپنے سینوں کو مدینہ وہ بنا لیتے

یاد آتی ہیں مدینے کی بہاریں جب بھی

چشم بے چین سے چند اشک بہا ہیں لیتے

جن کے ہونٹوں پہ مہکتی ہیں درودوں کی صدا

خلد میں اپنی جگہ وہ بڑھا لیتے ہیں

جب نظر آتا ہے نقش کف پا ان کا

اپنی گردن کو وہیں ہم جھکا لیتے ہیں

ان کے دینے کا ہے انداز نرالا سب سے

لینے والوں سے یہ پوچھو کہ وہ کیا دیتے ہیں

ان کی عظمت کے پرستار انسار ہی نہیں

وہ تو پتھر کو بھی گویائی سکھا دیتے ہیں

مال و دولت کی نہیں شرط وہاں پر ناصر

جس کو چاہیں وہ مدینے میں بلا لیتے ہیں

یاد نبی سے عشق کے غنچے نکھر نے گئے

ایسا لگا کہ زیست کے رستے سنور گئے

شہر رسول دیکھ کر اتنا سکوں ملا

دل سے دیار غیر کے منظر اتر گئے
جان بہار جان گلستان جدھر گئے
اس وقت فرط شوق کا عالم نہ پوچھئے
اللہ کے گھر کے بعد جب آقا کے گھر گئے
پھر مصطفیٰ کے نام کی ایک م بن گئی
اقصیٰ میں انبیاء کے جو سجدے میں سر گئے
تھے سامنے حور بھی ہونٹوں پہ تھے سلام
پل سے بس ایک پل میں ہم گزر گئے
لکھتا رہا ہوں مدح شہ دو جہاں مدرم
دن اس طرح سے زیست کے ہوتے بسر گئے

محمدؐ کا نام

دل کی آنکھوں سے کام لیتا ہوں
ان کے دامن کو تھام لیتا ہوں
دُور ہوتی ہیں مشکلیں صائم
جب محمد کا نام لیتا ہوں
دل کی آنکھوں سے کام لیتا ہوں
ان کے دامن کو تھام لیتا ہوں
دور ہوتی ہیں مشکلیں صائم
جب محمد کا نام لیتا ہوں

جب پڑھی اهدنا الصراط تو آئی یہ صدا
طیبہ کے رُخ چلو کہ یہ رہ مستقیم ہے

یہ محفل

یہ محفل بڑی برکتوں والی ہے
یہ محفل نور والوں کی محفل ہے
یہ محفل اللہ والوں کی محفل ہے
یہ محفل مولا علی کی محفل ہے
یہ محفل فاروق اعظم کی محفل ہے
یہ محفل عثمان غنی کی محفل ہے
یہ محفل صداقت مآب کی محفل ہے
یہ محفل غوث جلی کی محفل ہے
یہ محفل سید ہجویر کی محفل ہے
یہ محفل خواجہ اجمیر کی محفل ہے
یہ محفل شہنشاہ گولڑہ کی محفل ہے
یہ محفل مخدوم اہل سنت کی محفل ہے
یہ محفل نظام الدین کی محفل ہے
یہ محفل فرید الدین کی محفل ہے
یہ محفل احمد رضا کی محفل ہے
یہ محفل محدث اعظم کی محفل ہے
یہ محفل تاجدار چکسادہ کی محفل ہے
یہ محفل میاں میر کی محفل ہے

نعت

نعت ہے..........

عرب کے والی مدینے کے تاجدار کا تذکرہ
خاتم المرسلین انبیاء کے سردار کا تذکرہ
ہمہ وقت عاشقوں کے دلوں میں رہنے والے
من ٹھار کی باتیں دلدار کا تذکرہ
خزاں کا ستم جس نے توڑ دیا تھا
اس مدینے کے دل افروز بہار کا تذکرہ
عاشقوں ، دیوانوں ، پروانوں کا
ہمیشہ رہی یہی کئی ہزار کا تذکرہ
نہ کوئی روک سکتا ہے نہ کوئی روک سکے گا
ہم کرتے رہیں گے ہمیشہ سرکار کا تذکرہ

نعت کیا ہے؟

نعت کیا ہے قصر حسن و عشق کی تکمیل ہے
نعت کیا ہے حکم ربی کی فقط تعمیل ہے
نعت کیا ہے عشق کے ساگر میں غرقابی کا نام
نعت کیا ہے میرے ہر جذبے کی سیرابی کا نام
نعت ابواب محبت کا جلی عنوان ہے
ہم غلامان پیمبر کی یہی پہچان ہے
دل کے بنجر کھیت میں ، کرنیں اگا دیتی ہے نعت

نقش باطل کی جبینوں سے مٹا دیتی ہے نعت

نعت کیا ہے دست بستہ ان کی دربانی کا نام

نعت کیا ہے روضہ اقدس پہ حیرانی کا نام

نعت کیا ہے نکہتوں کی سرزمین کا تذکرہ

نعت کیا ہے سب حسینوں سے حسین کا تذکرہ

نعت کیا ہے گنبد خضریٰ کی شادابی کا نام

نعت کیا ہے شہر جاں میں گرمی صل علیٰ

نعت کہنے کے لئے دل پاک ہونا چاہیے

غرق الفت دیدہ نمناک ہونا چاہیے

نعت کیسے کہی جائے؟

سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کہنا گویا عشق ومحبت کے راستوں پر چلنا ہے آقا کی نعت کس طرح اور کس انداز میں کہی جائے وہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں!

عشق کی روشن تلوار بنا کر

آنکھ کو طالب دیدار بنا کر

ہر آنسو کو پیار بنا کر

ہر تبسم کو نکھار بنا کر

من کو سرا ہشیار بنا کر

غفلت سے بیدار بنا کر

تخیل میں نقش یار بنا کر

وہ ابرو ، وہ رخسار بنا کر

عجز کو خواہش کا اظہار بنا کر
سکوت کو اپنی گفتار بنا کر
گدا عقل کو کر کے
عشق کو سردار بنا کر
چنبیلی کی حسین خوشبو
شوخ منا کی تار بنا کر
سوز کی حالت لمبی
طویل اشکوں کی قطار بنا کر
حرم میں ابراہیم کی مانند
کعبے کی مکمل، دیوار بنا کر
خود کو ذوق طلب میں
پوصری کی طرح بیمار بنا کر
بلال جیسے حروف نثر
حسان جیسے اشعار بنا کر
لاکھوں مجنوں کا کیف چڑھا کر
اور لیلیٰ ہزار بنا کر
فراق سے ٹوٹے دل کو
بار بار بنا کر
فرقت میں جنوں کا
جامی سا کردار بنا کر
آ کر عشق کی ضد میں

زوق تمنا کو اصرار بنا کر
سلام کے تحفے، پیار کے نغمے
درود کے گجرے بنا کر
ہارون نعت کہتا ہوں مگر ہاں
عشق و محبت کی گلزار بنا کر

نعت کہنے کا ادب

زم زم کا وضو کرکے
اشک سے آنکھیں بھر کے
بحر محبت میں اتر کے
کلی کی طرح نکھر کے
عشق شاہؐ زماں میں
میں حد سے گزر کے
مکمل توصیف میں ان کی
نظم و نثر کرکے
ان کی شدت چاہ کا
دل پہ اثر کرکے
جہالت نکل کر جہاں سے
مدینے میں بسر کرکے
ارض و سما کی خلقت
آقا کی نذر کرکے
آ کر عجز کی حالت میں

بے ہنر اپنے ہنر کر کے

پہن کے فقر کا خلعت

شاہی کو ستر کر کے

جدھر سرکار کا روزہ

رخ اپنا ادھر کر کے

نعت کبریٰ پہ خدا کا

صدہا شکر کر کے

بن کر سالک میں الفت

عشاق کے عالم کا سفر کر کے

تصور میں ہے میں والیل

زلفوں پہ نظر کر کے

فرقت کے میں عالم میں

رومی کا حشر کر کے

پڑھتا ہوں نعت محمد کی

خوب اللہ کا ذکر کر کے

ہماری چند دیگر مطبوعات
حضور نبی کریم ﷺ کے آنسو
حضور نبی کریم ﷺ کا بچپن
حضور نبی کریم ﷺ کے غزوات
حضور نبی کریم ﷺ کی مسکراہٹیں
ناشر اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 37352022